وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ
اور قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت کی اور طاق کی اور قسم ہے رات کی
هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ
حق
گیارھویں شریف
مصنف
پیرزادہ سید الحسن ظاہر شاہ قادری سہروردی قلندری چشتی
کتابت: صوفی سیف الاسلام سیف قادری سہروردی ملتان

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

گیارھویں شریف

مرتبہ

پیرزادہ سیّد الحسن ظاہر شاہ قادری سہروردی قلندری چشتی

اسم کتاب :- حق گیارھویں شریف

مصنف :- پیرزادہ سید الحسن ظاہر شاہ قادری سروری قلندری چشتی

ناشر :- صوفی شاہ محمد ڈوگر قادری

مطبع :- فیاض پرنٹنگ پریس لاہور

اشاعت :- پہلی - ستمبر ۱۹۷۴ء

کتابت :- عاشق حسین تلمیذ جناب مولانا محمد ظہور صاحب

تعداد :- ایک ۱۰۰۰ ہزار

ہدیہ :- گیارہ روپے ۱۱/۰

ڈاک کے ذریعے

ملنے کا پتہ

صوفی سیف السلام سیف قادری سروری

ملتان روڈ سید پور لاہور

فہرست مضامین

ماخذِ کتاب

اِس کتاب کی تحریر و مضامین میں جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

کتاب	مصنف
قرآنِ پاک	اللہ جلّ جلالہٗ
حدیثِ پاک	محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام حنبلؒ	
غنیۃ الطالبین	سیّد عبدالقادر غوثِ اعظمؒ
تاریخِ اسلام	ذہبی
روضۃ الریاحین فی حکایت الصالحین	امام عبداللہ یافعیؒ
نفحات الانس	مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ
الطبقات الکبریٰ	شعرانیؒ
نزہۃ الخواطر	شیخ محمد بن سعید زنجانیؒ
بہجۃ الاسرار	شیخ نورالدین ابی الحسن علی یوسف سطونی
کشتۃ الاہاب	شیخ حسن مکیؒ
تحفۃ القادریہ	شاہ ابوالمعالیؒ

کتاب	مصنف
اسرارِ طریقت	شاہ محمد غوث رح
گنج الاسرار	سلطان باہو رح
اسرارِ قادری	سلطان باہو رح
احوال الآخرت	مولانا مولوی حافظ محمد بن بارک اللہ
اعجازِ غوثیہ	مولانا محمد قاسم ابوالعلائی رح
عُروہِ وثقیٰ	شاہ علی حبیب رح پھلواری
اخبار الاخیار	شاہ عبدالحق محدث دہلوی رح
البدایہ والنہایہ	ابنِ کثیر رح
غبطۃ الناظر	امام ابن حجر رح
قلائد الجواہر	شیخ محمد بن یحییٰ التادفی الحنبلی رح
رموز الغائب	مولوی محمد عالم کاکوروی رح
الدر الفاخر	سیّد عبدالقادر السیّد درس
مناقب شیخ سیّد عبدالقادر	قطب الدین موسیٰ بن الیونینی الحنبلی رح
برکاتِ قادریہ	صوفی شاہ محمد جمیل الرحمٰن
گیارھویں شریف	مولانا ابوالحسن محمد علی رح
تذکرہ سیدنا غوث اعظم	طالب ہاشمی

عبادات فی الارواح ایصال ثواب	مولانا محمد شفیع حنفیؒ
مفردات راغب اصفہانی	
اکرام محمدی	مولوی عبدالستارؒ صاحب
تفسیر معالم التنزیل	
تفسیر	علامہ ابی المسعود
شرح ھدایہ	علامہ بدرالدین عینی شارح بخاری شریف
تفسیر کبیر	
تفسیر مدارک	
ابوداؤد کتاب الزکاۃ	
شرح الصدور	
التحذیر الناس	
فتاویٰ عزیز جلد اوّل ملخصاً	
امداد الفتاویٰ	
ابوداؤد کتاب الاضاحی	

قارئین کرام کی نظر میں

کتاب ہذا نظر سے گذری اوّل تا آخر بعشقِ غوث الاعظمؓ مطالعہ کرنے کے بعد خاکسار اِس نتیجہ پر پہنچا کہ کتاب ہذا (گیارھویں شریف) میں مسائل کو اِس حُسنِ خوبی اور بطریقِ احسن احاطۂ تحریر میں لایا گیا ہے۔ کہ مطالعہ کرنے والے پر تمام مسائل کا حل بصدقۂ پیران پیر حضرت غوث الاعظم میراں محی الدینؒ یوں منکشف ہوتے ہیں گویا تمام مسائل اُس کی لوحِ یادداشت پر تحریر ہو جاتے۔ یوں یوں کتاب کا مطالعہ کرتے جائیں توُں توُں انسان پر ایک وجدانی کیفیّت طاری ہو جاتی ہے۔

کتاب ھذا کا اندازِ تحریر نہایت سادہ اور قابلِ فہم ہے۔ مصنّف نے کتاب تحریر کرنے میں نہایت محنت اور عرق ریزی سے کام لیا ہے، درج شدہ مسائل قرآن پاک۔ حدیث نبوی اور بزرگان دین کے حوالہ جات سے یوں حل کر دیئے گئے ہیں کہ ایک جاہل انسان کے دل پر اتر جاتے ہیں۔

ے دِل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

اس پُرآشوب زمانہ میں اس کتاب کا مطالعہ نہ صرف والدین بلکہ انکو اپنی اولاد کو بھی کرانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ مصنّف کو اپنے اجرِ عظیم سے نوازے (آمین)

محمد ظفر اللہ آثم ایم۔ اے (اسلامیات)

قارئین کرام کی نظر میں

کتابِ ہٰذا کا مسوّدہ اوّل تا آخر بندہ نے مطالعہ کیا۔ جوں جوں پڑھتے جائیں ایک وجدانی کیفیت طاری ہوتی ہے اور مسائل ایسے واضح کہ لوح یادداشت پر محفوظ ہوتے جاتے ہیں۔ سادہ پیرائے میں اس خوبی واحسن طریقے پر احاطۂ تحریر میں لائے ہیں کہ مبتدی و منتہی دونوں مستفیض ہو سکیں۔

مصنّف حضرت پیرزادہ سیّد الحسن ظاہر شاہ نہایت محنت و جانفشانی سے کتاب تحریر کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ بندہ ان کی اس محنت پر انہیں دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور نذرانہ کے طور پر چند تعریفی الفاظ تحریر کیے ہیں۔

تمام مسلمانوں کو عموماً اور اہلسنت والجماعت سے خصوصاً عرض ہے کہ ہر گھر میں یہ کتاب "حق گیارھویں شریف" ہونی چاہیئے تاکہ بالغ بچے اور بچیاں بھی اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔ میری دعا ہے کہ اہلسنت والجماعت اس کتاب کا مطالعہ کرے اور اپنے گھر میں رکھے۔

ع اک فقر سے کھلتے ہیں اسرار جہانگیری

اس پر آشوب دور میں جب کہ ہر شخص مادیت کی طرف راغب ہے

اس کتاب کا مطالعہ نہ صرف والدین بلکہ ان کو اپنی اولاد کو بھی کرانا چاہیئے تاکہ وہ ہمارے بعد ایصال ثواب کرتی رہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے حبیبؐ پاک کا صدقہ سے مصنّف کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین۔

ناشر:- صوفی سردار شاہ محمد ڈوگر القادری

کتاب ہذا کا مسوّدہ میری نظر سے گزرا جہاں تک میرا علم ہے مصنّف نے بڑی جد وجہد اور کاوش کے بعد تقریباً ۱۳ کتابوں سے استفادہ کر کے اس گراں مایہ نسخہ کو کچھ اس طرح ترتیب دیا ہے کہ مسائل اس قدر آسان پیرائے میں بیان ہوئے ہیں کہ منتہی تو منتہی مُبتدی پر بھی ہر بات بالکل واضح ہو جاتی ہے اس کا مطالعہ نہ صرف دل بلکہ رُوح کے سرور کا باعث بھی بنتا ہے، ایک حقیقی اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

میری التدعا ہے کہ ہر اہلسنت والجماعت کے گھر اس کتاب کا ہونا لازم ہے۔ تاکہ ان کے بچے اور بچیاں اس کتاب کا مطالعہ کریں اور اپنے والدین کے لئے ایصالِ ثواب کا باعث بنیں۔

دوستو! اپنے عقیدہ اور مذہب کی تبلیغ ہمارا فرض ہے مجھے امید ہے کہ میرے تمام دینی بھائی اس سلسلہ میں میرے ہمنوا ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ مصنّف کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

پیرزادہ شمیم حسن چشتی نظامی ایم۔ اے

کلب دلہ —— خواجہ نور محمد مہاروی المعروف قبلہ عالم چشتیاں شریف

مولانا جلال الدّین رُومی رح

ذکرِ نیکو رفتگاں دارد ثواب
عاصیاں را مے رہاند از عذاب
چو بہ نیکو رفتگاں در ساختم
ہمنشینان ملائک یافتم
ہر کہ باشد محبت باخدا
کے بداند واصلانش را جدا
اولیاء اللہ اللہ اولیاء
ہیچ فرقِ درمیاں نہ بود روا
ذکرِ ایشان ذکرِ آں یزداں بود
یادِ نیکاں یادِ آں سبحاں بود

سببِ تالیف

یہ مختصر سی کتاب اُن نام نہاد عالموں، مولویوں کے لئے لکھی گئی ہے جو دُنیاوی و نفسانی خواہشات کے غلبے میں آکر ایمان و اعتقاد کو دنیا کے بدلے میں بیچ بیٹھتے ہیں اور غلط مسائل بتا کر مُسلمانانِ اسلام کو دینِ اسلام اعتقاد و ایمان سے دُور لے جاتے ہیں۔ جانشین تو بنتے ہیں بزرگانِ دین، علمائے کرام کے لیکن اعمال و اشغال، صدقات وخیرات ایصالِ ثواب سے بے رغبتی دلوں میں گھر کر گئی ہے۔

اِس پُر آشوب دور میں جب کہ دینی تعلیم و تربیت نہ ہونے کے برابر ہے اور مسلمانِ اسلام میں تفرقہ بندی کو ہوا دی جارہی ہے کہیں نظریات کا چکر، فرعونیت، دہریت، ازلیت ازمیت کی نامراد امراض پیدا ہوگئیں تو دینِ اسلام و مسلمانانِ اسلام اُمّتِ محمدیہ علیہ الصلاۃ والسلام کو گھن کی طرح لگی ہوئی ہیں کچھ گرفتار ہوچکے ہیں کچھ گرفتار ہوتے جارہے ہیں۔ یہ سب کچھ نفسانی خواہشات کے غلبہ کا اثر ہے۔

ہم تمام انسانوں کو عموماً مُسلمانانِ اسلام کو خصوصاً یہ کہتے ہیں کہ خود اور اپنی اولاد کو دینِ اسلام کی صحیح تعلیم دلائیں تاکہ اولاد بعد میں

ماں باپ کو ایصالِ ثواب کرتی رہے اور بزرگانِ دین، علماء کرام، پیرانِ عظام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تابعداری کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے پرستار اور جان نثار بن سکیں۔

؎ یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنّا دے
جو قلب کو گرما دے جو رُوح کو تڑپا دے

انتساب

بندہ اِس حقیقت افروز تصنیف کو پیشوائے اولاالباب شرح و الکتاب، واقفِ اسرارِ احدیت، جمالِ محمدیت علیہ وآلہ وسلم فخر الدہر سراج الاولیاء پیرانِ پیر دستگیر غوث الثقلین میراں محی الدین محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سخی سیّد عبدالقادر غوث الاعظم جیلانی سرکار کے نام سے معنون کرتا ہوں۔ جن کے فیض باطنی نظر سے کروڑوں تشنہ کام شرابِ معرفت و توحید پی کر کیا سے کیا ہو گئے۔

ع موج میں جب آگئے میراں قطرے سے دریا کر دیا
پڑ گئی جس پر نظر بندے سے مولا کر دیا

دُعا اِلتجا

یا الٰہ العٰلمین تیرہ ناچیز بندہ تیرے فضل و احسان کا شکریہ کس زبان سے کرے کہ زبان بھی تیری ہی دی ہوئی ہے اور تیری عطا فرمائی ہوئی توفیق۔

تیرے پاک کلام کی آیات و بیّنات، تیرے حبیب پاک محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیثِ مبارک تیرے اولیاءِ کرام، پیرانِ عظام کے اقوال و احوال درج کئے ہیں جس پر ہمارا ایمان و اعتقاد ہے۔

جیسے تیرے دینِ اسلام کی تبلیغ کی اشاعت کے لئے عقیدت و محبت ہمارے دلوں میں ہے اِس کو سوا کر اور پڑھنے سننے والوں بزرگان دین، پیرانِ عظام، اولیاء کرام اماماین حضور پرنور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والوں پر فضل فرما جس طرح اپنے بندوں پر پہلے فضل کیا۔

ے اے دُعا ہاں عرض کر عرشِ الٰہی تھام کے
بادلو ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کے لئے

عبادت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ

قُلْ اِنَّ الصَّلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَا وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

عبادت

عبادت کی چار قسمیں ہیں

،رنی عبادت، مالی عبادت، مالی مرکب عبادت، روحانی عبادت

۱۔ بدنی عبادت | جس کا تعلق بدن سے ہو جو بدن کے ساتھ ادا کی جائے جیسے نماز پڑھنا، جہاد کرنا، قرآن

پاک پڑھنا، وِرد وظائف کرنا، حج کرنا، نیکی و بھلائی کے کام کرنا۔ ، ریاضت جو بدن کے ساتھ ادا کی جائے اُسے بدنی عبادت کہتے ہیں

۲ مالی عبادت | جو مال کے ساتھ ادا کی جائے جیسے زکوٰۃ، صدقہ خیرات، عقیقہ، ولیمہ، قربانی جو مال کے ساتھ

ادا کی جائے اسے مالی عبادت کہتے ہیں۔

۳۔ مرکب عبادت جو بدن اور مال سے ادا کی جائے جیسے جہاد کرنا حج کرنا، عمرہ کرنا، ملت کے فلاح وبہبود کے کام جن میں مال بھی خرچ ہوتا ہے اور بدن کی طاقت بھی صرف ہوتی ہے جو مال اور بدن سے ادا کی جائے اُس کو مالی مرکب عبادت کہتے ہیں۔

۴۔ رُوحانی عبادت جو رُوح کے ساتھ ادا کی جائے جیسے نبی پیغمبر رسول، اولیاء اللہ، بزرگانِ دین، پیران عظام قلبی، صوری اخفی، خفی حبس دم، مراقبہ، نفی اثبات، پاس انفاس جو روح سے ادا کی جائے اُسے روحانی عبادت کہتے ہیں۔

ے این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

سوال:۔ کیا زندہ مسلمان کی عبادت کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے ؟
جواب:۔ جب مسلمان ان عبادتوں میں سے کوئی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو اجر و ثواب عطا فرماتا ہے، دنیا و آخرت دونوں میں ثواب ملتا ہے، دس دنیا ستر آخرت میں ملتا ہے۔
سوال:۔ کیا زندہ مسلمان اپنی کسی عبادت کا ثواب کسی متوفی مسلمان کو پہنچا سکتا ہے ؟

جواب :- جی ہاں۔ کیوں نہیں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مسلمان ایسا کیا کریں یہ کام ثواب پہنچانا بہت ہی بہتر کام ہے فرشتوں اور پیغمبروں، بزرگانِ دین، اولیاء کرام کرتے ہیں۔

قرآن پاک

وَالَّذِیْنَ جَآؤُ مِنْ بَعْدِ هِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ہ

ترجمہ :- جو لوگوں کے بعد آئے وہ یوں دُعا کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی بخش جو ہمارے سے پہلے گزرے با ایمان۔

اب ذرا غور فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے اِس فعل کو ایصال ثواب بطورِ استحسان کے بیان فرماتے ہیں کہ بعد میں آنے والے مسلمان یہاں اپنے لئے دعائے بخشش کرتے ہیں، وہاں اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے جو گذرے ہوئے ہیں۔ بھی دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

جب کہ اللہ تعالیٰ کا حکم موجود ہو تو دم مارنے کی مجال نہیں ہے صریحاً طور پر جب قرآن پاک سے ثبوت مہیا ہو جائے تو پھر

عذر کیسا بہانہ کیوں۔ حکم احکم الحاکمین بسر و چشم بجالانا فرضِ عین ہے۔ جس کام کا حکم قرآن پاک میں موجود ہو تو پھر دلیل کی حاجت نہیں رہتی۔ مثال کی ضرورت نہیں۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ عَلَیْہِ اَنْ یَرُدَّھُمَا صِفْرًا۔

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ کو شرم آتی ہے جب بندہ اس کے دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگتا ہے کہ اُسے خالی ہاتھ واپس فرمائے

رواہ ترمذی۔ ابوداؤد والبیہقی۔ مشکوٰۃ شریف

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

(قرآن کریم)

اے ہمارے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنین کو بخش دے جس دن حساب قائم ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے متوفی والدین اور مسلمانوں کے لئے دعائے بخشش فرما رہے ہیں۔ دعا عبادت ہے معلوم ہوا کہ جلیل القدر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی عبادت سے ان کے والدین اور مسلمانوں

کو نفع ضرور ہو گا۔ ورنہ حضرت ابراہیم کا دعا کرنا فضول ٹھہرے گا۔ کیونکہ ایسے جلیل القدر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ خلیل کے لقب سے نوازتا ہے۔ دوست کہہ کر پکارتا ہے تو پھر وہ فضول کام کے مرتکب ہوئے اور قرآن کریم نے فضول کام کا ذکر فرمایا۔

(معاذاللہ) خداوند تعالیٰ تو اس کام کو بطور استحسان اور تعریف کے لفظوں میں ذکر فرماتے ہیں کہ ایسا کام بہت ہی اچھا ہے اور کرنا چاہیئے جب اللہ رب العزت کا حکم ہو تو بجالانا فرض عین ہوا۔

اللہ تبارک تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ فرشتے جو عرش کو اٹھانے والے ہیں اور اس کے ارد گرد ہیں وہ ہماری تسبیح و حمد کے ساتھ ساتھ مومنوں کے لئے بھی دعائے بخشش کرتے ہیں۔

وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا	فرشتے مومنو کے لئے دعائے بخشش بھی کرتے ہیں۔

(قرآن پاک)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ کی تسبیح و حمد کے ساتھ ساتھ مومنوں کیلئے دعا بخشش بھی کرتے ہیں اب غور فرمایئے کہ دعائے بخشش کرنے والے فرشتے ہیں، فائدہ مسلمانوں کو پہنچے گا۔ اگر ان کی دعائے بخشش کا کوئی فائدہ مسلمانوں کے حق میں

مرتب نہ ہو تو اُن کا مسلمانوں کے لئے دعا کرنا بے کار ہوگا۔ لیکن فرشتے تو معصوم اور معمور من اللہ ہوتے ہیں، اُن کا کوئی کام فضول بے کار یا بے فائدہ نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ کے حکم پر کاربند ہیں، خطا لغزش سے مُبرّا ہوتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک صاف طور پر اِس حکم کی تعمیل فرشتوں سے کرواتا ہے اور مسلمانوں کو اِس کام کے کرنے کا حکم دیتا ہے، اللہ تعالیٰ بطور تعریف بیان فرماتے ہیں ثابت ہوا کہ فرشتوں کی عبادت کا یعنی دعائے بخشش کا فائدہ مسلمانوں کو ضرور پہنچے گا اب یہ صاف معلوم ہوگیا کہ ایک کی عبادت کا دوسرے کو فائدہ پہنچ سکتا ہے بشرطیکہ دوسرے کو فائدہ پہنچانا مقصود ہو۔ چونکہ دینِ اسلام سبق ہی یہ سکھاتا ہے۔ کہ خود بھی عمل کرو اور اپنی اولاد کو صحیح تعلیم و تربیت اسلامی سے آراستہ کرو تاکہ وہ بعد میں تم کو دعائے بخشش سے یاد کریں جب کہ انسان خطا کا پُتلا ہے تو پھر کیوں نہیں اپنی زندگی میں ہی ایسا عمل کرتا جو بعد میں اولاد کرے اور اس کو فائدہ پہنچے جب ہم اپنے والدین کو اچھے احسن طریقے سے یاد نہیں کرتے تو اولاد کیسے کرے گی۔ لہٰذا ہمیں آئندہ زندگی کے لئے عمل کرنے اور کرانے کی ترغیب ضرور دینی چاہیئے دینِ اسلام کی تبلیغ بھی ہو جائے عمل کا عمل اور نجات کی نجات بھی۔

حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں۔

وَلَقَدْ نَقَلَ غَیْرُ وَاحِدٍ اِلْاِجْمَاعَ عَلٰی اَنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ الْمَیِّتَ وَدَلِیْلُہٗ مِنَ الْقُرْآنِ قَوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ جَاءُوْ مِنْ بَعْدِہِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ

الاٰیہ شرح الصدور صہ ۱۲۷

اور اس امر پر بہت سے علماء نے اجماع نقل کیا ہے کہ بے شک دعا میّت کو نفع دیتی ہے اور اس کی دلیل قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ جو لوگ بعد میں آئے وہ دعا کرتے ہیں ہمیں بخش دے ہمارے گزرے ہوئے بھائیوں کو بخش دے۔

اب جب کہ اللہ تعالےٰ ہر جگہ اس کام کو بطور تعریف استحسان کے بیان فرماتا ہے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے دعا کا ذکر بھی ایسے احسن طریقہ سے بیان فرمایا۔ کہ یہ کام تعریف و استحسان کے لائق ہے پھر فرشتوں کا خاص ذکر فرمایا کہ وہ بھی ایسا کرتے ہیں تو اب معلوم ہوا کہ ایسا کام نیک لوگ کرتے ہیں پیغمبر رسول فرشتے کرتے ہیں اور تم بھی کیا کرو، اب ذرا غور کرو کہ عبادت سے روکنا بند کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا انجام سوچ لو۔

س:۔ کیا دعا کرنا عبادت ہے؟

ج ۔ کیوں نہیں جب کہ اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں صاف حکم دیتا ہے
کہ دعا کرو، رسول پیغمبروں، فرشتوں کا ثبوت پہلے دے چکے
ہیں اب ہم سید الکونین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی احادیث سے ثبوت دیں گے۔ سرکار دو عالم خود اس مسئلہ
میں آگاہی بخشتے ہیں کہ دعا عبادت ہے۔ عبادتوں کا مغز ہے۔
میّت کے لئے دعائے استغفار کرنا چاہیئے۔

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ — دُعا عبادت ہے۔

(ابوداؤد)

اس حدیث پاک کے راوی حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ حضور
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جب کہ حضورِ انور محمدؐ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث
پاک میں صاف فرمادیا کہ دُعا عبادت ہے تو پھر انکار کیسا۔
سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے کِس کی مجال ہے کہ دم بھرے
حضرت انسؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ۔ — دُعا عبادت کا مغز ہے۔

(کنز الاعمال)

اِن دونوں احادیث سے ثابت ہوا کہ دُعا عبادت ہے بلکہ عبادت
کا مغز ہے۔

مَا الْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا کَالْغَرِیْقِ
الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَۃً تَلْحَقُہٗ
مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ
فَاِذَا لَحِقَتْہُ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا
وَمَا فِیْھَا وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیُدْخِلُ
اِلٰی اَھْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ
اَھْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَ
اِنَّ ھَدِیَّۃَ الْاَحْیَاءِ اِلَی
الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَھُمْ

مشکوٰۃ ص۲۰۶

مُردہ کی حالت قبر میں ڈوبتے
ہوئے فریاد کرنے والے کی طرح
ہوتی ہے وہ انتظار کرتا ہے کہ
اس کے باپ۔ ماں یا بھائی
یا دوست کی طرف سے اس
کو دعا پہنچے اور جب اُسکو کسی کی
دعا پہنچتی ہے تو وہ دُعا کا پہنچنا اس
کو دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہوتا
ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل
زمین کی دعا سے اہلِ قبور کو پہاڑوں
کی مثل اجر و رحمت عطا فرماتے
ہیں اور زندوں کا تحفہ مردوں
کی طرف یہی ہے کہ اُن کے لئے
دعا و بخشش مانگی جائے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیثِ پاک سے صاف

ظاہر ہوا کہ مُردہ کا دُعا بخشش کا منتظر ہونا اور زندوں کے ہدیے اور تحفے یعنی دعاءِ بخشش کا اس کے لئے بہت ہی فائدہ ہے۔ لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ خالقِ کائنات نے جو کچھ ہمیں تعلیم فرمائی انبیاء اور رسولوں کے ذریعہ ہماری ہی بھلائی اور بہتری کے لئے ہے دنیا میں تو ہمیں عیش و عشرت کے سامان مہیا کر دیئے لیکن مرنے کے بعد کے حالات اور عذاب و مصیبت کے ازالے اور وہاں پر بھی عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کے طریقے سکھائے کہ اگر تم خود اپنے ہاتھ سے خیرات صدقات کرو تو تمہیں اجر و ثواب ملے گا۔ اگر تمہاری اولاد یا عزیز و اقارب بھی ایسا کام کریں تو مردوں کو بھی اجر و ثواب ملے گا۔ اگرچہ ثواب پہنچانے کی نیت ہو۔ اور کرنے والے کو بھی عطا کیا جائے گا۔ لہٰذا ایسا کام کیوں نہ کریں۔ جس سے ہماری دنیا بھی سنور رہے اور آخرت بھی سنور جائے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی اولاد کو صحیح دینی تعلیم سے آراستہ کریں۔ تاکہ وہ بعد میں ایصالِ ثواب کریں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ — جس مسلمان کی نمازِ جنازہ

فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِہٖ اَرْبَعُوْنَ — پر ایسے چالیس مسلمان کھڑے

رَجُلاً لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ ۔ (ابو داؤد)

ہو جائیں جنہوں نے شرک نہ کیا ہو تو اللہ تعالےٰ ان کی شفاعت میّت کے حق میں قبول فرماتا ہے یعنی بخش دیتا ہے ۔

اب ذرا غور فرمائیے کہ اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ چالیس مسلمانوں زندہ کا شفاعت کرنا یعنی دعائے بخشش کرنا مردہ کے حق میں بخشش کا موجب ہوا ۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنازہ پڑھتے وقت تین صفیں بنایا کرو تاکہ میّت کے لئے نجات و بخشش ہو سکے ۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ

جس مسلمان کی نماز جنازہ پر مسلمانوں کی تین صفیں ہو جائیں اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے ۔

حدیث پاک مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۷

خاص طور پر جنازہ پر تین صفیں کی جاتی ہیں : تاکہ حضور پر نور صلی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کی تعمیل ہو جائے اور حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ یہ فعل صفیں بنانا اور نماز پڑھنا، دعائے مغفرت کرنا میت کا نہیں بلکہ زندہ لوگوں کا فعل ہے جو میت کے لئے باعثِ مغفرت وبخشش ہوا۔ جب کہ حضور پرنور آقائے دوجہاں کا فرمان موجود ہو تو پھر ہمیں دوسرے کی طرف دیکھنے سے فائدہ۔ قرآن پاک سے بھی ثبوت مہیا ہوا اور احادیث مبارکہ سے بھی۔ اب دل مثنین ہو تو غور فرمایئے کہ ہم یہ تو سمجھتے اور سوچتے ہیں۔ صرف پڑھتے ہیں عمل نہیں کرتے اللہ تعالےٰ اپنے حبیب پاک کے صدقہ سے ہمیں قرآن پاک پڑھنے اور حدیثِ پاک پڑھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضورِ انور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے جنت میں ایک نیک بندے کا درجہ بلند فرمایا۔

فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَنّٰی لِیْ هٰذِہٖ ؟	تو وہ عرض کرتا ہے اے میرے پروردگار میرا درجہ کیوں کر بلند ہوا ؟

فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ

ارشاد ہوا کہ تیرا بیٹا جو تیرے لئے دعائے بخشش مانگتا ہے اس کے سبب سے

اِس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ اگر کسی نیک بندے یا کسی بزرگ کے لئے دعائے بخشش ایصالِ ثواب کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے نیک برگزیدہ بندے ولی اللہ کے درجات بلند فرماتا ہے۔

اور اگر گناہگار کے لئے دعا کی جائے تو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت برکت ایصالِ ثواب ودعائے بخشش سے سختی اور عذاب دور فرماتا ہے۔ اور سکون وراحت آرام کے دروازے کھول دیتا ہے جیسا کہ اس حدیث پاک سے صریحاً ثابت ہوا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

يُنْفَعُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْحَسَنَةِ اَمْثَالُ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اِنّٰى هٰذَا؟

فَيُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ

الادب المفرد للبخاری صہ ۹

وشرح الصدور صہ ۱۲۷

کہ قیامت کے دن پہاڑوں جیسی نیکیاں انسان کے اعمال سے لاحق ہوں گی تو وہ کہے کہ یہ کہاں سے ہیں؟

تو فرمایا جائے گا یہ تمہاری اولاد کے استغفار کے سبب سے ہیں جو تمہارے لئے کیا گیا۔

یہ اتنا بڑا اعزاز ہے جو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو عطا ہوا۔ کہ اولاد کی استغفار دعائے بخشش ایصال ثواب صدقہ۔ حج ، روزہ، نوافل ختم پاک کا ثواب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کا صدقہ سے ماں باپ کو تفویض کرکے ان کے عذاب سختی دور فرماکر بخشش نجات راحت کا سامان مہیا کرے گا۔

حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ پہاڑوں جیسی نیکیاں ان کے اعمال میں ہوں گی۔ حالانکہ وہ خود کہیں گے یہ کہاں سے آئیں اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ تمہاری اولاد کی طرف سے جو تم کو بخشا گیا اس کا نتیجہ ہے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ حضور پر نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم نے فرمایا۔

اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ مَّرْحُوْمَۃٌ تَدْخُلُ قُبُوْرَھَا بِذُنُوْبِھَا وَتَخْرُجُ مِنْ قُبُوْرِھَا لَا ذُنُوْبَ عَلَیْھَا تُمَحَّصُ عَنْھَا بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

(شرح الصدور ص۱۲۸)

میری امت امت مرحومہ ہے وہ قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہو گی اور جب قبروں سے نکلے گی اس پر کوئی گناہ نہیں ہو گا اللہ تعالےٰ مومنوں کے استغفار کی وجہ سے اس کو گناہوں سے پاک صاف کر دے گا۔

قرآن پاک احادیث سے یہ ثابت ہوگیا کہ زندوں کا دعائے بخشش کرنا خیرات صدقہ ایصال ثواب کرنا مردوں کو نفع پہنچاتا ہے اور حکم موجود کہ تم ایسا کیا کرو تاکہ تمہارے ماں باپ اور عزیز واقارب کو بخشش نجات حاصل ہوجائے ہم یہ صاف طور پر حکم خداوندی اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق عمل کرتے اور کراتے ہیں۔ تبلیغ واشاعت کرتے ہیں تاکہ رضائے الٰہی اور رضائے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم حاصل کرسکیں۔

میّت کیلئے نماز، روزہ اور حج کرنا

ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اپنے والدین کے ساتھ جب وہ زندہ تھے نیک سلوک کیا کرتا تھا اب ان کی وفات کے بعد میں ان کے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہوں؟

آپؐ نے فرمایا

اِنَّ مِنَ الْبِرِّ اَنْ تُصَلِّیَ لَهُمَا مَعَ صَلٰوتِكَ وَاَنْ تَصُوْمَ لَهُمَا مَعَ صِيَامِكَ

(شرح الصدور ص۱۲۹)

اب تیرا ان کے ساتھ نیکی کرنا یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے بھی نفلی نماز پڑھ اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کیلئے بھی نفلی روزے رکھ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کے پاس بیٹھا تھا۔ کہ ایک عورت آئی اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری ماں مرگئی ہے۔

اِنَّهٗ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرًا

اور ایک ماہ کے روزے

اَنَاصُوْمُ عَنْهَا؟ اُس کے ذمے تھے کیا میں ان

(حدیث پاک) کی طرف سے روزے رکھوں۔

قَالَ صُوْمِیْ عَنْهَا قَالَتْ فرمایا ہاں تو اس کی طرف

اِنَّهَا۔ سے روزے رکھ۔

لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَنَا حُجُّ اُس نے کہا میری ماں نے

عَنْهَا؟ کبھی حج نہیں کیا تھا میں اُس کی

طرف سے حج کروں۔

قَالَ حُجِّیْ عَنْهَا فرمایا اس کی طرف سے

(مسلم کتاب الصوم ابوداؤد کتاب الوصایا) حج کر۔

اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ فرماتی

ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم مَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ صِیَامٌ وسلم نے فرمایا جو شخص مرجائے

صَامَ عَنْهُ وَلِیُّهٗ اس کے ذمے روزے باقی تھے

(مسلم) تو اس کی طرف سے اس کا

ولی روزے رکھے۔

اِن تینوں احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حضورِ اکرم

نبی مکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے متوفی کی طرف سے نماز۔ روزہ حج کرنے کا حکم صادر فرمایا اور تاکید کی کہ ایسا کیا کرو۔ ان سے مُردوں کو ثواب پہنچتا ہے۔

اب جبکہ یہ ظاہر ہے کہ نماز روزہ حج کرنے والے زندوں کی عبادت سے ان مُردوں کو نفع پہنچے گا جن کے لئے وہ کی گئی۔ اگر زندوں کی عبادت سے مُردوں کو نفع نہ پہنچتا ہوتا تو پھر حضور پرنور مجسم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کبھی اجازت نہ دیتے بلکہ حکم فرما دیتے کہ تمہاری عبادت سے اُن کو کوئی نفع نہیں پہنچے گا لہٰذا ان کی طرف سے عبادت کرنا فضول ہے۔ حضرت صالح بن درہم رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حج کے واسطے مکہ مکرمہ پہنچے تو وہاں ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ملے اور فرمایا کیا تمہارے شہر بصرہ کے قریب ایک بستی ہے جس کا نام ابلہ ہے اس میں ایک مسجد عشار ہے لہٰذا تم میں سے کوئی میرے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ اِس مسجد میں مرے لئے دو یا چار رکعتیں پڑھے ؟

وَيَقُولُ هٰذِهٖ لِاَبِي هُرَيْرَةَ ۔ اور کہے کہ یہ رکعتیں ابوہریرہؓ کے واسطے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور

اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ مسجدِ عشار سے شہداء کو اٹھائے گا جو شہدائے بدر کے ساتھ ہوں گے، اِس حدیثِ پاک میں غور فرمایئے کہ حضور پرنور مجسّم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جلیل القدر صحابی فرمارہے ہیں کہ میرے لئے نماز پڑھنا اور یوں کہنا۔

هٰذِهٖ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ — کہ یہ نماز ابوہریرۃؓ کیلئے ہے۔

یعنی اس کا ثواب ابوہریرۃؓ کے لئے ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ عبادت بدنی کا ثواب دوسرے شخص کو پہنچایا جاسکتا ہے، خواہ وہ زندہ ہو یا مُردہ یہ بھی یاد رہے کہ نماز ایک خاص عبادت ہے جو صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے اس کے متعلق بھی فرمایا کہ یوں کہنا کہ یہ ابوہریرۃؓ کے لئے ہے۔ معلوم ہوا کہ جس عبادت کا ثواب جس کو پہنچانا ہو۔ اس کا نام لیں یعنی یوں کہے کہ یہ فلاں کے لئے ہے تو جائز ہے اور حدیث پاک سے ثابت ہے۔

جیسے غوث پاکؒ کے لئے نوافل پڑھتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مقاماتِ مقدسہ جو فضیلت شرف رکھتے ہیں۔ وہاں عبادت نیکی کرنا خیرات وصدقات ایصالِ ثواب باعثِ فضیلت اور اجرو ثواب زیادہ ہوتا ہے۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَهٗ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهٖ لِغَیْرِهٖ صَلٰوۃً اَوْ صَوْمًا غَیْرَهَا عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔

(ہدایہ شریف)

کہ بے شک انسان اپنے عمل کا ثواب کسی دوسرے شخص کو پہنچا سکتا ہے خواہ نماز ہو یا روزہ کا ہو یا صدقہ خیرات کا ہو یہ اہلسنت جماعت کا مذہب ہے۔

یعنی معلوم ہوا کہ میت کے لئے یا زندوں کے لئے بھی نماز روزہ حج خیرات ایصال ثواب ہو سکتا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا آیات بینات احادیث واقوال بزرگان دین سے ثابت ہوا ایصال ثواب کا مفہوم تو سمجھ لیا کہ ایصال ثواب پہنچایا ہو تو نیت ضروری ہے کیونکہ جس کو ہم حضرت ابوہریرہ کے قول سے ثابت ہوا اور جمہور اہلسنت جماعت علمائے کرام و بزرگان دین کا اس پر اجماع ہے اللہ تعالے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایصالِ ثواب کے مفہوم کو وہ جانتے نہیں
بدعت کہتے ہیں ظاہر مہنہ پھٹ وہ بے لگام

ظاہر شاہ۔

میّت کیلئے قرآن و فاتحہ خوانی کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے فرمایا۔

مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ یٰسٓ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَکَانَ لَہٗ بِعَدَدِ مَنْ فِیْھَا حَسَنَاتٌ

جو قبرستان میں داخل ہو اور سورہ یٰسین پڑھے تو اللہ تعالیٰ تمام قبر والوں سے تخفیف فرماتا ہے اور اس پڑھنے والے کو بقدر ان کی گنتی کے نیکیاں عطا فرماتا ہے

وَقَالَ الْقُرْطُبِیُّ فِیْ حَدِیْثِ اِقْرَأُوْا عَلٰی مَوْتَاکُمْ یٰسٓ ھٰذَا یَحْتَمِلُ اَنْ تَکُوْنَ ھٰذِہِ الْقِرَاءَۃُ عِنْدَ الْمَیِّتِ فِیْ حَالِ مَوْتِہٖ یَحْتَمِلُ اَنْ تَکُوْنَ عِنْدَ قَبْرِہٖ

اور علامہ قرطبیؒ نے اس حدیث پاک کے بارے میں کہ تم اپنے مردوں پر یٰسین پڑھا کرو فرمایا ہے یہ حدیث اس کی متحمل ہے کہ یہ قرأت میت کے نزدیک اس حال میں ہو جبکہ وہ مر رہا ہو اور اسکی بھی متحمل ہے کہ اسکی قبر کے نزدیک ہے

(شرح الصدور صفہ ۱۳۰)

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں۔ کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا۔

مَنْ مَرَّ عَلَی الْمَقَابِرِ وَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِحْدٰی عَشَرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَہٗ لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ

(دار قطنی۔ دُرِّ مختار۔ بحث قرأۃ المیت باب الدفن شرح الصدور ص۱۳۰)

جو شخص قبروں پر گذرا اور اُس نے سورہ اخلاص کو گیارہ مرتبہ پڑھا پھر اس کا ثواب مُردوں کو بخشا تو اس کو مُردوں کی تعداد کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور مُجسّم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا۔

مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ مَا قَرَأْتُ مِنْ کَلَامِکَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَانُوْا شُفَعَاءَ لَهٗ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی

جو شخص قبرستان جائے پھر ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور قل ھُوَ اللہ احد اور الھاکم التکاثر پڑھ کہے کہ اے اللہ جو کچھ میں نے تیرے کلام سے پڑھا ہے اس کا ثواب میں نے ان قبر والوں مومنین و مومنات کو بخشا تو وہ

(شرح الصدور صفحہ ۱۳۰)

تمام مردے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لئے سفارش کرتے ہیں۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا مَاتَ لَهُمُ الْمَيِّتَ بِمَا اختلفوا اِلٰى قبرهٖ يَقْرَءُوْنَ لَهُ الْقُرْاٰنَ۔

(شرح الصدور صفحہ ۱۳۰)

انصار کا طریقہ تھا کہ جب ان کا کوئی مر جاتا تو وہ بار بار اس کی قبر پر جاتے اور اس کے لئے قرآن پڑھتے۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کبار میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی رات قبرستان میں گیا میں نے دیکھا کہ وہاں نور چمک رہا ہے، میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے غیب سے آواز آئی۔

اے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے جو انہوں نے قبر والوں کو بھیجا ہے میں نے کہا تمہیں خدا کی قسم ہے مجھے بتاؤ مسلمانوں نے کیا تحفہ بھیجا ہے۔

قَالَ رَجُلُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَامَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ تَا سْبَغَ الْوُضُوْءَ وَصَلّٰى

اس نے کہا ایک مومن مرد نے اس رات اس قبرستان میں

رَكْعَتَيْنِ وَقَرَأَ فِيهِمَا فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ ثَوَابَهَا لِأَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَأَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيْنَا الضِّيَاءَ وَالنُّوْرَ وَالْفُسْحَةَ وَالسُّرُوْرَ فِي الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

قیام کیا تو اس نے وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں اور ان دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں قُلْ یاایہا الکفرون دوسری رکعت میں قُلْ ھواللّٰہ احد پڑھا اور کہا اے اللہ ان دو رکعتوں کا ثواب میں نے ان تمام قبروں والے مومنین کو بخشا پس اس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ہم پر روشنی اور نور بھیجا ہے اور ہماری قبروں میں کشادگی و فرحت پیدا فرمادی۔

قَالَ مَالِكٌ فَلَمْ أَزَلْ أَقْرَأُهُمَا فِي كُلِّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي يَقُوْلُ لِي يَا مَالِكَ ابْنَ دِيْنَارٍ

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر ہر جمعرات مومنین کو بخشتا ایک رات میں نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم کو خواب میں

قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ بِعَدَدِ النُّوْرِ الَّذِیْ اَھْدَیْتَہٗ اِلٰی اُمَّتِیْ وَ لَکَ ثَوَابُ ذَالِکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ فِیْ قَصْرٍ یُقَالُ لَہُ الْمُنِیْفُ قُلْتُ وَمَا الْمُنِیْفُ؟ قَالَ الْمُطِلُّ عَلٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔

دیکھا فرمایا اے مالک بن دینار اللہ نے تجھ کو بخش دیا۔ جتنی مرتبہ تو نے میری اُمت کو نور کا ہدیہ بھیجا ہے اور اتنا ہی اللہ نے تیرے لئے ثواب کیا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے جنت میں ایک مکان بنایا ہے جس کا نام منیف ہے فرمایا کہ جس پر اہلِ جنت بھی جھانکتے ہیں۔

علامہ بدرالدین عینی شارح بخاری شریف شرح ھدایہ میں فرماتے ہیں:

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ مَا زَالُوْ فِیْ کُلِّ عَصْرٍ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَیَھْدُوْنَ ثَوَابَہٗ وَلَا یُنْکِرُ ذَالِکَ مُنْکِرٌ فَکَانَ اِجْمَاعًا عِنْدَ اَھْلِ السُّنَّۃِ الْجَمَاعَۃِ

مسلمان ہر زمانہ میں قرآن شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشتے رہے ہیں اور اس کا انکار منکر بھی نہیں کر سکتا اور اہل سنت والجماعت کا تو اس پر اجماع ہے۔

قرآن پاک اور احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ جب مسلمان کوئی عبادت کرتا ہے۔
تو اللہ تعالےٰ اس کو ثواب و اجر عطا فرماتا ہے، اگر زندہ مسلمان اپنی کسی عبادت
کا ثواب پہنچانا چاہے تو پہنچ سکتا ہے اور مردوں کو اس کام سے نفع ہوتا ہے
جیسا کہ پہلے قرآن پاک سے دعا کرنا ثابت ہوا۔ اور اسی کی تشریح میں حضور
اکرم نورِ مجسم کی احادیث مبارکہ کا ثبوت مہیا کیا گیا جو دلائل حقہ سے واضح طور
پر معلوم ہوا۔ کہ مردہ مسلمانوں کے لئے دعا کرنا، نماز پڑھنا، روزہ رکھنا۔ حج
کرنا یہ کہ فاتحہ خوانی، قرآن پاک پڑھنا اور ان کا ایصال ثواب کرنا ہر مسلمان
پر واجب ہے اور اس کام سے ماں باپ عزیز و اقارب بہن، بھائی، اولاد
پیر استاد، نبی ولی ہر کے لئے ایصال ثواب کر سکتا ہے اور ان کو نفع پہنچتا ہے
اگر یہ نفع نہ ملتا تو حضور پرنورِ مجسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی اجازت نہ دیتے
اور فرما دیتے کہ تمہاری کسی عبادت کا ان کو نفع نہیں پہنچے گا لہٰذا ان کی طرف
سے عبادت کرنا فضول ہے لیکن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم
نے تو صاف طور پر حکم فرمایا کہ ایسا کرو اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین
تبع تابعین کرتے رہے اور تا قیامت ہر مسلمان کرتا رہے گا جب ہمارا ایمان
قرآن پاک اور احادیثِ مبارکہ پر ہے تو پھر عذر یا بہانہ کیسا رہ گیا۔ معلوم ہوتا
ہے کہ دل غنی نہیں جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں مت خرچ کرو اور
شیطان بہکاتا ہے آپ اس دلائل کے پڑھنے سے دل میں غور کرو۔ دماغ سے

سوچو ایسے عقائد بد کہاں سے آگئے جو گمراہی، بے عملی کے گہرے غار دھکیل رہے ہیں۔ بد قسمتی سے مسلمانوں میں چند افراد ایسے پیدا ہو گئے ہیں جو اس سے انکار کرتے ہیں مدعی تو بنتے ہیں وہ قرآن و حدیث پر ایمان و عمل رکھتے لیکن حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ وہ قرآن و حدیث پر ایمان رکھنے کے باوجود ایصالِ ثواب سے منع کرتے ہیں، ایصالِ ثواب کے مفید و نافع ہونے کے منکر کیسے ہو گئے ہیں جب کہ صاف ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث پر ایمان و عمل کا دعویٰ اور ایصالِ ثواب کا انکار یہ دونوں چیزیں تو ایسی ہیں جو کبھی جمع نہیں ہو سکتیں ایسے حضرات جو ایصالِ ثواب کو نہیں مانتے یا دوسروں کو منع کرتے ہیں انہیں چاہیئے کہ ان دلائل حقہ میں گہری نظر سے غور فرمائیں اللہ تعالےٰ اپنے حبیب پاک کا صدقہ سے ہدایت عطا فرمائے اور ہمیں دین اسلام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

میّت کیلئے تسبیح و کلمہ پڑھنا قبروں پر پھول ڈالنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات ہوئی تو ہم نے حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان پر نمازِ جنازہ پڑھی ، پھر ان کو قبر میں اتار کر ان پر مٹی ڈالی گئی بعد ازاں حضور اکرم نورِ مجسّم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر و تسبیح پڑھنی شروع کر دی ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیا دیر تک پڑھتے رہے۔

فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ ؟

تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے تکبیر و تسبیح کیوں پڑھی ؟

قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللهُ عَنْهُ۔

فرمایا اس نیک بندے پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی۔ ہماری تسبیح و تکبیر کے سبب سے اللہ نے اس کو فراخ کر دیا۔

مشکوٰۃ صـ۲۶

اس حدیث پاک سے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا قبر پر تسبیح و تکبیر پڑھنا اور ان کی تسبیح و تکبیر سے صاحب قبر کو فائدہ پہنچنا اظہر من الشمس ہے اگر ہم ذرا غور کریں تو

تو اس سے بعد از دفن قبر پر اذان دینے کا مسئلہ بھی سمجھ میں آسکتا ہے۔ قلب سلیم اور ادراک فہم سے کام لینا چاہیئے۔ نہ حسد اور بغض سے اعمال خراب کرلیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے تو فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہورہا ہے اور وہ کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک تو پیشاب کرتے وقت چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا چغلخور تھا۔

ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَۃً رَطْبَۃً فَشَقَّھَا بِنِصْفَیْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَۃً قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ صَنَعْتَ ھٰذَا؟ فَقَالَ لَعَلَّہٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْھُمَا مَالَمْ یَیْبَسَا

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ ص۴۲)

پھر آپ نے کھجور کی ایک تر شاخ لی اور درمیان سے چیر کر اس کے دو حصے کرکے دونوں قبروں پر گاڑ دیئے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا اس لئے کہ جب تک یہ شاخیں ہری رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

حدیث پاک حضور پرنور مجسّم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے چند واضح فرمادیں۔ اب ذرا غور فرمادیں۔ اب ذرا غور فرمائیے کہ اوّل یہ کہ برزخ کا حال حضور پرنور مجسّم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم سے پوشیدہ

نہیں ہے دوم قبر والے اپنی زندگی میں جس گناہ کا ارتکاب کر کے گرفتار عذاب ہوئے تھے حضور انور نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کو اس کا علم تھا۔

سوم:۔ یہ کہ تر شاخیں آپؐ نے قبر پر رکھ ان کو تخفیفِ عذاب کا باعث قرار دیا۔

اب ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ تخفیفِ عذاب کا باعث کیا وہ تر شاخیں تھیں یا کچھ اور چیز ہے۔ اگر صرف شاخوں کو قرار دیا جائے۔ تو پھر سوکھنے کے بعد بھی شاخوں کا قبر پر موجود ہونا باعثِ تخفیفِ عذاب ہونا چاہیئے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ معلوم ہوا کہ تخفیفِ عذاب کا باعث صرف وہ تر شاخیں نہیں ہیں بلکہ وہ تسبیح ہے جو وہ پڑھتی ہیں۔

وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ (قرآن پاک)

کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالےٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے۔ معلوم ہوا کہ شاخوں کا سوکھ جانا ان کی موت ہے اور موت سے تسبیح موقوف ہو جاتی ہے اس لئے ثابت ہوا کہ تخفیفِ عذاب کا باعث تر شاخوں کی تسبیح ہے۔ لہٰذا تسبیح ذکر اللہ قرآن پاک کا پڑھنا۔ کلمہ پاک پڑھنا۔

ہی تخفیفِ عذاب ٹھہرا۔ اب جب کہ پہلی حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ بندوں کی تسبیح سے صاحب قبر کو نفع پہنچا اور اس حدیثِ پاک سے یہ ثابت ہوا کہ تر شاخوں کی تسبیح سے تخفیفِ عذاب ہوا تو پھر جب یہ معلوم ہوا کہ تر شاخوں کی تسبیح تخفیفِ عذاب قبر ہے تو بندوں کی تسبیح سے بھی یقیناً باعثِ تخفیفِ عذاب ہوگا جیسا کہ پہلی حدیث پاک سے ثابت ہوا۔ اب یہ معلوم ہوا کہ قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے کیونکہ کھجور کی تر شاخوں کی طرح تر و تازہ پھول وغیرہ بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتے رہتے ہیں۔

لوگ اکثر اعتراض کرتے ہیں کہ حضور پُر نور مجسّم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے تو تر شاخیں تو اس لئے رکھیں کہ ان سے عذاب میں تخفیف ہو جائے لیکن تم تو اولیاء اللہ کی قبروں پر پھول ڈالتے ہو اور پھولوں کی چادر چڑھاتے ہو کیا تم بھی ان کو عذاب میں گرفتار سمجھتے ہو؟

تم یہ سمجھ کر پھول ڈالتے ہو کہ ان کے عذاب میں کمی ہو جائے کیا تمہارے خیال میں وہ گناہگار ہیں۔ نبی، رسول، پیغمبر اولیاء اللہ پیرانِ عظام عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں جو پھول اُن کے مزار پر ڈالتے ہو۔

نعوذ باللہ۔ یہ کون کہتا ہے کہ پیغمبر، نبی، رسول اولیا، اللہ غوث قطب، ابدال گرفتارِ عذاب ہوتے ہیں وہ تو اللہ تعالےٰ کی رحمت میں شاداں فرحاں ہوتے ہیں۔ کیا تسبیح ان لوگوں کے لئے ہی مفید ہے جو گرفتارِ عذاب ہوں۔

نہیں۔ بلکہ ان کے لئے بھی مفید ہے جو غریقِ رحمت ہوں اگرچہ تسبیح گرفتارِ عذاب کے لیئے باعثِ تخفیفِ عذاب ہے۔

تو پھر غریقِ رحمت کے لئے خوشی مسرت رفعِ درجات کا موجب ہوگا ان کے درجے اللہ تعالےٰ بلند فرمائے گا۔ اللہ تعالےٰ اپنے حبیب پاک کا صدقہ اپنے ذکر و اذکار کا صدقہ سے مراتب و درجات میں ترقی و بلندی عطا فرماتا ہے اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کے لئے صاحب مزار، ولی اللہ یا پیغمبر رسول شفاعت و دعا کرتے ہیں اللہ تعالےٰ سے کہ جو ہمارے لئے ایسا نیک کام کرتے ہیں ہمیں تحفہ بھیجتے ہیں ان پر اپنی رحمت عطا فرما۔

بہت سے اصحاب کرام نے اور بزرگان دین نے بوقت وفات وصیتیں کی ہیں کہ ہماری قبروں پر کھجور کی تر شاخیں رکھنا معلوم نہیں کہ منکرین ان پاک لوگوں کے متعلق کیا رائے قائم کریں گے شاہ عبدالعزیز صاحب محدثِ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ قبر پر پھول اور

خوشبو والی کوئی چیز رکھنا صاحب قبر کی روح کی مسرت کا سامان ہے اور یہ شرعاً جائز ہے۔

(فتاویٰ عزیزیہ جلد اول ملخصاً)

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں۔ حضرت جنید بغدادی کے کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہوگیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ پانچ ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا۔

یوں سمجھ کر کہ بعض روائتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے، اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ دی مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ پھر آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس نوجوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیثِ پاک سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہوگئی۔ (تحذیر الناس)

مسجدے کو اندرون اولیاء است
سجدہ گاہے جملہ است آنجا خدا است

مالی عبادت

میت کے لئے صدقہ وخیرات کرنا

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ماں مرگئی ہے۔ اور اس نے بوقتِ وفات کچھ وصیّت نہیں کی۔

فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ؟ — اگر میں صدقہ کروں تو کیا اس کو ثواب پہنچے گا؟

قَالَ نَعَمْ — آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ۔ بخاری کتاب الوصایا۔ مؤطا امام مالک۔ ابوداؤد)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورِ اکرم نورِ مجسّم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ماں مرگئی ہے۔

اَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ — اگر میں اس کی طرف سے صدقہ

کروں تو کیا اس کو نفع پہنچے گا؟

قَالَ نَعَمْ — آپؐ نے فرمایا کہ ہاں پہنچے گا۔

قَالَ فَاِنَّ لِیْ مَخْرَافًا وَاُشْهِدُكَ اِنِّیْ قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا — اُس نے کہا کہ میرا ایک باغ ہے اور میں آپؐ کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ میں نے اس باغ کو اس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

(ترمذی کتاب الزکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُكُمْ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَيَجْعَلُهَا عَنْ اَبَوَيْهِ فَيَكُوْنُ لَهُمَا اَجْرُهُمَا وَلَا يَنْتَقِصُ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا ۔ — جب تم میں سے کوئی نفلی صدقہ کرے تو چاہئے کہ اپنے ماں باپ کو ثواب پہنچائے پس اس صدقہ کا ثواب ان دونوں کے لئے بھی پورا ہوگا اور صدقہ کرنے والے کے ثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی۔

(طبرانی اوسط شرح الصدور ۱۲۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور مجسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص مرجاتا ہے

تو اُس کے مر جانے کے بعد اس کے گھر والے اس کے لئے صدقہ و خیرات کرتے ہیں تو جبرائیل آمین اس صدقے اور خیرات کو ایک نورانی طبق میں رکھ مرنے والے کی قبر پر لے جا کر کہتے ہیں۔

يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيْقِ هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اَهْدَاهَا اِلَيْكَ اَهْلُكَ فَاقْبَلْهَا فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَفْرَحُ بِهَا وَيَسْتَبْشِرُ وَيَحْزَنُ جِيْرَانُهُ الَّذِيْنَ لَمْ يُهْدَ اِلَيْهِمْ شَيْءٌ (شرح الصدور ص ۱۲۹)	اے گہری قبر والے یہ ہدیہ و تحفہ تیرے گھر والوں نے تجھے بھیجا ہے تو اس کو قبول فرما تو وہ قبر والا اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے اور دوسروں کو خوشخبری دیتا ہے اس کے ہمسائے جن کی طرف اُن کے گھر والوں کی طرف سے کوئی ہدیہ نہیں پہنچتا۔ غمگین و افسردہ ہوتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کا ایصال ثواب کے متعلق فتاویٰ

س :۔ ایصال ثواب کی نسبت بعض وقت خدشہ گذرتا ہے اگر نیک عمل کا ثواب دوسروں کی روح کو بخشا جائے تو بخشنے والے کیلئے کیا نفع ہوا البتہ دوسروں کو اس سے نفع پہنچتا ہے۔ حضرت اس خدشہ کو رفع فرما دیں تو فدوی کو اطمینان ہو گا۔

ج :- فی شَرحِ الصُّدُورِ بِتَخرِیجِ الطَّبرَانی عَنْ اَبِی عَمرو قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُکُمْ صَدَقَۃً تَطَوُّعاً فَیَجْعَلُھَا عَنْ اَبَوَیْہِ فَیَکُونُ لَھُمَا اَجْرُھَا وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئاً۔

ترجمہ :- یہ حدیث نص ہے اس میں کہ ثواب بخش دیتے سے بھی عامل کے پاس پورا ثواب رہتا ہے اور صحیح مسلم کی حدیث مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً الحدیث سے بھی اِس کی تائید ہوتی ہے۔

امداد الفتاویٰ جلد ۵ صہ ۳۹۹

مَنْ جَاءَ بِالحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا۔

جو ایک نیکی کرے اسے اس کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔

لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ

ایصال ثواب صدقہ کم تنہا نہ ا الذین یعقلون

دتا ہو یا تھیں مال تیرے کم آوے گا

توں دنیا دا مال ظاہر ایتھے چھڈ جاویں گا

ظاہر شاہ

آئے دن زیر زمین لوگ چلے جاتے ہیں

ہمیں معلوم نہ خاک تماشا کیا ہے۔

میت کیلئے قربانی دینا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت نبی کریم راؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ایک مینڈھا ذبح کرکے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

اے اللہ اس کو میری اور میری آل کی طرف سے اور میری امت کی طرف سے قبول فرمایا۔

(مسلم ابوداؤد کتاب الاضاحی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنورِ مجسمؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ایک مینڈھا ذبح کرکے فرمایا۔

ھٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ۔

یہ قربانی میری اور میری امت کے اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔

(ابوداؤد کتاب الاضاحی)

حضرت حنش رضی اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ کو دو قربانیاں کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا۔

ت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم اوصانی ان اضحی عنہ
نا انا اضحی عنہ

(ترمذی ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں ایک قربانی اُن کی طرف سے کیا کروں لہٰذا ایک قربانی اپنی اور ایک اُن کی طرف سے کرتا ہوں۔

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ان الموتٰی یفتنون فی قبورھم سبعًا فکانوا یستحبون ان یطعم عنھم تلک ایام

(شرح الصدور ص۵۶ ابونعیم فی الحلیۃ)

بے شک مُردے سات روز تک اپنی قبروں میں آزمائے جاتے ہیں تو صحابہ کرام سات روز تک اُن کی جانب کھانا کھلانا مستحب سمجھتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مومن جب انتقال کرتا ہے اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ مگر سات چیزوں کا ثواب اس کو مرنے کے بعد ملتا رہتا ہے۔

اول۔ اگر اس نے کسی کو علم دین سکھایا تو اس کو برابر ثواب ملتا رہے گا۔ جب تک علم دنیا میں جاری رہے گا۔

دوم :- یہ کہ اس کی نیک اولاد ہو جو اس کے حق میں دعا و ایصالِ ثواب کرتی رہے۔

سوم :- یہ کہ وہ قرآن پاک چھوڑ گیا ہو۔

چہارم :- یہ کہ اس نے مسجد بنوائی ہو۔

پنجم :- یہ کہ اس نے مسافروں کے آرام کے لئے مسافر خانہ بنایا ہو۔

ششم :- یہ کہ اس نے کنواں یا نہر بنائی ہو۔

ہفتم :- یہ کہ اس نے اپنی زندگی میں صدقہ دیا ہو۔

یہ چیزیں جب تک موجود رہیں گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

(شرح الصدور)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی ہے۔

فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ

(ابو داؤد کتاب الزکوٰۃ)

تو کون سا صدقہ افضل ہے، جو ماں کے لئے کروں؟ فرمایا پانی تو حضرت سعدؓ نے کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے۔

غور فرمایئے کہ اس حدیث پاک میں یہ بات بھی واضح ہو گئی

کہ نسبت مجازی جائز ہے کیونکہ حضور پر نور مجسّم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کا حکم کی بجا آوری کرنے والے جلیل القدر صحابی حضرت سعدؓ نے اپنی ماں کے لئے کنواں بنوایا اور پھر فرمایا ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ (یہ کنواں سعدؓ کی ماں کے لیے ہے) یعنی ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے بنوایا گیا ہے۔ اس سے صریحاً ثابت ہوا کہ جس روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کوئی صدقہ وخیرات ایصالِ ثواب کیا جائے اگر اس صدقہ اور خیرات و نیاز پر مجازی طور پر اس کا نام لیا جائے تو جائز ہے ورنہ یہ کہنا پڑے گا کہ اس کنوئیں کا پانی حرام تھا۔

حالانکہ اس کنوئیں کا پانی نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین اور بعد میں تبع تابعین اور اہل مدینہ نے پیا۔ کیا کوئی مسلمان، مومن مولوی یا عالم اتنا کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ ان سب مقدس حضرات نے حرام پانی پیا تھا؟ (معاذ اللہ) کوئی مسلمان مومن اُمتی تو ایسا ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ جس کنوئیں کے پانی کے متعلق یہ کہا گیا کہ یہ سعدؓ کی ماں کے لئے ہے اس کنوئیں سے پانی تو حضور پُر نور مجسّم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین

کے نزدیک حلال و طیّب ہے۔

تو جس خیرات اور نیاز یا سبیل یا کھانے پر یہ کہا جائے کہ حضرت امام حسین رضؓ اور شہداء کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے ہے یا محمدؐ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کبارؓ یا اہل بیت اطہار یا غوث پاک یا خواجہ غریب نواز یا داتا گنج بخش یا حضرت سلطان باہو کسی بھی ولی اللہ بزرگان دین کا نام لیا جائے تو ہرگز ہرگز اس سبیل کا پانی اور وہ کھانا خیرات نیاز وغیرہ حرام نہ ہوگا۔

کیونکہ حضورِ اکرم نورِ مجسّم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کے فعل و حدیثِ پاک سے ثابت ہوگیا۔ کہ مجازی طور پہ نام لینے سے کنوئیں کا پانی حرام نہیں بلکہ حلال و طیّب ہے۔

تو پھر مسلمانوں کے نزدیک علماء و فقہاء پیرانِ عظام کے نزدیک بھی خیرات نیاز وغیرہ فلاں کے لئے ہے تو وہ ان سب کے نزدیک بھی حلال اور طیّب ہے۔

میّت کے لئے تین دن تک سوگ کیا جاتا ہے، بزرگوں نے فرمایا کہ تین دن سوگ کیا ہے اب اٹھنے سے پہلے چند گھر کے افراد یا عزیز و اقارب مل کر قرآن پاک پڑھتے ہیں تاکہ میّت کو ثواب پہنچایا جائے۔ میّت کی روح کو ثواب پہنچا کر اٹھو اس کا نام تیجہ یا سوم

یا فنل مشہور ہوگیا۔ بزرگان دین فرماتے ہیں کہ میّت کی روح کو چالیس دن تک اپنے گھر سے خاص تعلق رہتا ہے چنانچہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ مومن پر چالیس روز تک زمین کے وہ ٹکڑے جن پر وہ خدا تعالےٰ کی عبادت و اطاعت کرتا تھا اور آسمان کے وہ دروازے جن سے کہ اس کے عمل چڑھتے تھے۔ اور وہ جن سے اس کی روزی اترتی تھی، روتے رہتے ہیں اس واسطے بزرگان دین نے چالیسویں روز بھی ایصال ثواب کیا کہ اب چونکہ خاص تعلق منقطع ہو جائے گا لہٰذا ہماری طرف سے رُوح کو کوئی ایصالِ ثواب پہنچ جائے تاکہ وہ خوش ہو اور ان سب کی اصل یہ ہے۔ کہ نبی اکرم نورِ مجسّم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لئے تیسرے، دسویں، چالیسویں دن اور چھٹے مہینے اور سال کے بعد صدقہ و خیرات، ایصالِ ثواب کیا۔

(کذا فی الانوار الساطعۃ مجموعہ المروایات حاشیہ خزانۃ الروایات)

قرآنِ پاک اور حدیث سے یہ واضح ہوگیا کہ ایصال ثواب کرنا اللہ تعالےٰ کا حکم اور حضور پُر نورِ مجسّم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کی سنتِ مبارکہ اور فرمان ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ

اجمعین کا کردار ہے تو پھر ایسا کوئی مسلمان ہے جو انکار کی ہمت کرے یہ بھی ثابت ہوا کہ دعا کرنا، حج کرنا قربانی کرنا۔ نماز پڑھنا۔ تسبیح و تکبیر پڑھنا صدقہ و خیرات کرنا، کلمہ پڑھنا۔ قرآن خوانی کرنا۔ پھول ڈالنا یہ سب جائز ہے، کیونکہ احادیثِ پاک مندرجہ بالا سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ زندہ مسلمان، زندہ مسلمان کو بھی ایصال ثواب کر سکتا ہے اور زندہ مسلمان اپنے گذرے ہوئے مسلمانوں کے لئے بھی ایصال ثواب کر سکتا ہے اور ان کو پہنچتا ہے یہ مسئلہ صاف اظہر من الشمس ہو گیا کہ زندوں کی بدنی، مالی مرکب عبادت کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے اور قرآن پاک، احادیثِ مبارکہ سے حضور پُر نور مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل، فرمان مُبارک اصحابہ کرام کے کردار اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم اس پر اُمت علماء کرام و بزرگان دین اولیاء اللہ کا اجماع و اتفاق ہے بشرطیکہ ثواب پہنچانے کی نیّت ہو۔

ایصال ثواب گناہگاروں کے لئے شفاعت، رحمت و برکت خداوند تعالےٰ کی عفو و بخشش کا ذریعہ ہے، عذاب سے نجات تخفیف اور اللہ تعالےٰ کی خوشنودی رحمت و برکت کا ذریعہ ہے اور نیکو کاروں، بزرگان دین، اولیاء اللہ کے لئے درجات کی بلندی اور عظمت، خوشی، مسرّت، رفیع درجات کا باعث ہے جمہور اہل

سنت کا اجماع ہے کہ اِن دلائل حقہ جو ایصالِ ثواب کے متعلق ہیں۔

بخوف طوالت احادیث مندرجہ بالا پر اتفاق کیا جاتا ہے یہ معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا ایصالِ ثواب میت کو۔ اللہ تعالےٰ عطا فرمائے گا کیونکہ یہ احادیث سے ثابت ہے کہ حدیث پاک کی صحیح نص مندرجہ بالا میں واضح ہے کہ ثواب بخش دینے سے بھی عامل کے پاس ثواب رہتا ہے اور صحیح ومسلم کی حدیثِ پاک مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً الحدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

(امداد الفتاوای جلد ۵ ص ۳۰۹)

میت کے لئے دعا کرنا، حج کرنا، نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، قرآن خوانی کرنا، خیرات وصدقات، ایصالِ ثواب کرنا، کلمہ تسبیح پڑھنا۔ قربانی کرنا، پھول ڈالنا یہ سب ان احادیثِ مبارکہ سے اظہر من الشمس ہے اور جائز ہے۔

گفتہ او گفتۂ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

ختم پاک دلانا، فاتحہ خوانی کرنا، ایصالِ ثواب کرنا

س :۔ کیا کھانا آگے رکھ کر ختم شریف، قرآن پاک پڑھنا جائز ہے؟

ج :۔ دراصل دین سے محبّت ہو تو قرآن پاک واحادیث مبارکہ کو پڑھو سمجھو۔ عمل کرو تو پھر یہ بات عیاں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں حکم فرمایا اور حضور پر نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے ہر کام میں اگاہی بخشی۔ جب ہم علم دین صحیح حاصل ہی نہ کریں تو پھر یہ مسئلہ معلوم کیسے ہو منکر تو جو کچھ کہیں لیکن علمِ دین سے تو بے بہرہ ہوتے ہیں۔

پانہ پڑھی تے وکھت نوں پھڑی

قرآن پاک اس مسئلہ میں صاف طور پر حکم صادر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جَلّ شانہٗ کا حکم ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً۔

ترجمہ :۔ اے ایمان والو جب تم کان میں بات کہو رسول اللہ کے تو آگے دھولو اپنی بات کہنے سے پہلے خیراتیں۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم قرآن پاک میں صاف موجود ہے کہ

خیرات کرتے وقت حضورِ اکرم نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے سامنے خیرات رکھو کھانا، کپڑے، میوہ، مٹھائی، روپیہ جو کچھ بھی ہو سامنے رکھ دیا کرو ایسا کام کرنے سے اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی یہی اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول ہے، کے حکم کی فرماں برداری تو تعمیلِ حکم سے ہی ہوگی۔ خیرات کرتے وقت سامنے جو کچھ بھی موجود ہو کھانا، کپڑے، میوہ، مٹھائی مال رکھ لینا حکم خداوندی ہے اس نسبت سوال بہت ہی عجیب ہے کہ کھانا یا خیرات جو کچھ موجود ہو سامنے رکھنا جائز ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ لوگ اتنی بھی عقل نہیں رکھتے کہ کھانا سامنے ہی رکھنے کی چیز ہے پسِ پشت رکھنا اس کا کسی صاحب کو ثابت ہوا ہو تو وہ اس کی مخالفت کر سکتے ہیں، جو چیز راہِ خدا میں دینے کے لئے لائیں گے سامنے ہی رکھنا ہوگی نہ کہ پسِ پشت رکھی جائے گی۔ جبکہ خداوند تعالےٰ جلّ علیٰ شانہٗ کا حکم موجود ہو تو پھر انکار کیسا اللہ تعالےٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۔ (قرآن پاک)

ترجمہ:- کیا ڈر گئے تم کہ آگے رکھا کرو سامنے رکھا کرو خیراتیں اپنی

جبکہ قرآن پاک صریحًا حکم مل جائے کہ سامنے رکھا کرو اپنی خیراتیں

تو پھر فرمایا کہ ڈرو نہیں بلکہ سامنے رکھنے سے گریز مت کرو۔ تم سامنے خیراتیں رکھنے سے کیوں ڈرتے ہو۔ ڈرنا نہیں چاہیئے بلکہ اپنی خیرات کرتے وقت یہ تم پر لازم ہے کہ خیرات وصدقات سامنے رکھ لیا کرو کیونکہ انسان جب بھی خیرات کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کو اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔ پھر ڈرنے کی بات کیسی ہے جو تم ڈرتے ہو یہ حکم خداوند تعالےٰ جل علیٰ شانہٗ ہے اللہ تعالےٰ کا حکم مانتے ہوئے ہمیں چاہیئے کہ اپنی خیرات وصدقات سامنے رکھ لیں اور فرمانبردار بن جائیں بلکہ خشوع وخضوع کے ساتھ عاجزی احترام ادب کے ساتھ سامنے خیراتیں رکھیں، کھانا، کپڑا، میوہ مٹھائی جو کچھ بھی حاضر توفیق ہو موجود ہو یہ حکم خداوند تعالےٰ کی تابعداری اور فرمانبرداری ہوگی، اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں اور اسی سلسلہ پر دلائل حقہ دیئے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ سے یہ سب دلائل ہیں اور سب کے لئے یہ اجازت ہے کہ ان دلائل کماحقہ کی روشنی میں ذرا غور فرمائیں اور دیکھیں کہ کیا قرآن پاک اِن عقائد ودلائل میں رہنمائی نہیں کرتا اگر کرتا ہے تو پھر تسلیم کر لینے میں کیا حرج ہے پھر احادیث مبارکہ جو حضور پُرنور مجسّم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلی یا عملی طور پر حضور پُرنور مجسم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا اور حکم صادر فرمایا اور

بجا لانے والے اللہ تعالےٰ کے مقبول و منظورِ عاشقانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین ہیں اور تابعین تبع تابعین اور اماموں الشہیدین، السعدین بزرگانِ دین و علماءِ کرام پیرانِ عظام، اُمتِ محمدیہ نے عمل کیا اور جمہور اہل سنت جماعت کا اجماع ہے کہ یہ مسائل۔ دلائل کما حقہ، قرآنِ پاک و حدیثِ مبارک سے ثابت ہیں اس لئے شرعی طور پر جائز ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے حبیب پاک کا صدقہ سے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

س:۔ جس چیز پر اللہ تعالےٰ کا نام نہ لیا گیا ہو کھانی جائز ہے؟

ج:۔ وہ چیز کیسے کھانی جائز ہو سکتی ہے ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے۔ جس پر اللہ تعالےٰ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ کیونکہ ربّ العزّت جلّ علیٰ شانہٗ قرآنِ پاک میں صاف طور پر فرماتے ہیں کہ تم اِن چیزوں کو مت کھاؤ جن پر اللہ تعالےٰ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ط (قرآن پاک، سورۃ انعام)

ترجمہ:۔ اور اس کھانے کو مت کھاؤ جس پر اللہ تعالےٰ کا نام نہ لیا گیا ہو بے شک یہ نافرمانی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں اور پڑھتے ہیں پھر بھی انکار کرتے ہیں کہ کھانے پر اللہ تعالےٰ کا نام نہیں لینا

چاہیئے۔ کیا یہ دونوں چیزیں اکٹھی ہو سکتی ہیں کہ قرآن پاک پر ایمان بھی ہوا اور پڑھیں بھی لیکن عمل مفقود۔ قول متضاد، کھانے پر اللہ کا نام پڑھنے سے انکار۔ پڑھنے والوں کو بند کرتے ہیں یہ کہاں کی مسلمانی ہے اور کیسا ایمان ہے کہاں کی اطاعتِ الٰہی جلِ علیٰ شانہٗ اور کیسی اطاعتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ حکم تو خداوند تعالیٰ ہو کر چیز پر یا کھانے پر اللہ تعالےٰ کا نام پاک نہ لیا گیا ہو وہ کھانا جائز نہیں اور ساتھ ہی تشریح موجود ہو کہ اگر تم ایسا کرو گے تو یہ بے شک نافرمانی ہو گی۔

اب بتایئے کہ اللہ تبارک تعالےٰ جلِ علیٰ شانہٗ قرآنِ پاک میں صاف طور پر حکم فرما دیں۔ تو پھر کوئی مسلمان مومن اللہ تعالےٰ کے حکم کی نافرمانی کیسے کر سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ جس چیز یا کھانے پر اللہ تعالےٰ کا نام پاک نہ لیا گیا ہو وہ چیز یا کھانا کھانا ناجائز ہے اور اللہ تعالےٰ کے حکم کی نافرمانی بھی ہے۔

جب کہ ہم قرآن پاک پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر جو کچھ حکم خداوند تعالےٰ ہو اس پر ہر مسلمان مومن کا ایمان لانا فرض ہے کہ ایمان لائے اور عمل کرے اور دوسروں کو تبلیغ اشاعت کرے ہر کھانے والی چیز پر اللہ تبارک تعالیٰ کا نام لینا چاہیئے۔ اور قرآن پاک پڑھنا۔

چاہیئے۔ تاکہ حکم خداوند تعالےٰ جلّ علیٰ شانہٗ کی تعمیل ہو جائے واطاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فرمانبرداری بھی ہو جائے۔

اِس چیز سے انکار تو منکرِ قرآن پاک ہی کر سکتا ہے۔ کسی مومن مسلمان کی یہ جرأت نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالےٰ کے حکم کی نافرمانی و اطاعتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سرتابی کرے۔ اللہ تعالےٰ قرآن پاک سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

س :- کیا سامنے کھانا، کپڑے، مال، خیرات، صدقات رکھ کر اللہ تعالیٰ کا نام لینا قرآن پاک پڑھنا جائز ہے ؟

ج :- ہم پہلے بھی اِس مسئلہ پر قرآنِ پاک وحدیثِ مبارکہ سے دلائل پیش کرتے آ رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالےٰ قرآنِ پاک سے ہی اس کا جواب دیں گے

جی ہاں !

کیوں نہیں اللہ تعالےٰ جلِّ علیٰ شانہٗ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ط

(سورۃ انعام۔ قرآن پاک پ ۸ ع ۱)

ترجمہ :- پس کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ تعالےٰ کا نام لیا گیا اگر تم اس

کے حکم پر یقین رکھتے ہو۔

اللہ تعالیٰ جلِ علیٰ شانہٗ حکم صادر فرماتے ہیں کہ جب کھانے یا مال یا جانور یا جو بھی کھانے والی چیز ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ اگر نہیں لیا تو اُس پر اللہ تعالیٰ کا نام لو اور کھاؤ اگر تم ایمان ویقین رکھتے ہو۔ یہ تو تنبیہ کے طور پر اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اگر تم نے اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا تو وہ ناجائز اور حرام ہے۔ یہ لوگ اس کے الٹے سمجھتے ہیں کیا ہو گیا ان کی عقل سمجھ کر کہتے یہ ہیں کہ جس چیز پر قرآنِ پاک اللہ تعالیٰ کا کلام پاک پڑھا جائے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو وہ حرام ہے۔ (نعوذ باللہ) یہ ہے ان کا مبلغ علم کیا کوئی مسلمان یہ کہہ سکتا ہے اتنی جرأت کر سکتا ہے کہ کلام پاک قرآنِ مجید کی چند سورتیں آیاتِ بینات اللہ تعالیٰ کا نام پاک جس چیز پر پڑھا جائے وہ حرام ہے (نعوذ باللہ) اتنی جرأت کوئی مومن مسلمان تو نہیں کر سکتا لیکن منکر جو کچھ چاہیں کریں یا کہیں۔ جب کہ قرآنِ پاک سے صحیح صریحاً حکم مل جائے تو پھر عذر یا بہانہ نہیں بن سکتا یا تو حکم خداوند تعالیٰ جلِ علیٰ شانہٗ کی نافرمانی کرو۔ یا اطاعتِ الٰہی، فرمانبرداری کرتے ہوئے اپنے آپ سرِ تسلیم خم کر دو۔ اور حکم خداوند تعالیٰ جلِ علیٰ شانہٗ

بجالاتے ہوئے یقین و اعتقاد و ایمان سے حکم کی بجا آوری کرو۔ تاکہ فرمانبردار مسلمان، مومن بن سکو۔ یہ وہ حکم ہے جو اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں صاف طور پر فرمایا کہ تم اپنی کھانے والی ہر چیز پر اللہ تعالےٰ کا نام لو اور قرآن پاک کی تلاوت کرو کیونکہ قرآن پاک اللہ تعالےٰ کا ہی نام و کلام ہے۔

اب جبکہ اتنے دلائل قرآنِ پاک سے پیش کئے تو پھر بھی نہ تسلیم کیا جائے تو حکم خداوند تعالےٰ جل علیٰ شانہٗ تو صاف اظہر من الشمس حکم صادر فرماتے ہیں کہ تمہیں کیا چیز روکتی ہے کھانے سے جس پر اللہ تعالےٰ کا کلام پاک پڑھا نام لیا گیا ہو معلوم ہوا کہ ایمان والے مومن تو اللہ تعالےٰ کا حکم بسر و چشم تسلیم کرتے اور بجا آوری کرتے ہیں قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ط (انعام)

ترجمہ:- اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ تعالےٰ کا نام لیا گیا ہو۔

اب بتائیے کہ ہم نے قرآنِ پاک سے آیات بینات الٰہی پیش کی ہیں جن میں صاف حکم موجود ہے کہ اللہ تعالےٰ کا نام ہر کھانے والی چیز پر لینا خدا کا حکم ہے۔ قرآنِ پاک میں جو حکم موجود ہو وہ ہر مسلمان

پر فرضِ عین ہے اور بجالانا فرمانبرداری، اطاعتِ الٰہی و اطاعتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و بارک وسلم ہے۔ جب کہ ہم اِن آیاتِ الٰہی میں یہ حکم موجود پاتے ہیں تو پھر اب کون سی چیز ہمیں اس کام سے روک سکتی ہے۔ ہم خود اللہ تعالےٰ کا نام پاک اور کلامِ پاک پڑھتے ہیں اپنی خیراتوں پر اپنے کھانے پر اور دوسروں کو تبلیغ دین کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

اگرچہ یہ کہنے والے "منکر" کہ کھانے یا مال یا میوہ مٹھائی خیرات صدقہ پر قرآن پاک پڑھنا اللہ تعالےٰ کا نام لینے سے حرام ہوجاتا ہے، اور یہ کہ بدعتِ سیئہ کہہ کر لوگوں کو اس سے روکتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

مر گیا مردود
فاتحہ نہ درود

ذرا اِن آیاتِ بیّنات قرآن پاک کو پڑھیں اور بنظرِ غور دیکھنے کے بعد ایصالِ ثواب کی اہمیت کو سمجھیں اور ان لوگوں کی تنگ نظری اور مبلغِ علم کا بھی اندازہ لگائیں جو فاتحہ خوانی اور ایصالِ ثواب کو لغویات کہتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ زندہ مسلمان گذرے ہوئے مسلمانوں بزرگانِ دین، اولیاء اللہ پیغمبر و رسول نبیوں، ولیوں، بہن بھائیوں، ماں باپ، اولاد کے لئے بدنی عبادت

یا لسانی عبادت یا مالی عبادت یا مرکب عبادت کا ثواب قرآنِ پاک کی تلاوت کر کے صدقہ و خیرات کریں تاکہ ان کو ایصالِ ثواب پہنچے اور عفو و بخشش کا ذریعہ ہے اور جائز ہے۔

اب حدیث پاک سے یہ ثابت کریں گے کہ کھانا سامنے رکھ کر حضور پر نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت مبارکہ ہے ملاحظہ فرمائیے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضورِ اکرمؐ نے حضرت زینبؓ سے نکاح کیا تو میری والدہ اُمِّ سلیمؓ نے کھانا بطور تحفہ و ہدیہ پکایا اور میرے ہاتھ حضورؐ کی خدمت میں بھیجا اور میرے ہاتھ نبی مکرم حضورؐ کی خدمت میں میرا سلام کہنا اور عرض کرنا کہ اس موقعہ پر یہی کچھ تھا اسے قبول فرمایئے وہ کھانا لیکر میں حضورؐ کی خدمت میں پہنچا اور والدہ کا سلام عرض کیا آپؐ نے فرمایا، اے انس اسے رکھ دے اور فلاں کو بلائیں بلاتا گیا یہاں تک کہ تین سو آدمی ہو گئے۔ حدیث پاک۔

فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُضَعِ يَدَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ صـ۵۳۹)

ترجمہ:- میں نے حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے اس کھانے پر اپنا دستِ مبارکہ رکھا اور جو چاہا پڑھا۔

پس پھر کیا تھا وہ کھانا اس قدر بابرکت ہوا کہ لوگ شکم سیر ہو گئے آپؐ نے مجھے فرمایا جو باقی ہے اسے لے جا۔ میں نے جب دیکھا تو بقیہ کھانا کھانے کا اندازہ نہ کر سکا۔ کہ جو میں لایا تھا وہ زیادہ تھا یا یہ زیادہ ہے۔

(بخاری۔ مسلم مشکوٰۃ ص۵۳۹)

اب ذرا غور فرمایئے کہ حضور پر نور مجسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا آگے رکھ کر اس پر جو جاہا پڑھا۔ اور اس میں بہت برکت ہوئی بتایئے کہ حضور سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر یہ فضول کام کیا ہے۔ تو ایسے فضول کام کے مرتکب کیوں ہوئے (معاذ اللہ)

اللہ تعالےٰ کے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور جس کام کا حکم فرمایا وہ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جس کام کا حکم فرمایا وہ حدیث پاک ہے۔ معلوم ہوا کہ حضور کا ہر فعل اور قول ہمارے لئے سنتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اس لئے ایسی لغویات منہ سے نہیں نکالنی چاہیئے جن سے ہم گناہگار ہوں یا منکر قرآن وحدیث بن جائیں۔ غور کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم فرض ہے اور سنتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کیا سبق دیتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں لشکرِ اسلام کو بھوک نے بہت ستایا تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وبارک وسلم آپؐ لشکرِ اسلام سے بچا ہوا توشہ منگوا کر دعائے برکت فرمایئے۔ چنانچہ آپؐ نے دسترخوان بچھوا کر بچا ہوا کھانا منگوایا صحابہ کرام میں سے کوئی مٹھی بھر کھجوریں، کوئی روٹی کا ٹکڑا اور کوئی باقلا وغیرہ لایا۔ غرض کہ جو کچھ کسی کے پاس تھا۔ بچا کھچا وہ لے آیا اور دسترخوان پر تھوڑی سی چیزیں جمع ہوگئیں۔

فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِکُمْ (مشکوٰۃ ص۵۳۸)

تو اس پر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی پھر آپؐ نے فرمایا اپنے توشہ دان بھر لو۔

چنانچہ ان چیزوں میں اتنی برکت ہوئی کہ تمام لشکر اسلام نے اپنے توشہ دان بھر لئے اور پیٹ بھر کر کھایا اور کھانا پھر بھی بچ رہا۔ تو پھر فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں۔

یہ مسئلہ قرآن پاک کھانے پر جب مٹھائی یا میوہ یا مال خیرات، صدقات پر پڑھنا حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے اور اسی حدیث پاک سے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سامنے کھانا رکھ کر دعائے برکت فرمانا ثابت ہے۔ اگرچہ اس مضمون کی اور بھی احادیث ہیں۔ ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا سامنے رکھ کر اس پر کچھ پڑھا بھی ہے اور دعا بھی فرمائی ہے۔ معلوم ہوا کہ کھانا آگے رکھ کر اس

پر قرآنِ پاک پڑھنا اور دعا کرنا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے لہٰذا جائز ہے۔

جب آپؐ نے مسئلہ ایصالِ ثواب کو سمجھ لیا ہے، تو پھر یہ بھی جان لیں کہ یہ مروّجہ گیارھویں شریف، تیجہ۔ ساتا۔ اکیسواں چالیسواں عرس، برسی، میلہ، کونڈے سبیل۔ قُل فاتحہ خوانی وغیرہ یہ سب ایصال ثواب کے نام ہیں اور ایصالِ ثواب قرآن وحدیث سے ثابت ہے جیساکہ مندرجہ بالا مضمونات و دلائل سے ثابت ہوا۔ تو آپ ان کے جائز ہونے میں کیا شبہ ہے، جبکہ قرآن وحدیث پاک سے پورے دلائل سے ثابت ہو چکا ہے تو پھر انکار کیسے ہو سکتا ہے لہٰذا ایصال ثواب ختم شریف دلانا۔ مرکب عبادت ہے اور دوسروں کو تبلیغ دین کرنا بھی عبادت ہے۔ بلکہ اللہ تعالٰے جلّ شانہٗ اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل ہے۔ اب اس بات سے انکار کون کر سکتا ہے۔ کہ بدنی، مالی، مرکب عبادات کر کے ایصالِ ثواب کرنا اور ثواب کا مردوں کو پہنچنا ثابت ہو گیا ہے پھر اللہ تعالٰی نے قرآن پاک میں تصدیق بھی فرما دی ہے کہ تم یہ نیک کام کیا کرو تاکہ تمہاری دینی اور دنیاوی و آخروی، ظاہری و باطنی اصلاح ہو سکے۔ اللہ تعالٰے قرآن پاک میں قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔

ذَالِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اُطْهَرُ — یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔

دیکھئے غور فرمایئے کہ اللہ تعالٰے جلّ علٰی شانہٗ کہ یہ کام تمہارے لئے

بہتر ہے اور حضور پر نور مجسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمادیا اور آپ صؐ کے
قول و فعل سے بھی ثابت ہوا۔ ایصالِ ثواب کرنا اور کرانا اور اس کی تبلیغ و
اشاعت کرنا اپنی اولاد کو ترغیب دلانا تاکہ وہ بعد میں ایصالِ ثواب کرتی رہے
ایک مسلمان مومن کے لئے اولاد ورثہ ہوتی ہے۔ جب ہم اپنی اولاد کو صحیح دین
اسلام کی تعلیم دیں گے اور ایصال ثواب مرکب عبادت سے روشناس کرائیں
گے تو مرنے کے بعد ماں باپ کے لئے وَالَّذِیۡنَ جَآءُوۡ مِنۡ بَعۡدِہِمۡ خدا
وند تعالٰی کے حکم کے مطابق صدقات وخیرات ایصالِ ثواب، دعائے بخشش
کرتی رہے گی۔ ماں باپ کے عذاب میں تخفیف عفو بخشش کا ذریعہ اولاد
بن سکتی ہے۔ اگرچہ اولاد کو دینِ اسلام کی صحیح تعلیم سے آراستہ کیا جائے اور
عمل کرنے کی نصیحت و ترغیب دلائی جائے جبکہ مسئلہ ایصالِ ثواب قرآن
و احادیث بزرگانِ دین و جماعت اہل سنت علماء کرام سے ثابت ہوگیا
تو پھر انکار کرنے والا کون ہوگا۔

باپ کا علم گر بیٹے کو نہ ازبر ہو
وہ وارث میراثِ پدر کیونکر ہو

ثواب

جب آپ نے مسئلہ ایصالِ ثواب کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے تو پھر یہ بھی جان لیجئے۔ کہ عبادت کا ثواب خود عابد کو بھی ملتا ہے اور گزرے ہوئے (مردوں) کو بھی ملتا ہے، اگرچہ اس نیت سے کیا جائے کہ ثواب پہنچانا مقصود ہو کیونکہ نیت کے بغیر تو کوئی عبادت بھی نہیں ہو سکتی لہٰذا یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ نمازی کو نماز کا ثواب اور حاجی کو حج کا ثواب صائم کو روزہ کا ثواب، مصدق کا صدقات کا ثواب قرآن پاک پڑھنے والے کو تلاوت کا ثواب ذاکر کو ذکر کا ثواب، قربانی دینے والے کو قربانی کا ثواب جو بھی عبادت کی جائے اس کا ثواب ملتا ہے عبادت چاہے قولی، فعلی، مالی، مرکب ہو کسی مومن مسلمان کو ایصالِ ثواب کرنا چاہے تو اس مومن مسلمان کو بھی مل جائے گا اور خود عابد ایصالِ ثواب کرنے والے کو بھی ثواب ملے گا اور اس میں کمی نہیں آئے گی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ غفور و رحیم رحمان و غنی ہیں۔ اور کسی کو ایصالِ ثواب کرنے سے اس کے ثواب میں کمی نہیں آئے گی۔

جیسا کہ نبی و کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے اپنی

طرف اور اپنی آل کی طرف سے اور اپنی امت کی طرف سے قربانی کرتے تھے اور موتے کی نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے اور اُن کے حق میں دعائے مغفرت فرمایا کرتے تھے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم ہر موقع پر اُمت کو یاد رکھیں امت کا بھی حق ہے کہ اپنے نبی پاک حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل کو یاد رکھیں بزرگانِ دین اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے ہم تک دینِ اسلام پہنچا ان کو بھی یاد رکھیں۔

ے
اور میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج اسی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے موئے کی نماز جنازہ پڑھتے اور دعائے مغفرت کرتے ہیں نماز جنازہ قولی، فعلی دونوں عبادتوں کا مجموعہ ہے اسی طرح قربانی بھی قولی، فعلی و مالی عبادتوں کا مجموعہ ہے حج اپنی طرف سے بھی ہوتا ہے اور دوسرے کی طرف سے بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک شخص اپنی ماں کی طرف سے کسی کو حج کرنے کے لئے روپیہ ادا کرتا خرچ اٹھاتا ہے حج کرانے والے کو بھی اور جس کے لئے حج کیا گیا سب کو برابر حج کا ثواب ملتا ہے ہے۔

مذکورہ بالا ایام میں مومنین جو صدقات وخیرات، اذکار واشغال تذکرہ مواعظ فاتحہ خوانی، ختم شریف دلاتے ہیں خالصاً لوجہ اللہ، انبیاء، واولیاء

اللہ، صلحا، شہداء اور اپنے پیر و مُرشد حق تمام جسمانی، روحانی آباؤ اجداد عزیز و اقارب کو ایصال ثواب کرتے ہیں۔ اب مختلف دنوں یا مہینوں یا عرفی نام سے موسوم کیا جانا قدرتی فعل ہے جیسا کہ ہمارے ہاں اپنی اپنی بولی زبان کے لحاظ سے نام رکھے ہوئے ہیں کونڈے، سبیل، بارہ وفات، تیجہ (قل) ساتا، چہلم، برسی، گیارہویں شریف عرس (میلہ) وغیرہ یہ سب ایصال ثواب کے نام ہیں۔

نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وبارک وسلم نے خود کیا اور تاکید فرمائی کہ تم بھی کرو۔ ہمارے لئے سنتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین نے بھی کیا۔ پھر تبع تابعین، ابابین السعیدین نے بھی کیا ان کے کردار سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام بزرگانِ دین، اولیاء اللہ، علماءِ کرام کا یہی طریقہ رہا اور کرتے رہیں گے۔ ذرا بتایئے کہ کون سا نبی، رسول، پیغمبر صحابہ کرام، ابابین، ولی، غوث، قطب، ابدال، مجدد و صلحاء، علماء اولیاء اللہ نے یہ کام نہیں کیا اور منع فرمایا بلکہ وہ تو فرمانِ الٰہی کے مستقل فرمانبردار اور عاشقِ رسول اللہ ہوتے ہیں وہ اپنے پیارے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے حکم کی نافرمانی کیسے کر سکتے ہیں کوئی بھی ولی نہیں بن سکتا جب تک کہ شریعتِ محمدی علیہ والصلوٰۃ والسلام کا پورا پورا فرمانبردار عبادت گذار نہ ہو جائے، عبادت کے بغیر کوئی

ولی ولی نہیں ہو سکتا کیونکہ جتنے بھی اولیاء اللہ ہوئے سب ایصالِ ثواب کی عبادت کے قائل اور خود کرتے تھے۔ دوسروں سے کرواتے تھے۔

یہی اعمال واشغال، ذکر واذکار، ایصالِ ثواب کی بدولت وہ بزرگزیدہ ہستیاں اِن مراتب پر فائز ہوئیں اللہ تعالےٰ ہمیں قرآن پاک پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ذکر واذکار، عباداتِ ایصالِ ثواب کرنے سے دِل کو تسکین وراحت قلب ہوتی ہے اور ہم سب ایصالِ ثواب کرتے اور دوسروں سے کرواتے ہیں۔

قرآنِ پاک و حدیثِ پاک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل سے جب یہ ثابت ہوگیا کہ ایصالِ ثواب کرنا، قولی، فعلی، مالی عبادت ہے تو پھر انکار کیسا۔

کسی نے خوب کہا۔ ؎

اندھے نوں بازار پھرایا سارا سیر کرایا
جے پچھیا تے ایہو کہسی کجھ نہ نظری آیا
مورکھ نوں کی پند نصیحت پتھر نوں کی پالا
بھورے نوں جے کھنب چڑھائے انت کالے دا کالا

وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ عَلَيْكَ ہے کلام الٰہی
بے شک صورت پاک نبی دی اُنہوں نظر نہ آئی

احوال آخرت مولانا مولوی حافظ محمد بن بارک اللہ

دیون مال اللہ دے کارن خرچ قبر دا بھائی — پڑھن نماز تہجد راتیں دیوا ایہ روشنائی
فرش قبر دا ہدیاں چھوڑ و نیک اعمال کماؤ — چھوڑ شرک نوں حق قبولو ایہ تریاق بناؤ
رات جمعے دی مغرب پچھے یک روایت آئی — آون روح اپنے خوشیاں یا جھبٹے نسائی
باہر گھر دں کھلوتے ویکھن کم جو دنیا کر دے — آکھن کدے تے الیس بھی آہے ختنے لوبیں ہی جے دے
اجے بھی تساں نہ غفلت چھوڑی ہویاں ویکھ اسانوں — کھٹیا اساں حساب بھی بھریا آیا کم تساں نوں
ہن اسیں ہوئے محتاج کماکہ چھوڑ روڑ یو جے قرآن — کجھ دیوا ساں اللہ دے کارن لیو غریباں خبراں
منتاں عاجزیاں کر منگن رودن کر کر زاری — جے کوئی پڑھ کر بخشے یا کجھ دیوے چیز پیاری
کرن دعائیں راضی ہو دن خوشیاں کر دے جاون — تے جے کوئی کجھ نہ دیوے سوندیاں تیک نکادن
ناامید عشاؤں پچھے ہو کر آکھن بار خدایا — رحمت بھتیں اہناں خالی رکھیں جیوں نہاں اساں بھلایا

لِغیر اللّٰہ

س :- عام طور پر لوگ فاتحہ وخیرات، صدقات، نذر نیاز، ختم شریف کو یہ کہہ کر منع کر دیتے ہیں۔ گیارہویں شریف کیونکہ حضور غوث پاک کے نام پر دی جاتی ہے، اس لئے یہ مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہ میں داخل ہے اور قرآن شریف میں اس کو حرام کیا گیا ہے۔ لہٰذا آپ مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہ کی تشریح کر دیجئے۔ تاکہ مسئلہ اچھی طرح صاف ہو جائے۔

ج :- ہم پہلے بھی یہی ایصالِ ثواب ختم شریف، نذر نیاز صدقات وخیرات کے قرآن پاک سے دلائل واحادیثِ مبارکہ سے صحیح کما حقہ دلائل لکھتے آئے اور تشریح کرتے چلے آرہے ہیں اب ہم مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہ کی تشریح بھی دلائل قرآنِ پاک واحادیثِ مبارکہ سے پیش کریں گے تاکہ ایمان ویقین کامل ہو اور تسکین قلب اطمینان روح بھی ہو جائے۔ مندرجہ ذیل آیات وبیّنات قرآنِ پاک میں چند جگہ وارد ہوئی ہیں۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ

(سورۃ مائدہ ل ع)

ترجمہ:- تم پر حرام کئے گئے ہیں۔ مُردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو جانور کے غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو۔

لیجیے، مفہوم آیت مبارکہ سے ہی معلوم ہوا اللہ تعالےٰ کچھ اور صادر فرماتے ہیں لیکن، معنی کچھ اور لیا جاتا ہے۔ معنی تو یہ کیا جا رہا ہے کہ تم پر حرام ہے، مُردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا۔ لیکن معنی یہ کیا جا رہا ہے کہ جس چیز پر قرآن پاک پڑھا جائے اللہ پاک کا نام لیا جائے وہ حرام ہے کیسا ایمان ہے ان لوگوں کا۔ کیا قرآن پاک پڑھنے سے اللہ تعالےٰ کا نام لینے سے حلال اور طیب چیزیں حرام ہو جاتی ہیں، (نعوذ باللہ)

آیت - اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ پ ۸ ع ۴ سورہ الانعام

ترجمہ:- جو جانور شرک کا ذریعہ ہو غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہے۔

اب ذرا غور فرمایئے کہ اس آیت مبارکہ میں جو حکم صادر ہوا ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے اور موقعہ محل کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سمجھنے کی کوشش تو کی نہیں جاتی بلکہ یوں ہر چیز پر اور ہر کام عبادات اذکار پر حلال چیز پر اس کا فتویٰ جڑ دینا کہ حرام ہے پڑھ لیا لِغَيْرِ اللّٰهِ سے

توحرام نہیں ہوتا اصل اس کا مفہوم سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ تو حکم اس جانور پر کر رہے ہیں جو ذبح کے وقت تکبیر کی جگہ غیراللہ کا نام لیا جائے یعنی لات، عزیٰ منات، دیوی یا درخت، سورج، چاند، تارے غیراللہ کا نام ذبح کے وقت لیا جائے تو حرام ہے اگر نام لیتے رہے لیکن جب ذبح کیا تو پھر تکبیر کہی گئی بسم اللہ اللہ اکبر تین مرتبہ وہ حلال طیب ہے کھاؤ اس میں سے یہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔

آیت۔ وَمَاذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (قرآن پاک)

ترجمہ:۔ یعنی حرام ہیں وہ جانور جو بتوں کے نام پر ذبح کیا جائے۔

قرآنِ پاک میں تو صاف حکم ہے کہ جن جانوروں پر ذبح کے وقت غیراللہ کا نام لیا جائے تو حرام ہے۔ لیکن اس سے یہ مراد نہیں لیا جائے گا کہ قرآن پاک (نعوذ باللہ من ذالک) جس کھانے پر یعنی مٹھائی، میوہ جات پر قرآن پاک کلامِ الہٰی پڑھا جائے یا دعا کی جائے یا اللہ تعالےٰ کا نام لیا جائے وہ حرام ہو جائے گا۔ وَمَاذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ خداوند تعالےٰ کا حکم ہے۔ اور مراد یہ ہے کہ بتوں کا نام لے کر پکار کر ذبح کیا گیا ہو وہ حرام ہے اور صریحاً علی النصب سے پتہ چلتا ہے کہ نام پکارنے سے حرام ہوا۔ کیونکہ بت غیراللہ ہیں اور اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کا نام پکارنے اور خاص کر ذبح کے وقت تکبیر کی جگہ غیراللہ کا نام لینے سے حرام ہوتا ہے جبکہ

یہ مسئلہ صاف ہوگیا کہ لِغیر اللہ کا معنی بتوں کے نام پر ذبح کرنے سے حرام ہوتا ہے تو پھر قرآن پاک پڑھنے اللہ تعالےٰ کا نام لینے سے ذبح کے وقت تکبیر کہنے سے وہ چیز کیسے حرام ہو سکتی ہے۔

جیسا کہ ہمارے ہاں نذر نیاز فاتحہ خوانی ختم پاک ایصالِ ثواب کرنا یہ یہ چیزیں بھی حرام نہیں ہیں بلکہ جائز ہیں کیونکہ جب بکرا۔ گائے، دنبہ ذبح کیا جاتا ہے۔ تو تکبیر پڑھ کر بسم اللہ اللہ اکبر تین مرتبہ پڑھ کر ذبح کیا جاتا ہے۔ اور جب کھانا پکا کر یا شرینی یا فروٹ پر قرآن تلاوت کرنے کے بعد دعا کی جاتی ہے۔

اے اللہ اپنے حبیب پاک محمد مصطفےٰ کے طفیل اس کلام پاک کا ثواب اس کھانے کا ثواب حضرت داتا گنج بخشؒ یا حضرت سلطان باہوؒ یا قلندر لعل شہبازؒ یا بابا فرید گنج شکرؒ یا پھر اپنے والدین یا بھائی بہن اولاد کو پہنچاتے ہیں۔

یہ جائز ہے اور حلال طیب ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ جلّ علیٰ شانہٗ فرماتے ہیں۔

آیت :۔ قُل لَّا اَجِدُ فِیْھَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا۔

ترجمہ :۔ تم فرماؤ میں نہیں پاتا اِس میں جو میری طرف وحی ہوئی۔ کسی کھانے والے پر کھانا حرام۔

بتایئے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کو ارشاد ہوتا ہے کہ کہہ دیجئے میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والی چیز کو کھانے والے پر حرام۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی حرمت نہ ملے وہ حلال ہے حلال ہونے کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہاں حرام نہ پانے کو حلت کی دلیل بتایا گیا ہے کیونکہ وحی الٰہی میں ان چیزوں کی حرمت نہ آئی۔ لہٰذا حرام نہیں ہمیں یہ معلوم ہوا کہ جس چیز پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ وہ حرام ہے جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے۔

دیکھیئے یہ سب حوالے قرآن پاک سے ہیں اور سب کے سب یہ واضح کرتے ہیں۔ کہ جو بتوں کے نام غیر اللہ کے نام پر ذبح کئے گئے وہ حرام ہیں نہ کہ قرآن پاک پڑھنے یا اللہ تعالیٰ کا نام پاک لینے سے حرام ہے۔ خیال فرمایئے۔ ان کے علم کا۔ کہاں تک یہ علم میں مبلغ ہے۔

اللہ تبارک تعالےٰ جلّ علیٰ شانہ' قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا	اللہ تعالیٰ نے مقرر نہیں کیا
سَائِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ	ہے کان چیرا ہوا اور نہ بجاؤ اور
وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ	نہ وصیلہ اور نہ حامی ہاں کافر لوگ

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ — اللہ پر جھوٹا افتراع باندھتے ہیں اور

سورہ مائدہ پ ۷ ع — ان میں اکثر لوگ نرے بے عقل ہیں۔

یعنی اِن جانوروں کی زندگی میں اس پر کسی کا نام پکارنے سے اللہ تعالےٰ حرام نہیں کرتا ہاں ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارنا حرام کردے گا۔ اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ اور جو جانور غیر اللہ کے نامزد کردیا گیا ہو اگر شرعاً جانور حرام ہوتے تو کافر سچے تھے۔ شانِ نزول یہ ہے کہ چار جانور وہ تھے جنہیں مشرکین عرب بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے پھر ان کا گوشت یا دودھ، حرام سمجھتے تھے ان کی تردید میں یہ آیت مبارکہ اُتری اور حکم صادر ہوا۔ کہ بحیرہ وہ اونٹنی تھی جو پانچ بار بچے دے اور آخر میں نر ہو۔ اس کا کان چیر دیتے تھے۔ سائبہ وہ اونٹنی تھی جس کے متعلق وہ بتوں کی نذر مانتے تھے۔ اگر بیمار اچھا ہو جائے یا فلاں سفر سے بخیریت آجائے تو میری اونٹنی سائبہ ہے یعنی بچار وصیلہ یہ وہ بکری تھی جس کے سات بچے پیدا ہو جاتے اور آخر میں نر مادہ جوڑا ہوتا حامی۔ یہ وہ اونٹ تھا جس سے دس بار بچہ حاصل کر لیا جاتا تو اسے چھوڑ دیتے ان جانوروں کو حرام سمجھتے تھے جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔

حالانکہ وہ جانور حلال ہیں کیونکہ ذبح کے وقت اللہ تعالےٰ کے نام سے تکبیر پڑھ کر مسلمان ذبح کرتے تھے ان آیات بینات سے ثابت ہوا ذبح

ہے پہلے خواہ کسی کا نام لیں مگر ذبح کے وقت اللہ تعالےٰ کا نام آجائے تو وہ جانور حلال ہے۔ جب بتوں کے نام لینے سے حرام نہیں ہوتا تھا تو خدا کے دوستوں کے نام لینے سے کیسے حرام ہوگا جیسے عقیقہ، شادی، ولیمہ، قربانی، نذر نیاز گیارہویں شریف کے لئے۔ لیکن اب ذرا غور فرمائیں کہ ایک شخص یوں کہتا ہے کہ یہ بکرا یا کھانا غوث الاعظم سرکار کا ہے یہ جانور گیارہویں شریف کا ہے یا یہ بکرا حضرت سلطان باہوؒ یا یہ داتا گنج بخش یا کسی بھی بزرگ یا ولی اللہ کا نام لیا جائے یا یہ ولی محمدؐ کا عقیقہ ہے یا یوں کہے کہ محمد حسین کا ولیمہ ہے۔ یا ابراہیم یا عمر دین کی قربانی کا بکرا ہے۔ یا یہ صدقہ یا خیرات فلاں شخص کے لئے ہے۔ اس طرح نام پکارنے سے تو حرام نہیں ہوتا کیونکہ قرآن پاک کا صاف حکم موجود ہے کہ جس کھانے یا جانور پر اللہ تعالےٰ کا نام لیا جائے وہ حلال ہے کیونکہ جب جانور نذر نیاز یا قربانی یا ولیمہ یا عقیقہ کیا جاتا ہے تو اس شخص کا نام لیا جاتا ہے تو پھر ذبح کے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر تین مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کا نام پاک لیا گیا تو پھر حلال اور طیب ہے اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق اس کھانے کو کھانا چاہیئے جس پر اللہ تعالےٰ کا نام لیا گیا ہو پہلے مضمون میں اچھی طرح قرآن پاک سے آیات الٰہی پیش کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ خداوند تعالےٰ فرماتے ہیں کہ کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ تعالےٰ کا نام لیا گیا۔ پھر فرمایا کیوں نہیں کھاتے ضرور کھاؤ وہ تمہارے لئے

حلال اور طیب ہے اُس آیتِ مبارکہ کا ترجمہ اگر وہی لیا جائے جو جاہل لوگ کرتے ہیں تو اس لحاظ سے کوئی چیز بھی حلال نہیں رہ سکتی. بلکہ قرآن پاک بھی نہیں پڑھ سکتے کیونکہ اکثر صورتیں اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے نام پر ہیں۔

مثلاً سورۃ بقر گائے والی سورت اِس میں ایک ولی اللہ کی گائے کا ذکر ہے سورہ آلِ عمران، سورۃ لقمٰن، سورۂ یوسف، سورۃ یونس، سورۃ نمل یہ وہ چیونٹی ہے جس کے کلام پر حضرت سلیمان خوش ہوئے تھے۔ سورۃ مومن، سورۃ کہف، سورۂ محمد، سورۂ حجرات سورۃ مزمّل۔ کیوں صاحب آپ وہ قرآن پڑھیں جس میں سورتوں کے نام سبھی خدا کے ہوں۔ کیوں جناب کیا خیال ہے۔ اگر یہی تمہاری توحید ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ

ے پانہ پڑھی تے وخت لوں پھڑی

یہ مبلغ علم ہے ان کا۔ اگر قرآن پاک وحدیث پاک کو صحیح طور پر پڑھا جائے۔ اور سمجھنے کی توفیق بھی اللہ تعالےٰ عطا فرمائے. آمین

تو معلوم ہوا کہ دین اسلام ہمیں ہر کام میں راہنمائی کرتا ہے۔ اور حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے خود عمل کیا اور دوسروں سے کروایا اور حکم فرمایا کہ تم کیا کرو اور تبع تابعین نے کیا اور علماء اہل سنت وبزرگان دین اور اولیاءِ کرام بھی اسی طریقہ پر عمل پیرا ہوئے۔ اور ہوتے رہیں گے یہی معراج

کو لے جانے والی چیز ہے وہ لوگ ان اعمال کے طفیل کتنے مرتبے کو پہنچے اور ولی ہوئے اور اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ بندے کہلائے جن کا نام زندہ ہے یہی معجزہ ہے اطاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا اور یہی اعجاز قرآنِ پاک پر عمل پیرا ہونے اور اطاعت الٰہی کا ہے۔

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

محبت فرض جانو پنجتن کی
کہ ہے دافع رنج ومحن کی
مگر یہ دوستی بھی تب روا ہے
جب اس میں ہو محبت ذوالمنن کی

خدا کے ماننے والا مسلماں ہو نہیں سکتا
بجز عشق محمد کامل ایماں ہو نہیں سکتا

تفسیر و احادیث

قرآن پاک کی آیات بینات پر واضح طور پر تشریح کی گئی ہے اور اب ان آیات میں مَا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ کو حرام کیا گیا ہے زیادہ تحقیق طلب بات یہ ہے کہ مَا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ سے مراد کیا ہے دلائل کما حقہ سے واضح ہو گا کہ لغیر اللہ کہتے کسے ہیں اس لئے درج ذیل حوالے ملاحظہ کیجئے۔

(تفسیر مدارک تحت آیت مذکورہ بالا)

وَمَا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ ذُبِحَ لِلْاَصْنَامِ فَذُکِرَ عَلَیْہِ غَیْرُ اِسْمِ اللّٰہِ وَاَصْلُ الْاِھْلَالِ رَفْعُ الصَّوْتِ اَیْ رُفِعَ بِہِ الصَّوْتُ لِلصَّنَمِ وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ بِاسْمِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰی

وَمَا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ یعنی جو غیر اللہ بتوں کے لئے ذبح کیا گیا کہ اس پر غیر خدا کا نام ذکر کیا گیا اور اصل میں اہلال بلند آواز بلند کی گئی اور یہ اہل جاہلیت کا بنام لات وعزیٰ کیا تھا۔

لات وعزیٰ مشرکین کے بتوں کے نام ہیں ان کے لئے جو جانور قربانی کرتے تھے اس کو بنام لات عزیٰ کہہ کر ذبح کرتے تھے۔

تفسیر کبیر جلد ۲ صفہ ۱۲

فمعنی قولہ وَمَا اُهِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہ	وَمَا اُهِلَّ بِغَیْرِ اللّٰہ بِہٖ کے معنی
یعنی مَا ذُبِحَ لِلْاَصْنَام	یہ ہیں کہ جو بتوں کے لئے ذبح کیا گیا
وَھُوَ قَولُ مُجَاھِدٍ والضحاک وَ	ہو یہ قول مجاہد و ضحاک اور قتادہ
قَتَادہ	کا ہے۔

تفسیر احمدی مطبوعہ کلکتہ صفہ ۴۴

وَمَا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہ بِہٖ	مَا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ کے معنی
معناہ ذبح بہ لِاِسمِ غیر اللّٰہ	یہ ہیں کہ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا
مثل لات وعُزیٰ	گیا ہو مثلاً لات وعزیٰ

ھدایہ

ھدایہ میں ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ جو گائے یا بکرا جو کھانے والی چیز اولیاء اللہ کے لئے نذر کی جاتی ہے وہ حلال ہے اس لئے کہ بوقتِ ذبح غیر خدا کا نام نہیں لیا جاتا۔ مسلمان جب ذبح غیر خدا کا نام نہیں لیا جاتا۔ مسلمان جب ذبح کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ کا نام لیتے ہیں بسم اللہ اللہ اکبر تین مرتبہ پڑھتے ہیں اگرچہ وہ اولیاء اللہ کے لئے نذر کرتے ہیں حلال اور طیّب

ہے۔ کھانا جائز ہے، بلکہ برکت و رحمت والا تبرک جسمانی، روحانی فیوض سے مالا مال کرتا ہے۔

تفسیر ابنِ عباس

وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ اَىْ مَاذُبِحَ لِغَيْرِ اسم اللّٰه عنه لِلْاَصْنَام — یعنی جو اللہ تعالےٰ کے بغیر عمداً بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

دراصل علم دین کا مطالعہ تو ہوتا نہیں اور یوں ایک آیت کو پڑھا اور جہاں جی چاہا چسپاں کر دیا مگر یہ کوئی علم نہیں رکھتے۔ یہ آیات قرآن پاک سے ہی ناظرین کے سامنے ہیں اور احادیث مبارکہ بھی پھر تفسیروں کے مختلف حوالے بھی دیئے جارہے ہیں اگر مسلمان مومن ان دلائل پر غور فرمائیں تو انشاء اللہ ضرور ایمان یقین مستحکم کامل ہوگا۔ کیونکہ جو بات دلیل سے کی جائے اور مثال سے سمجھائی جائے تو ایسی کوئی وجہ نہیں کہ سمجھ نہ آسکے کچھ انسان کے تدبر نظر میں نور کی روشنی ہو تو پھر ضرور ضلالت گمراہی سے انسان نکلتا ہے اگر تاکید الٰہی اور توفیق خداوندی شامل حال ہو۔ ورنہ ضد اور ہٹ دھرمی کا تو کوئی علاج نہیں اللہ تعالےٰ اپنے محبوب کا صدقہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

تفسیر اقناویل جلد اوّل

وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ — وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰه — یعنی

یعنی ماذبح للاصنام والطواغیت وَاَصْلِ الاھلالِ رَفع الصوت وَذالِكَ اَنّھُمْ کانو یرفعون اَصْوَ اتَھُمْ بِذِکْرِالِھَتُھُمْ اِذَاذِبَحُوْ الھا

جو بتوں اور باطل معبودوں کے لئے ذبح کیا گیا اہلال اصل میں آواز بلند کرنا ہے اور یہ بات یوں ہے۔ کہ مشرکین اپنے معبودوں کے ذکر کے ساتھ آوازیں بلند کرتے تھے۔ جس وقت کہ ان کے لئے ذبح کرتے تھے

معلوم ہوا کہ مَااحِلّ بہٖ کی تفسیر سے وضاحت ہوگئی کہ بتوں کا نام ذبح کے وقت پکارنے سے حرام ہوئی اگر تکبیر کہی جائے تو جائز ہے، پہلے چاہے کسی کا نام ہو۔ جیسے قربانی کے لئے کہتے ہیں کہ یہ قربانی عیدالاضحیٰ کی ہے یہ قربانی کا بکرا حلیمہ کا ہے اور یہ دنبہ غلام رسول کا ہے تو قربانی پر جائز اور حلال طیب ہے۔

تفسیر جلالین پ۲ ع

وَمَااُھِلّ لِغَیْرِاللہِ بہٖ مَاذُبِحَ علیٰ اِسْمِ غَیْرِہٖ وَلْاَھْلَالِ دَفعَ الصَّوت وَکَانُوْیَرْفَعُوْنَہٗ عِنْدَالذِّبحِ

وَمَا اھل لِغَیْرُاللہ بہٖ یعنی جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا اور اہلال کے معنیٰ آواز بلند کرنا ہیں اور مشرکین اپنے معبودوں کیلئے ذبح

لِاٰلِهَتِهِمْ ۔ کرنے کے وقت آواز بلند کرتے تھے۔

تفسیر علامہ ابی السعود جلد ۲ صہ ۱۲۱

وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ
اَىْ رفع بِهِ الصَّوت
عِنْدَ ذَبْحِهٖ الصنم

وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ
یعنی وہ چیز جس کو بت کے لئے
ذبح کرنے کے وقت آواز بلند کی
گئی ہو۔

مفردات راغب اصفہانی صہ ۵۶۶ مطبع

قَوْلُهٗ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ
اَىْ مَاذُكِرَ عَلَيْهِ غَيْرُ اسم
اللهِ وَهُوَ مَا كَانَ يُذْبَحُ
لاجل الاصنام

اهل لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ کے معنی ہیں۔
یعنی وہ جس پر غیر خدا کا نام ذکر کیا
گیا۔ یہ وہ جانور ہے جو بتوں کے لئے
ذبح کیا جاتا ہے۔

تفسیر معالم التنزیل

تفسیر بیضاوی، تفسیر کشاف
تفسیر جامع البیان تفسیر درمنثور

وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ یعنی جو بتوں
اور شیاطین کے نام ذبح کیا جائے

تفسیر ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر تفسیر

ابن جریر، تفسیر خازن نیشاپوری

مسلم شریف جلد اول تفسیر موضح القرآن

لہٰذا معلوم ہوا کہ دراصل بات یہ ہے کہ مفہوم معانی میں تو کچھ کمی بیشی نہیں ہے۔

اگرچہ ما اُھِلَّ لِغَیرِ اللّٰہ بہ قرآن پاک میں کئی جگہ ارشاد ہوا لیکن جہاں بھی آیات بینات مذکور ہوئیں۔ وہاں پر صاف طور پر وضاحت ملی کہ جو جانور بتوں کے نام ذبح کیا جائے وہ حرام ہے یعنی ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام پکارا جائے۔ مثال کے طور پر لات عزیٰ، ماتا دیوی سورج چاند ذبح کرتے وقت یہ کہا جائے کہ فلاں بُت یا انسان یا اوتار سورج کا نام پکارا جائے تو حرام ہو گا۔

اگر کسی ولی اللہ بزرگان دین و پیرانِ عظام، حضرت داتا صاحب یا حضرت میاں شیر محمدؒ یا سلطان باہو یا گنج شکر یا سخی سرور یا قلندر لعل شہباز یا اویس قرنی بارگاہِ رسول جب بھی جہاں بھی مزار ہو یا گھر، نذر نیاز بکرا یا گائے دُنبہ جو بھی ذبح کریں گے تو پھر ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر تین مرتبہ کہیں گے۔ پڑھیں گے۔ تو ذبح ہونے والا جانور کا گوشت حلال ہے اور پھر اس کھانے پر قرآن پاک پڑھا جائے گا اور ایصال ثواب کیا جائے

گا۔

یہ کھانا کھانا حلال طیّب ہے۔ اور برکت رحمت والا بھی جائز ہُوا۔

ارفعُوا العذابَ بِبرکۃِ الصّلوٰۃِ ھٰذا الرَّجُل

اس شخص کے درود شریف کی برکت سے عذاب اٹھا دو۔

بک قرآن خدا دی طرفوں دو جانبی پیارا ایہناں دوہاں دسے پارس ہوسی خالق پکڑن ہارا

حاضر ہوسی پاس خدا دے پاک رسول حقانی حاضر ہوگ قرآن پیارا صُورت ہوا انسانی!

دونویں افسر پاس خدا دے ہو نہ بولے کوئی جس بھّیں حکم قرآنوں سنکر نا فرمانی ہوئی

صاف گواہی اس پردیسی بول قرآن ربانا یارب اس نے جاتا سینوں بہت غریب نمانا

عقلوں انّے منہ بھّیں گونگے سمجھ ایہناں لوں ناہیں

لِغیر اللہ دے معنیٰ اصلی سمجھے اہناں ناہیں،

وچہ قرآن لِغیر اللہ دا ذکر خدا فرما وے

نام بتاں دے ذبح جو کرد ے اُوہ حرام ہو جاوے

محرم لوں جد نقطہ لائیے ایہہ مجرم بن جاندا

عقل سلیم ہوے پلے ظاہر فیض قرآنوں پاندا

ظاھر شاہ

محفل میلاد عرس مبارک (میلہ)

آیت :- وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ

اور وہی سلامتی مجھ پہ جس دن پیدا ہُوا۔

وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ط (مریم)

اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ جلّ شانہ" اس آیت کریمہ میں اپنے ولیوں کی صفات بیان کرتا ہے، اولیاء اللہ بزرگانِ دین کی پیدائش اور وفات وصال جن کا دِن فضیلت والا ہوتا ہے،

نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی ولادت زندگی وفات حشر ہر جگہ اللہ تعالےٰ کے امن میں رہتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ اپنے انجام سے خبردار ہوتے ہیں۔

جبکہ انبیاء صلے اللہ علیہ اجمعین، اولیاء اللہ، بزرگان دین، پاکیزہ ہستیوں کی پیدائش اور وصال کے دن برکت عظمت والے ہوتے ہیں تو پھر ان دلوں میں ذکر و اذکار، ختم شریف و فاتحہ خوانی، ایصال ثواب کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہوا تو پھر میلہ یا عرس، برسی، محفل میلاد صلے اللہ علیہ وسلم

کا ایصالِ ثواب کا ہی نام ہے۔

مندرجہ ذیل آیت مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہوگا۔

آیت :۔ وَسَلَامٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا

اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔

ثابت ہوا کہ اِس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالےٰ جل علیٰ مشانہ، نے پیدائش وصالِ حق کے دِن سلامتی امن والا بزرگی رحمت والا قرار دیا۔ جن لوگوں کو معلوم ہوا کہ انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم اولیاء اللہ کی پیدائش وصال کا دن بزرگی رحمت والے ہوئے اس لئے انہی ایّام میں ایصالِ ثواب کرنا زیادہ بہتر ہوگا۔ کیونکہ اِن دنوں میں زیادہ ثواب ہوگا جیسے سات دنوں میں بزرگی وعظمت والا دن جمعہ قرار دیا۔ ویسے تو تمام دِن اللہ تعالےٰ کے ہی ہیں۔ لیکن، جمعتہ المبارک کو عید المسلمین کہا پھر کیوں نہ ہم بھی اِن کا احترام ادب کرتے ہوئے انہی ایّام میں ایصالِ ثواب کریں۔

اس کو عرس کہہ لو یا میلاد یا برسی یا حضور پرنور مجسّم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی محفل میلاد رکھا پڑھا یا کیا جاتا ہے۔

آیت :۔ وَذَکِّرْهُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰهِ

اور ذکر اذکار کیجیے ایام اللہ میں انہیں نصیحت کیجئے۔

ثابت ہوا کہ ایّام اللہ تعالےٰ کے نبیوں، ولیوں، بزرگانِ دین کی پیدائش وصال کے دن ہیں۔ کیوں اس آیتِ مبارکہ میں ایام اللہ میں نصیحت کرنا تاکید کی گئی ہے تو پھر معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ سے مراد یہی ہے جو حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے فرمایا کہ میرا زمانہ تمام زمانوں سے بہتر ہے لہٰذا ہم کو چاہیئے کہ ایّام اللہ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا کہ ایامِ اللہ میں نصیحت کرو۔ تو ہم میلاد یا عرس، برسی، میلاد جب کرتے ہیں تو تبلیغ دین کے لئے اور ایصال ثواب کے لئے کرتے ہیں اس میں شریعت کی پوری پوری اجازت ہے کیونکہ جبکہ حضور پُرنور مجسّم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے اللہ والوں کی طرف منسُوب ہونے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ فرمایا تو یہ منسوب ہونا نہیں تو اور کیا ہے بتائیے ایّام اللہ جیسا کہ شعائر اللہ صفاء و مروہ، مسجد نبوی، خانہ کعبہ یا مسجدیں۔ مزار اقدس، اولیاء اللہ کے مزار ہیں۔ یہ مِن شعائر اللہ سے ہیں۔ تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ایام اللہ نبیوں کی پیدائش کے دن ہیں اللہ والوں کی پیدائش کے دن ہیں۔

یہی ایامِ اللہ ہیں۔

حدیث:۔ یَوْمٌ وُلِدْتُّ وَ یَوْمٌ اُنْزِلَ عَلَیَّ (مشکوٰۃ)

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کا روزہ رکھتے تھے آپؐ سے وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا اس دن

میں پیدا ہوا اور اسی دِن مجھ پر قرآن
پاک کا نزول ہوا۔

حدیث پاک ۔ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ

یعنی میرا زمانہ تمام زمانوں سے بہتر ہے۔

حضور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے خود دوشنبہ کا روزہ رکھتے تھے۔ آپؐ سے وجہ دریافت کی گئی تو آپؐ نے فرمایا۔ اس دن میں پیدا ہوا اور اس دن مجھ پر قرآن کریم کا نزول ہوا۔ غور طلب بات یہ ہے کہ اس دِن ایسا کیوں کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ سرکارِ دو عالم کا نور ظہور ہوا اور قرآن پاک کا نزول آپ حضور پر ہوا۔ اس لئے یہ بابرکت عظمت والا دن ہوا۔ تبھی آپ اتنا اہتمام کرتے تھے لہٰذا ہمیں بھی انبیاء صلحاء اولیاء اللہ بزرگان دین کے دن منانے کے لئے خیرات وصدقات ذکر واذکار، ختم شریف وفاتحہ خوانی کرنی چاہیئے انہی دنوں میں زیادہ ثواب ہوگا۔

حدیث پاک ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ قَالَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز میری مسجد میں

(بخاری جلد اوّل) بہتر ہے ہزار نماز سے۔

اس حدیث پاک میں ثبوت ملتا ہے کہ اللہ والوں کی طرف منسوب ہونے سے ثواب زیادہ ملتا ہے، جب کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود واضح الفاظ میں فرما دیا تو پھر اعتراض کرنا یا بدعت کہنا کتنا سخت گناہ ہوگا۔ کیونکہ انکار اور واہیات الفاظ نکالنے سے تو حدیث پاک کا منکر ٹھہرے گا اور نبی کریم رؤف الرحیم کا نافرمان، اطاعتِ رسول اللہ سے گریز کرنے والا کہاں جا کر ٹھہرے گا، جیسا کہ ہمارے ہاں کسی ولی اللہ اولیا کرام، پیران عظام، بزرگانِ دین کے مزاروں و مسجدوں میں عرس مبارک پر لوگ جمع ہوتے ہیں ذکر و اذکار قرآن پاک پڑھتے ہیں اور نمازیں ادا کرتے ہیں۔ حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ والوں کی طرف منسوب ہونے سے ثواب زیادہ ملتا ہے۔

حدیث پاک۔

عن ابی عمر قال کان النبیّ صلے اللہ علیہ وسلم یأتی مسجد قباء کل سبتٍ ماشیاً وراکباً

(بخاری جلد ۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے کے دن مسجدِ قباء میں تشریف لاتے تھے پیادہ اور سوار

اب بتائیے حضورِ اکرم تو خود متبرک جگہ کی احتیاط کرتے ہیں اور دِن کا بھی آپؐ نے خیال رکھا حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کا فرمان قول، فعل، عمل یہ ثابت کرتا ہے کہ متبرک مقامات پر اللہ والوں کی طرف منسوب ہونے سے عبادت واذکار قرآن پاک کا پڑھنا، نمازیں ادا کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہوگا اور قرآن پاک بھی اس پر شاہد ہے کہ محفل میلاد یا عرس مبارک انبیاء وصلحاء واولیاء اللہ اور متبرک مقامات پر ذکر واذکار نمازیں یا خیرات وصدقات دوسری جگہ سے زیادہ ثواب کا باعث ہیں اور بزرگوں کی طرف منسوب ہونے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔

نور محمدؐ ظاہر آہا آدم حبدول نہ ہویا
اوّل آخر دوہیں پاسے ظاہر مل کھلویا

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ

خدا آپ ظاھر محفل میلاد لادلدا
ظاھر شاہ

خیرُالصَّدقات

قرآن پاک۔ لَن تَنالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّون ط پ ۴ ع ۱

ترجمہ:۔ ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کی حد کو جب تک نہ خرچ کرو اللہ کی راہ میں جس چیز سے تم محبت کرتے ہو۔

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ جب تک تم وہ چیز خرچ نہ کرو جس سے تم محبت رکھتے ہو تم نیکی کی حد تک نہیں پہنچ سکتے معلوم ہوا کہ جو چیز تمہیں پسند ہو دِل کو مرغوب ہو۔ جسے تم خود بڑی رغبت سے کھاؤ وہ چیز اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرو ایسی چیزیں خیرات مت کرو۔ جسے تم خود کھانا پسند نہیں کرتے جو چیز تم خود نہیں کھا سکتے دوسروں کو مت کھلاؤ نکمی اور ناقص چیزیں اللہ تعالےٰ کے نام خیرات مت کرو اللہ تعالےٰ کے نام پر بہتر سے بہتر اچھی اور ستھری چیز خیرات کرنی چاہیئے جبکہ اللہ تعالےٰ کا صاف حکم موجود ہے تو پھر اس میں عذر یا بہانہ قابلِ قبول نہ ہوگا۔ زیادہ دینے سے بہتر ہے کہ تھوڑی چیز خیرات کرے اور بنا سنوار کر خوش ذائقہ ہونی چاہیئے تاکہ کھانے والا نفرت نہ کرے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے نام پر وہ چیز خیرات کی جائے جو خود پسند کرتے ہو ورنہ

نیکی کا درجہ نہیں ملے گا ثواب نہیں ملے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک جانور کا گوشت حضور کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم نے خود اس کو پسند نہ فرمایا۔ مگر دوسروں کو کھانے سے منع نہ فرمایا میں نے عرض کیا کہ اس کو مسکینوں میں تقسیم کر دوں۔ حضور نے فرمایا ایسی چیزیں ان کو مت دو جس کو خود پسند نہیں کرتا ہیں۔

(حدیث پاک)

حضرت ابنِ عمرؓ شکر خرید کر غرباء میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ حضرت کے خادم نے عرض کیا کہ اگر شکر کی بجائے کھانا دیا جائے تو غرباء کو اس سے زیادہ فائدہ ہو۔ فرمایا یہ صحیح ہے، میرا بھی یہی خیال ہے۔

لیکن حق تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (جو چیز تمہیں پیاری ہے جو تمہارے دل کو پسند ہے۔ جب تک وہ نہ خرچ کرو گے نیکی کو نہ پاسکو گے اور مجھے شکر میٹھا زیادہ پسند ہے یہ حضرات کسی چیز کو افضل سمجھتے ہوئے بھی حق تعالےٰ جلّ علاٰ شانہٗ کے اور اس کے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہرہ الفاظ پر عمل کرنے کی اکثر کوشش کیا کرتے تھے اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں یہ محبّت کی انتہا ہے۔ کہ محبوب کی زبان سے نکلی ہوئی بات پر عمل کرنا ہے چاہے

افضل دوسری چیز ہو۔

یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ خدا کے نام پر دیگ دینی ہے۔ تو لے آؤ ٹوٹا چاول اور ڈال دو رس کٹ گر۔ کیا مذاق بنا رکھا ہے۔ خیرات وصدقات کو خداوند تعالے سب کائنات کا مالک وخالق۔ تمہاری خیرات وصدقات پر نہیں بیٹھا وہ تو رازق ورزاق ہے۔ غنی اور مغنی ہے اسے تمہاری خیراتوں کی ضرورت نہیں او گستاخ ناہنجار تمہاری خیراتیں ایسی ناقص تمہارے منہ پر ماردی جاتی ہیں۔ خیرات کرنے والا اللہ تعالےٰ کے نام پر خیرات کرنے والا اپنی ہی بھلائی اور بہتری اور اُخروی نجات حاصل کرنے کے لئے مالی عبادت خیرات وصدقات کرتا ہے نہ کہ خدا پر احسان۔ اللہ تعالےٰ جلّ علیٰ شانہ، کو غصہ نہیں آئے گا۔

اگر لڑکے کی شادی ہو تو پھر پکانے والے نائی کو ساتھ لے جا کر اچھی سے اچھی چیزیں خریدی جاتی ہیں اور ہر چیزیں شناخت کی جاتی ہے کہ کوئی کسر نہ رہ جائے۔ کیونکہ برادری کے لوگ آئیں گے اچھے سے اچھا بہترین کھانا پکانا لاگت جتنی چاہے لگ جائے اور وہ کھانا نہ چھوڑ دیں یہ کھانا اچھا پکا ہوا نہیں ہے ہماری ناک نہ کٹ جائے ہم لوگوں کو کیا منہ دکھائیں گے۔ زردہ اچھا پکانا۔ گوشت اچھا پکانا۔ پکانے والے کی منت کی جاتی ہے کہ دیکھنا ہماری عزت کا سوال ہے ورنہ عزت خاک میں مل جائے گی۔

اور خداوند قدس مالک و خالق، رزاق و غنی کے نام پر خیرات دینی ہو تو پھر حیثیت ہوتے ہوئے بھی اتنی کمینگی کی جاتی ہے جو بیان سے باہر ہے خدا کا خوف کرو اللہ کے بندو۔ ڈرو کیونکہ حیثیت کے مطابق خیرات کرنا خداوند تعالےٰ جلّ علیٰ شانہ، کا حکم ہے اگر تم خداوند تعالےٰ پر ایمان رکھتے ہو اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تم وہ چیز خدا کے نام پر خرچ کرو جس سے تم محبت رکھتے ہو جو تمہارے دل کو زیادہ پسند ہے جسے تم خود بہت مرغوب غذا سمجھتے ہو اپنے لئے لَن تنالوا البِرّ حتّیٰ تُنفِقُوا مِمّا تُحِبُّونَ پ۴ ع۱ ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کی حد کو جب تک نہ خرچ کرو جس چیز سے تم محبت رکھتے ہو۔ تو خدا کی راہ میں بہتر سے بہتر چیز خیرات کرنی چاہیئے کیونکہ ہر چیز سے کائنات کا خالق و مالک سوہنے سے سوہنا ہے اس لئے سوہنی ہستی کے لئے خراب اور ناقص چیز کیوں دی جائے معلوم یہ ہوا کہ جو کچھ انسان نے خیرات و صدقات، ذکر واذکار، عبادات و ریاضت کی اپنے ہی لئے کرنی ہے۔ خداوند تعالےٰ کو ضرورت نہیں تو پھر انسان کو چاہیئے کہ یہ مقولہ یاد رکھے۔

جو بوؤ گے سو کاٹو گے

جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ جو دو گے سو ملے گا، اللہ تعالےٰ اپنے حبیب پاک کا صدقہ توفیق عطا فرمائے (آمین)

نذر نیاز منت ماننے کا ثبوت

قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ صاف اور کھُلا حکم صادر کرتے ہیں کہ جو کچھ تم منت مانتے ہو ہم سب علم رکھتے ہیں اور شرعی منت ماننا کہ فلاں شخص واپس آ جائے یا میرے لڑکا اللہ تعالےٰ عطا فرمائے یا پھانسی میرے لڑکے کی ٹوٹ جائے یا بیمار اچھا ہو جائے یا روزگار مل جائے جو بھی نذر نیاز منت مانی جائے یعنی میں نوافل پڑھوں گا یا پڑھوں گی یا اللہ تعالےٰ کے روزے نفلی رکھوں گا یا رکھوں گی یا صدقہ خیرات کروں گا یا کروں گی یا یہ گائے بکرا یا دُنبہ وغیرہ کوئی جانور نذر مانی سب جائز ہے اور جب منت پوری ہو جائے تو نذر منت ادا کرنی چاہیئے جیسا کہ اب ہمارے ہاں رواج ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا یہ کام ہو جائے میں غوث پاک کا ختم شریف دلاؤں گا یا دلاؤں گی یا بکرا یا دنبہ یا گائے فلاں ولی اللہ اولیاء اللہ۔ داتا گنج بخش یا سلطان باہو یا حضرت بلھے شاہ یا قلندر لعل شہباز یا ادیس کرنی بارگاہ رسول یا شہداء کربلا امامین یا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ یا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کی منت مانتا ہوں، یا مانتی ہوں یہ سب نذر نیاز عرفی کہلائے گی جس کے متعلق علماء کرام اور حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

بھی وضاحت فرمائی اور فرمایا کہ نذر ماننے والا مر گیا اور نذر اس کے ذمے تھی تو اس کا قریبی رشتہ دار ادا کرے۔ ولی یا ولی مجاز ادا کرے اس کے ادا کرنے سے نذر منت ادا ہو جائے گی۔ یہ کوئی غیر شرعی یا ناجائز نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کی منت شرعی کہلائے گی اور اولیاء اللہ انبیاء وصلحاء پیران عظام کی منت عرفی کہلائے گی۔

یہ شرعاً جائز ہے۔

اللہ تعالےٰ جلّ علیٰ شانہٗ قرآن پاک میں وضاحت سے بیان فرماتے ہیں۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ط	ترجمہ:- جو کچھ تم خرچ کرو منت مانو اللہ تعالےٰ اس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

ذرا غور فرمائیے کہ خداوند تعالےٰ جلّ علیٰ شانہٗ تو قرآن پاک میں منت ماننے کے لئے وضاحت فرما رہے ہیں کہ تم جو منت مانتے ہو اللہ تعالےٰ اسے جانتے ہیں اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اور پھر تنبیہ فرمائی کہ ظالموں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

لیجئے وہ لوگ جو اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ بتایئے منت کا کہاں ذکر ہے۔ تو یہ بات آیات بیّنات تو صاف ظاہر کرتی ہیں کہ یہ فعل منت

کا ہوتا رہا یا ہوتا ہوگا یا ہوتا رہے گا تبھی تو قرآنِ پاک میں ذکر فرمایا اس کے متعلق پھر اللہ تعالےٰ جلّ علیٰ شانہٗ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

نَقُوْلِیْ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ

ترجمہ:۔ پس کہہ دینا میں نے تو اللہ کے واسطے روزے کی منت مانگ رکھی ہے سو آج میں کسی آدمی سے نہیں بولوں گی۔

بتائیے کلام کس کا ہے اللہ تعالےٰ جلّ علیٰ شانہٗ کا اور حکم کسے مل رہا ہے۔ جسے حکم ملا وہ ہستی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ عابدہ زاہدہ، طاہرہ، کاملہ ہے۔ حکم ملا۔ کہ کہہ دینا میں نے منت مانی ہے۔

کم بخت کیا کہتا ہے کہ منت بدعت ہے غور کر اور توبہ کر اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں قرآن پاک ذکر فرمار ہے ہیں اللہ تعالےٰ جلّ علیٰ شانہٗ منت ماننے کا۔ کیا اللہ تعالےٰ ایسے کام کا ذکر فرمار ہے جو بے معنی اور فضول ہے۔ (نعوذ باللہ) معلوم ہوا کہ قرآن پاک میں کئی جگہ منت کے متعلق ذکر فرمایا ہے تاکہ آئندہ آنے والے مسلمانوں کو دقت محسوس نہ ہو اور یہ منت صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں بکرا منت مانتا ہوں، یا کھانا کی مقدار ہیں یا نوافل پڑھوں گا یا پڑھوں گا یا روزے رکھوں گا یا رکھوں گی۔ کام ہو جانے پر منت ادا کرنی پڑتی ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ج اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ہ

(سورہ آل عمران)

ترجمہ:۔ جس وقت کہا بی بی عمران کی نے اسے پروردگار میرے تحقیق میں نے نذر کیا واسطے تیرے جو کچھ بیچ پیٹ میرے کے ہے آزاد کیا ہوا پس قبول کر مجھ سے تحقیق تو ہے سننے والا۔ جاننے والا

قرآن پاک

یہ تو ہمیں معلوم ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ نذر سے متعلق بہت جگہ بیان فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ نے نذر کے متعلق قرآن پاک میں بیان فرما کر اس بات کو صاف کر دیا ہے کہ نذر ماننا تو ایک قدرتی فعل ہے اور اللہ تعالےٰ کی منت ہی سب سے بہتر ہے پہلے جو لوگ ہوئے ان کا واقعہ بیان فرما کر ہمیں بتایا جا رہا ہے کہ نذر یا منت اس طرح مانی جائے کہ میرا فلاں کام ہو جائے یا الہٰی تو میں روزہ رکھوں گا یا رکھوں گی یا نوافل پڑھوں گا یا پڑھونگی یا کھانا پکا کر تقسیم کروں گا یا کروں گی یا جو کچھ منت مانی جائے ادا کرنی چاہیئے یہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔

اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاتْلُ عَلَیْھِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ

ترجمہ:۔ اور پڑھ او پر ان کے خبر دو

بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ط

(قرآن پاک پ ۶ ع ۸)

بیٹوں آدم کی ساتھ حق کے جس وقت کہ نیاز لائے دونوں کچھ نیاز پس کی گئی ایک کی ان دونوں میں سے اور قبول کی گئی دوسرے سے۔

یوں اللہ تعالےٰ جلّ علیٰ شانہٗ بیان فرماتے ہیں کہ نذر ماننا اور ادا کرنا قبول ہونا یا نہ ہونا یہ اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے لیکن جو لوگ منع کرتے ہیں وہ کون ہوں گے رہی بات یہ کہ نذر کیسے مانی جائے تو پھر جس کو ضرورت پڑتی ہے اللہ تعالےٰ اسکو رہنمائی کرتے ہیں ایک بیمار یہ منت مانتا ہے کہ میں تندرست ہو جاؤں تو منت بکرا یا ایک زندہ کی دیگ دونگا اور یہ کہ بیمار اچھا ہو گیا تو پھر وہ منت ادا کرے یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور ہمیں تسلیم کرنے میں کیا حرج ہے بدعت کہنے والا کون ہو گا ذرا غور فرمائیں۔

اللہ تعالےٰ جلّ علیٰ شانہٗ قرآن پاک میں حکم صادر فرماتے ہیں

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ؕ

ترجمہ نیک لوگ وہی ہیں جو اپنی منت پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی

پھیلی ہوئی ہے۔

منت جیسی بھی مانی جائے جس ماہیت کی ہو ویسی ہی پوری کرنی چاہیئے ایک شخص نے منت مانی میرا فلاں کام ہو جائے تو نفل پڑھوں گا تو جتنے نوافل مانے تھے اتنے پڑھے خشوع و خضوع کے ساتھ اگر جاندار منت مرجائے تو دلی حجاز یا کوئی عزیز اسکی منت ادا کرے اگر مال کی یا کھانے کی یا جانور کی کپڑے فردٹ مٹھائی کی منت مانی یا روزہ رکھنے یا حج کرنے کی تو پھر اسے پوری کرے یہ منت شرعی ہے کہ میں منت مانتا ہوں اللہ تعالےٰ کے نام کی اور قرآن پاک سے پورا پورا ثبوت ملتا ہے کہ ادا کرنا بہترین فعل ہے منت ادا کرنی ایک نیک فعل ہے اگرچہ اس میں اپنا ہی بھلا ہوتا ہے۔ کچھ لوگ منت کو برا کہتے ہیں۔ لیکن قرآن کی آیات بینات سے ثابت ہوا کہ جائز ہے۔ وہ لوگ خود برے ہیں جو منت کو برا سمجھتے ہیں چونکہ وہ علم نہیں رکھتے جاہل مطلق ہیں۔

نذر من کے جھڑے مرتد ہندے
وچہ قرآن ظاہر اللہ ظالم فرماوندے نے

ظاہر شاہ

نذر کے متعلق احادیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ جہنیا کی ایک عورت نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم۔

اِنَّ اُمِّیْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ۔	میری ماں نے حج کی نذر مانی
فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰی مَاتَتْ اَفَاَ	تھی لیکن وہ بغیر حج کئے مر گئی
حُجُّ عَنْهَا؟	ہے میں اسکی طرف سے حج کر دوں؟
قَالَ حُجِّیْ عَنْهَا	آپؐ نے فرمایا تو اس کی طرف سے حج کر۔

اب ذرا غور فرمایئے کہ ایک زندہ عورت پر واجب ضروری تھا کہ وہ حج کرے لیکن جب وہ حج ترک کر کے مر گئی تو حج اس کے ذمے تھا جسکی طرف وہ ماخذ تھی اور مستحق سزا تھی مگر جب اسکے زندہ وارث کے ادا کرنے سے اسکی طرف سے وہ حج ادا ہو گیا تو وہ مواخذہ اور سزا سے رہا ہو گئی پس معلوم ہوا کہ زندہ کے عمل سے مُردہ کو نفع پہنچتا ہے بشرطیکہ اسکو نفع پہنچانے کی نیّت سے کیا جائے اب بتایئے کہ حضور پرنور مجسم نے خود نذر ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا یہ حدیث پاک سے ثابت ہے۔

علماء و بزرگانِ دین عُرفی نذر نیاز

حضرت مُلا جیون نور الانوار استاد عالمگیر اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ

وَمِنْ هٰهُنَا عُلِمَ اَنَّ الْبَقَرَةَ الْمَنْذُوْرَةَ لِلْاَوْلِيَاءِ كَمَا هُوَ الرَّسْمُ فِيْ زَمَانِنَا حَلَالٌ طَيِّبٌ (تفسیر احمدیہ)

ترجمہ:۔ اور یہاں سے معلوم ہوا کہ بے شک وہ گائے جس کی نذر اولیاء اللہ کے لئے مانی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رسم ہے۔ حلال اور طیب ہے۔

اولیاء اللہ کے لئے نذر نیاز ہر زمانے میں لوگ مانتے چلے آئے کسی نہ کسی رنگ میں اولیاء اللہ کے لئے ہر طبقہ اور ہر علاقہ میں نذر نیاز مزاروں پر دیتے رہتے ہیں اور پھر یہ اب بھی دیتے ہیں کیونکہ بزرگانِ دین، علماء کرام صحیح مسئلہ بیان فرماتے ہیں کہ قرآن پاک بھی شاہد ہے اور احادیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے اللہ تعالےٰ کے لئے منت ماننا ہر طریقہ سے جائز ہے۔ کیونکہ یہ نذر نیاز ماننی یا ادا کرنی منت مجازی کہلاتی ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ اس میں کونسا فعل غیر شرعی ہے۔ جب کہ ہم قرآن پاک میں یہ پڑھتے ہیں اور منت ماننا اور ادا کرنا کہ واضح ثبوت ملتے ہیں اللہ

تعالٰے جل علیٰ شانہٗ وضاحت سے بیان فرماتے ہیں پھر ایسی جلیل القدر ہستی نبی المکرّم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم بھی تاکید فرماتے ہیں۔

احادیث سے یہ ثابت ہوا اور عالم بے بدل علماء دین عابد و زاہد کامل ہیں حضرت مُلا جیون جیسی ہستی صاف طور پر یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ یہ جائز ہے۔

تو پھر اسکی وضاحت بھی ہوگئی کہ جب ایک شخص اپنی مراد حاصل ہونے کے بعد اپنی نذر نیاز لاتا ہے تو مزارِ اقدس پر یوں سب لوگ تعظیم و محبت سے اس گائے یا بکرہ یا دنبہ کو ذبح کرتے ہیں۔ ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر تین مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ پھر کھانا پکا کر سب لوگ مِل کر کلام پاک کا ثواب اور اس کھانے کا ثواب صاحب مزار ولی اللہ کو بہ طفیل محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اے اللہ ثواب پہنچا آمین!

یوں کہتے ہیں۔ اب بتایئے کون سی چیز ہے جو آپ لوگوں کو بُری محسوس ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مال خرچ کرنے سے دل کنجوس ہے اور یہ بھی کہ کہیں مال میں کمی نہ آجائے۔

اور اگر محبت عشقِ الٰہی غالب ہو تو پھر خیرات و صدقات نذر نیاز یا اپنے ماں باپ کے لئے ایصال ثواب کرنا خوشی و مسرت کا موجب رضائے الٰہی نجات اُخروی ہے۔ ایسے کلمات منہ سے نہیں نکالنا چاہیئے جب تک دین اسلام کا صحیح طور پر علم نہ ہو۔

حضرت علامہ رافعی صاحب

رواہ المختار جلد اوّل میں یوں فرماتے ہیں -

وَنَذْرُ الزَّيْتِ وَالشَّمعِ لِلاَ وْلِيَاءِ يُوقَدُ عِنْدَ قُبُورِهِم تَعْظِيْماً لَّهُمْ

وَمُحَبَّةً فِيْهِمْ جَائِزَة -

یعنی تیل اور شمع کو نذر ماننا اولیاء اللہ کے لئے کہ ان کی قبروں کے نزدیک شمعیں جلائی جائیں اور ان کی تعظیم و محبت کے لئے تو جائز ہے -

جب کہ ہمارا ایمان ہے کہ اولیاء اللہ بزرگان دین اللہ تعالٰے کے بخشے ہوئے نجات دہندہ ہیں اور یہ مقام خوف سے بالاتر ہیں اور اللہ تعالٰے کی طرف سے مامور من اللہ ہستیاں اس مقام پر بھی احکام الٰہی کی پیروی کرتے اور اپنی کارکردگی میں زیادہ تیزی اور باطنی، ظاہری زندگی سے باطنی زندگی میں زیادہ مامور من اللہ ہوتے ہیں، کیونکہ ظاہری قیود سے آزاد ہو کر صرف توجہ اللہ ہی کا مقام ہوتا ہے اس لئے ان کی روحانی سپرٹ تیز ہو جاتی ہے. اور کام بھی دگنا ہو جاتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ذکر ہے کہ وہ کھاتے ہیں پیتے ہیں سنتے ہیں چلتے پھرتے ہیں. لیکن تم شعور نہیں رکھتے تو معلوم ہوا کہ جب یہ ہستیاں کام کرتی ہیں تو پھر ہمیں بھی ان کے مزارِ اقدس پہ شمع جلانے پھول یا چادر

چڑھانے سے قرآن پاک پڑھ کر ایصال ثواب خیرات وصدقات کرنے سے فائدہ ہو گا۔ جب اللہ تعالیٰ ہمارے اس فعل سے ان کے مراتب و درجات بلند فرمائے گا۔ تو وہ خوش ہو کر ہمارے لئے دعا فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ جلّ علیٰ شانہٗ کی بارگاہ میں کہ جو شخص میرے لئے یہ تحفہ، ہدیہ یا نذرانہ ایصال ثواب کرتا ہے۔ اس کی مراد پوری فرمایا الٰہ العٰلمین اور اللہ تعالیٰ ان کی دعا کے طفیل ہمیں ظاہری و باطنی، اُخروی و دنیاوی فیض سے مستفیض فرمائے گا۔ ہم ان کی محبت اولیاء اللہ کی تعظیم و ادب اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسرّت اور شادمانی کے لئے ایسا کرتے ہیں اور یہ بزرگان دین اولیاء اللہ علماء کرام و بزرگانِ دین ، پیرانِ عظام سب اسے جائز قرار دیتے ہیں۔

سلطان باہوؒ فرماتے ہیں۔

نام فقیر تنہاں دا باہوؒ قبر جنہاں دی جیوے ہوٗ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

روزِ سوم ہجوم مرداں آں قدر بودند کہ بیرون از حساب است
ہشتاد و یک کلام اللہ بشمار آمد و زیادہ ہم شدہ باشد و کلمہ را
حصر نیست (ملفوظات ص ۸۰)

فرماتے ہیں کہ جب والد شاہ ولی اللہ کا تیجا ہوا۔ تو اس قدر ہجوم تھا۔
کہ ہجوم شمار سے باہر تھا۔ اکاسی قرآن پاک ختم ہوئے اور کلمے شریف
کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں۔

نیز فرماتے ہیں کہ

طعامیکہ ثواب آں نیاز امامیں نمائید بر آں قل و فاتحہ و درود
خواندن متبرک می شود و خوردن آں طعام بسیار ثواب است

(فتاوٰی عزیزیہ)

جس کھانے پر امامین حضرت سیدنا امام حسین و حسن رضی اللہ عنہما کی
نیاز دلائیں اس پر قل شریف و فاتحہ درود شریف پڑھنا باعث برکت
ہے اور اس کا ثواب اور کھانے کا ثواب پہنچانا ایصال ثواب کرنا باعث
برکت و رحمت ہے اور اس کھانے کا کھانا ثواب ہے۔

نیز شاہ صاحب اپنے والد کا ہمیشہ عرس مبارک رمیلہ کرایا کرتے تھے۔ مولوی عبدالحکیم پنجابی نے ان پر اعتراض کیا کہ تم نے عرس کو فرض سمجھ لیا ہے۔ جو ہر سال کراتے ہو۔

شاہ صاحب نے جواب دیا کہ طعن کرنے والا میرے حال سے ناواقف ہے۔ کہ فرض شرعیہ کے سوا کوئی شخص کسی چیز کو فرض نہیں جانتا ہے البتہ، زیارت قبور اور صالحین کے مزار سے فیض حاصل کرنا اور تلاوت قرآن اور دعائے خیر کرنا شیرینی اور کھانا تقسیم کرنا امر مستحسن ہے اور یہ باتفاق علماء کرام قرآن وحدیث سے جائز ہے۔ اور عرس کا دن بہ نسبت کار خیر عرس مبارک کیا جائے تو نجات کا باعث ہے بعد میں آنے والوں کو لازم ہے کہ اپنے بزرگوں کے ساتھ فاتحہ درود خیرات وصدقات عرس وغیرہ کا احسان کرتے رہیں۔

(زبدۃ النساء)

معلوم ہوتا ہے کہ ایسی جلیل القدر ہستی شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان موجود ہو تو پھر ہمیں کسی اور علماء حق کے سوا علماء سوء کی طرف متوجہ ہونا ایمان سے ڈگمگا دے گا۔

لہٰذا علماء حق کی طرف رجوع کرنا ہمارا فرض ہے۔

ے سمجھائے کون بلبلِ غفلت شعار کو
محدود کر لیا جس نے چمن کی بہار کو

اب بتائیے کہ اتنی بڑی جلیل القدر ہستیاں اور بزرگانِ دین اور علماء کرام بھی صاف حکم فرماتے ہیں کہ ایصالِ ثواب کرو تاکہ میت کی بخشش ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک اور کلام پاک کا صدقہ سے گناہگار کو بخش دے اور بزرگانِ دین اولیاء اللہ کو ایصالِ ثواب کرنے سے اللہ تعالیٰ ان کے مراتب و درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کی دعاؤں کے طفیل دینی و دنیاوی ظاہری و باطنی فیوض سے مالا مال کرے۔

بار بار تاکید اور ہر اولیاء اللہ بزرگان دین و علماء کرام کے قول و فعل سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ خود ایصالِ ثواب کرتے تھے۔ اور دوسروں کو ایصال ثواب کرنے کا حکم فرماتے تھے چونکہ اب یہ مسئلہ صاف ہو گیا کہ ایصال ثواب پہنچتا ہے اور یہ کام نیک ہے پھر اس کو ادا کرنے میں کون سی رکاوٹ ہے جب کہ ہم سمجھتے ہیں کہ قرآن پاک کا ثواب خیرات و کھانے کا ثواب یا جو بھی عبادت کی جائے اس کا ثواب پہنچتا ہے اور میت کو بخشش و راحت ملتی ہے۔ پھر انکار کیسا یہ عبادت لسانی، بدنی، مالی، سب کا مجموعہ ہے لہذا جائز ہے۔

حضرت علامہ عبدالغنی صاحب

حضرت علامہ عبدالغنی صاحب فرماتے ہیں کہ بزرگوں کے لئے جو نذر مانی جاتی ہے۔ اور اسے مریض کے شفا حاصل ہونے پر یا غیر کے آنے پر متعلق کیا جاتا ہے تو وہ نذر مجاز ہے اولیاء اللہ کی قبور پر خادمین کے لئے صدقہ کرنا مراد ہے۔

نذر کے متعلق واضح ہو گیا کہ جب کہ ایک شخص بیمار ہے یا سفر پر گیا ہے یا روزگار نہیں مل رہا۔ جو بھی نذر مانی جائے جیسے کہ میں فلاں بزرگ اولیاء اللہ کی نذر بکرا گائے یا پلاؤ کی دیگ یا زردہ کی دیگ پکاؤنگا یا پکاؤنگی۔ میرا یہ کام ہو جائے۔ تو پھر دربار پر یا جیسے بھی حالات ہوں۔ جیسی نذر مانی جائے ویسی ہی ادا کرنی چاہیئے۔ یہ نذر مجاز ہے اور جائز ہے کیونکہ جب ایک شخص اپنا بکرا یا گائے مزار پر لے جا کر ذبح کرتا ہے۔ تو تکبیر پڑھتا ہے بسم اللہ اللہ اکبر تین مرتبہ پھر کھانا پکاتا ہے اور ختم پاک پڑھتے ہیں جو کہ قرآن پاک کی تلاوت ہے پھر فاتحہ و درود پاک پڑھتے ہیں پھر یوں ایصال ثواب کرتے ہیں کہ اے اللہ اپنے حبیب پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس کلام کا ثواب اور اس کھانے کا ثواب صاحبِ مزار کو پہنچا۔ آمین! یہ شرعاً جائز ہے۔

حضرت شاہ رفیع الدین محدث دھلویؒ

فرماتے ہیں کہ لفظِ نذر کہ ایں جا مستعمل شود نہ بر معنی شرعی است چہ عُرف آنست کہ پیشِ بزرگان برندو نذر و نیاز گویند (رسالہ النذر)

ترجمہ:۔ لفظ نذر جو اس جگہ مستعمل ہے۔ یہ نذر شرعی نہیں ہے بلکہ نذر عرفی کہلاتی ہے جو بزرگوں کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے اِسے نذر و نیاز کہتے ہیں۔

اس ساری کتاب کا مقصد صرف ایصالِ ثواب اور بزرگان دین کے اقوال و افعال، ایصالِ ثواب کو بیان کرتا ہے کہ اولیاء اللہ بزرگان دین نے جو کام کیئے وہ شرعاً جائز ہیں۔ بلکہ
کام جو ہم نے اپنے ذمے لیا ہے اللہ تعالےٰ اس کو اپنے محبوب کا صدقہ اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی توفیق و تائید سے ہی ہر کام سر انجام پاتا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ جو کچھ لکھا جا رہا ہے وہ صرف تبلیغِ دین ہے۔ تجسّس اور تحقیق کے مراحل بے شک مشکل اور دقیق ہیں پھر بھی اپنی ہمت اور بساط کے مطابق قرآن و حدیث بزرگان دین کے اقوال سے صحیح مسائل لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالےٰ اپنے حبیبؐ پاک کا صدقہ سے آمین!

دِن تاریخ مقرر کرنا

س :۔ عموماً اعتراض کیا جاتا ہے کہ تاریخ یا دن مقرر کرنا بدعت ہے۔
ج :۔ بتایئے قرآنِ پاک میں اللہ تعالےٰ نے سورتوں کے نام مقرر کئے سپاروں کے رکوع مقرر کئے آیات مقرر فرمائیں، بات کرنے کا طریقہ مقرر فرمایا۔
صاحب دِن مقرر فرمائے، مہینے مقرر فرمائے۔ سال مقرر فرمائے۔ نمازیں مقرر فرمائیں۔ رکعتیں مقرر فرمائیں، رکوع و سجود، مقرر فرمائے روزے مقرر فرمائے۔ حج مقرر فرمایا۔ عیدین مقرر فرمائیں اور یومِ ولادت مقرر فرمایا یوم وفات مقرر فرمایا۔
اب ذرا سوچئے تو بغیر تاریخ مقرر کئے تو ایصالِ ثواب کیوں کر کیا جا سکتا ہے۔ جب بھی آپ ایصالِ ثواب کا ارادہ کریں گے آخر تاریخ مقرر کی جائے گی۔
وقت کا تعین ضروری ہے بغیر تعین کے سامان نہیں آ سکتا اور نہ ہی کوئی آدمی بلایا جا سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق ہمیں بھی وقت تعین دن تاریخ مقرر کرنی ہوگی۔

یومِ ولادت، یومِ وفات جو کہ قدرتی فعل ہے۔ جس کا تعین ہے موت وحیات پیدائش مقرر ہیں اس دن ایصالِ ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ جیساکہ مندرجہ بالا مضمونات آیات وبیّنات واحادیث سے ثابت ہے۔

پڑھتے ہیں جب قرآن ہوتی ہے دن رات اور تاریخ بھی
دیتے ہیں یہ ثبوت ظاؔہر قرآن پاک اور حدیث بھی
مقرر کئے ہیں خدا نے دن موت وحیات کے
ظاؔہر کیوں نہ مقرر کریں ہم دن عرس ومیلاد کے

ظاؔہر شاہ

لطیفہ

صاحب آپ بھی تو شکمِ مادر میں نو ماہ مقرر رہے ہوں گے چاہیئے تھا کہ کم و بیش ایام رہتے تاکہ آپ کی معیارِ توحید میں فرق نہ آتا۔

صاحب آپ کے لئے بیوی بھی مقرر کی گئی ہو گی۔ چاہیئے تھا کہ آپ کے مذہب میں عورت کسی ایک کیلئے مقرر نہ کی جاتی اور نہ ہی لڑکا کسی کے لئے مقرر ہو اور نہ ہی لڑکی کسی ایک کے لئے مقرر ہو، نہ ہی سونے کا وقت مقرر ہو، نہ کھانے کا وقت نہ پڑھنے کا وقت، نہ نماز کا وقت مقرر کیا جائے آپ اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کریں جس کے کھلنے بند ہونے کا وقت مقرر نہ ہو آپ اس ریل یا جہاز میں سفر کریں، جس کا ٹائم مقرر نہ ہو آپ اس جلسہ میں جائیں جس کا دن اور تاریخ مقرر نہ ہو۔ آپ گندم وہ کھائیں جس کے بونے اور کاٹنے کا وقت مقرر نہ ہو ورنہ آپ کی توحید باقی نہ رہے گی۔ (معاذ اللہ)

کیا بزرگانِ دین انبیاء صلحاء و اولیاء اللہ کے لئے ہی مقرر کرنا گناہ ہے، ہرگز نہیں بلکہ جب چاہیں جو دن وقت مقرر کریں بلاشبہ جائز ہے۔ نذر نیاز پکائیں ختم شریف، گیارہویں شریف کا دلائیں۔ عرس و میلاد کرائیں سب جائز ہے کیونکہ خیرات و صدقات ایصالِ ثواب نیک کام ہیں جو آیاتِ بیّنات

احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ بزرگانِ دین علماء کرام، اولیاء اللہ کے اقوال وافعال بھی درج کئے تا کہ سند ہو جائے جائز ہونے کی۔

س :- ایک صاحب فرمانے لگے۔ جنازہ کے بعد والی دعا بدعت ہے۔

ج :- بالکل ٹھیک ہے۔ پہلے آپ بزرگوں سے مانگنا بدعت کہتے تھے۔ پھر انبیاء علیہم السلام سے منع کرنے لگے اور خدا سے بھی مانگنا بدعت کہہ دیا۔

خداوند تعالےٰ ایسی توحید سے پناہ دے۔ یہ اللہ والوں کی تنقیص کا نتیجہ ہے۔

اِذَا سَاءَ لَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَتَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ط (پ ۲، ع)

ترجمہ :- اے محبوب جب تم سے میرے بندے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکاریں

اِس آیتِ کریمہ سے ثابت ہوا جب بھی دعا کی جائے اللہ تعالےٰ سنتا ہے۔ کیوں صاحب قرآن پاک کے عام حکم کو کس دلیل سے خاص کیا اور جنازے کے بعد دعا مانگنا بدعت کیوں کہا۔ اب فرماتا ہے کہ میں ہر وقت سنتا ہوں جب بھی مجھے پکارو لیکن آپ اسے بدعت کہہ رہے ہیں یہ ہے آپ کی توحید اللہ تعالےٰ ایسی توحید سے پناہ دے جو خداوند

تعالےٰ خالق و مالک سے مانگنا بھی بدعت قرار دے، ایسی توحید خدا تجھے عنایت فرمائے۔

ہم ایسی توحید کے قائل ہیں جیساکہ قرآن پاک اللہ تعالےٰ کی کلام اور فرمان رسول اللہ اور احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔ جس پر صحابہ کرام و تابعین اور اولیاء اللہ کاربند رہے۔

اللہ تعالےٰ ہر وقت سنتا ہے۔ جب بھی دُعا کی جائے اور جس زبان میں کی جائے عربی زبان میں دعا کی جائے یا اپنی مادری زبان میں ہر طرح اللہ تعالےٰ دعا سنتے ہیں۔ جب بھی دعا کرو۔ خالق و مالک سمیعٌ بصیرٌ ہے التجا سنتا ہے۔

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد

خداوند تعالےٰ جل علیٰ شانہٗ ازل سے ابد اوّل تا آخر ہر وقت ہر گھڑی سنتا ہے دیکھتا ہے جب بھی پکارو کیونکہ التجا دُعا جس وقت کوئی چاہے مانگ سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے کہیں یہ نہیں کہا کہ تم دوسروں کے لئے دعا خیر نہ کرو نہ یہ کہا ہے کہ اپنے لئے دعا نہ مانگو بلکہ اللہ تعالےٰ تو اپنے بندے سے ہر وقت مخاطب ہے کہ آؤ اور مانگو تو اللہ تعالےٰ سے بخشش کے لئے دعا کرنا رحم کرم فضل مانگنا کہاں کہاں منع فرمایا ہے اگر ہمارا ایمان ہے کہ

خداوند تعالیٰ ہر وقت سنتے ہیں تو پھر ہمیں کون روک سکتا ہے کہ یہ نیکی کا کام نہ کرو اللہ تعالیٰ ایسی توحید سے پناہ دے۔ جو بندے کو اپنے آقا مولا سے مانگنے سے منع کرے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور اپنے مسلمان بھائیوں بہنوں کے لئے دعائے بخشش کرنا بھی نیکی ہے اللہ تعالیٰ ہر وقت سنتا ہے سمیعؔ بصیر ہے۔

نیکی کرو جہاں میں غنیمت ہے زندگی
وہ دن نہیں ہے دور کہ جب تم یہاں نہیں

گیارھویں شریف

س :۔ گیارھویں شریف کیوں دلاتے ہیں اس کا کیا ثبوت ہے۔؟

ج :۔ ہم جہاں بھی گئے لوگ سوال کرتے ہیں کہ گیارہویں شریف سب لوگ دلاتے ہیں، دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں جہاں مسلمان گیارہویں شریف کا ختم نہ دلاتے ہوں۔ بزرگانِ دین، علماء کرام مسجدوں میں، پیرانِ طریقت درباروں اور مزاروں پر، مسلمانانِ اہل سنت اپنے گھروں میں گیارہویں شریف دلاتے ہیں، لیکن واضح ثبوت کوئی نہیں دیتا۔ لو سنو۔ پڑھو۔ کہ قرآن پاک میں خداوند تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ هَلْ فِيْ ذَالِكَ قَسَمٌ لِّذِىْ حِجْرٍ۔

ترجمہ :۔ اور قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جُفت کی اور طاق کی اور قسم ہے رات کی جب چلنے لگے یہ قسم ہے واسطے عقلمند لوگوں کیلئے

اب ہم پوچھتے ہیں ان لوگوں سے جو گیارہویں شریف کو بدعتِ سیئہ کہتے ہیں (نعوذ باللہ من ذالک

اللہ تعالےٰ جل علیٰ شانہٗ تو قرآن پاک میں خود فرماتے ہیں کہ قسم

ہے فجر کی اور دس راتوں، جُفت طاق کی یعنی دس اِک گیارہ راتوں کی، اور رات کو جب چلنے لگے۔ جب حضور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہٖ و بارک وسلم معراج کی رات چلنے لگے معراج کو تو پھر تاکید فرمائی کہ یہ قسم ہے واسطے عقلمندوں کے۔ عقلمند ہی اس راز کو سمجھ سکیں گے تو کیوں صاحب اب تو تمہیں معلوم ہوا کہ خداوند تعالےٰ گیارہویں شریف کی قسم اٹھاتے ہیں۔ جناب بدعت کہنے والا کون ہو سکتا ہے ذرا اندازہ لگاؤ کس ہستی کے خلاف زبان دراز کر رہے ہو۔ کیوں گستاخی کے مرتکب ہوئے ہو۔ اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے خداوند تعالےٰ کے حضور میں معافی مانگو۔ ورنہ جہنم کی نار تیار ہے یاد رکھنا۔

اب بتایئے کیا یہ ہستیاں اور اللہ تعالےٰ کی یہ قسم جو گیارہویں شریف کے لئے ہے غلط ثابت کر سکتے ہو۔ بالکل نہیں۔ جی ہاں یہ ضرور کہہ سکتے ہو کہ ہم تمہیں توحید بتاتے ہیں۔ لیکن پتہ نہیں آپ کی توحید ابلیس والی توحید تو نہیں۔

جب ہمارے پاس قرآن پاک موجود ہوا اور اللہ تعالےٰ جل علیٰ شانہٗ کا حکم بھی موجود ہو تو پھر استدلال کی کیا ضرورت ہے اور مثالوں کی دلیلوں کا کیا دخل بلا چوں چرا تسلیم کرو اللہ تعالےٰ کے حکم پر سر تسلیم خم کر دو۔ ورنہ وہ حشر ہو گا جو برداشت سے باہر ہو گا اور پھر وہاں کوئی مددگار نہیں ہو گا

اب بھی اپنے ہٹ دھرم مذہب سے باز آجاؤ۔

کیونکہ یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ اللہ تعالٰے قسم اٹھاتے ہیں اور جناب بدعت سیۂ کہتے ہیں۔ کیا اللہ تعالٰے نے فضول قسم اٹھائی یا اس قسم میں کوئی امر حکم نہیں یا پھر تم سچے ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا تمہیں تسلیم کرنا پڑے گا۔ حق حق ہے اور ظاہراً بلا تخصیص اللہ تعالٰے قسم اٹھاتے ہیں۔

مفسر مختلف پیرائے میں اس قسم کو بیان فرماتے ہیں کہ فجر کی قسم اس لئے اٹھائی کہ وہ وقت برکت ورحمت والا ہوتا ہے۔ اور دس اک گیارہ راتوں کی قسم جفت طاق اس لئے اٹھائی کہ عیدالاضحیٰ کے دن ہیں اور حج کے بھی یہی دن ہیں۔ اور تیسری قسم اس لئے اٹھائی کہ حضور پرنور مجسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کو چلے تھے وہ بھی برکت وعظمت والی ہے اور اس سے بھی مختلف تفسیریں موجود ہیں۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اس صورت میں رمضان المبارک کا ذکر موجود ہے یا حج کا ذکر ہے یا قربانی عیدالاضحیٰ کا ذکر موجود ہے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالٰے نے بلا تخصیص قسم اٹھائی کسی خاص مہینے کا ذکر نہیں فرمایا کہیں مفسر بیان فرماتے ہیں جفت سے مراد ذوالحج کی تاریخ اور طاق سے نویں تاریخ قضاد فی الحدیث اور ایک حدیث میں

ہے۔ کہ اس سے نماز کا ذکر ہے کہ کسی نماز کی طاق رکعتیں ہیں اور کسی
نماز کی جفت۔ پہلی حدیث کی روایت میں بھی واضح کیا گیا ہے اور روایت
بھی وہ راجح ہے۔ کیونکہ بقیہ قسم ازمنہ میں سے ہے اور یہ تطبیق ہو سکتی ہے
شفع وتر سے وتر معظم ہوں اور دونوں اس کے مصداق ہو جائیں گے۔ یعنی
استفہام و تقریر و تاکید کے لئے ہے۔ یعنی ان مذکورہ قسموں میں مزید قسم
تاکید کلام کے لئے کافی ہے۔ اور وہ سب قسمیں ایسی ہی ہیں۔ مگر اہتمام کیلئے
اس کے کافی ہونے کی تصریح فرما دی۔ کَمَا مَرَّ فِی قَوْلِہٖ تعالیٰ فی سورۃ
الواقعۃ وَاِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ اور جواب قسم مقدر ہے کہ منکروں
کی سزا ضرور ہو گی۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب قسم کا قرآن پاک میں کہیں بھی ذکر کرتے
ہیں تو پھر اس کا مطلب معنی سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اللہ تعالیٰ کی قسم
سے مراد یہ صاف طور پر ثبوت ملتا ہے کہ قسم حجت ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ
کسی کام کے لئے حجت مقرر فرما دیں تو پھر یہ علم ہے کہ قسم حجت گناہگاروں
کو سزا ملے گی۔ لہٰذا جب اللہ تعالیٰ قسم کا ذکر کرتے ہیں تو ساتھ تنبیہ اور
عبرت کے لئے واقعہ بھی بیان کرتے ہیں۔ تاکہ انسانوں کے ذہن اس
کو قبول کر کے عمل کریں اور دوسروں کے واقعہ سے عبرت حاصل کریں
یہی قسم حجت مقدر ہے اس کام کی۔

مفقر جیساکہ بیان فرماتے ہیں کہ یہ قسم عید الضحےٰ کی ہے۔قربانی کی دس راتوں کی کوئی کہتا ہے۔عید الضحےٰ حج والی دن رات کی قسم ہے کوئی بیان کرتا ہے کہ رمضان المبارک کے آخری دس راتوں کی قسم ہے تو پھر ہوئی تو وہی گیارہویں یا دس راتوں کی برکت عظمت رحمت کی بات ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ دس گیارہ بارہ تاریخ پر چاند کی برکت عظمت والی راتیں ہیں جیساکہ اللہ تعالےٰ قسم فرماتے ہیں، لہٰذا ہم بھی ادب تعظیم کرتے ہیں اور اس دن تاریخوں کو گیارہویں شریف کا ختم پاک دلاتے ہیں بدنی مالی عبادت بجالاکر اللہ تعالےٰ کی رحمت برکت کے امیدوار ہوتے ہیں اس سورۃ میں کہیں بھی ذکر نہیں ذالحج کا یا رمضان المبارک مہینے کا ذکر ہے۔اللہ تعالےٰ نے بلاتخصیص قسم فرمائی اور یہ ہر چاند کی گیارہ بارہ دس راتوں کا برکت رحمت عظمت والی ہوئیں۔جیسے اللہ تعالےٰ نے ہر اُمت کے لئے ایک دن بزرگی والا بنایا تھا ویسے بھی امت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے جمعۃ المبارک کا دن عید المسلمین قرار دیا مسلمانوں کے لئے جمعہ عید کا دن ہے، اس طرح راتوں کو بھی برکت عظمت والی بنایا جیساکہ اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ فرمایا کہ برکت عظمت والی رات قرار دیا اور مہینوں میں بھی بزرگی عظمت والے مہینے بنائے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ قربانی کے یہی دن ہوتے ہیں اور یہی راتیں برکت عظمت والی عید الضحیٰ کے موقعہ پر ہر مسلمان قربانی ادا کرتا ہے جو استطاعت رکھتا ہے۔ لوگ سال بعد قربانی دیگر مالی عبادت اللہ تعالیٰ کی ادا کرتے ہیں دن وہی گیارہویں کے شریف ہوتے ہیں دس گیارہ بارہ۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔ ہم قربانی دیتے ہیں عاشقان رسول و بزرگان دین و اولیائے کرام بھی۔ اور فرماتے ہیں۔

لوکی سال پچھوں آپو جد سینے

اسیں راہواں یار دیاں ملیاں

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ (قرآن پاک)

ترجمہ:۔ یہ قسم ہے واسطے عقلمندوں کے

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عقلمندوں کے لئے قسم فرماتے ہیں۔

تو پھر عقلمند انبیاء اولیاء اللہ بزرگان دین غوث، قطب، ابدال ولی اللہ ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (پ ۱) قرآن پاک۔

ترجمہ:۔ اگر تمہیں معلوم نہیں تو اہل ذکر سے معلوم کر لیا کرو۔

اولیاء اللہ بزرگان دین فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک خود بھی گیارہ

تاریخ کو لنگر پکا کر تقسیم فرمایا کرتے تھے مریدین و عقیدتمندوں نے دریافت کیا کہ سرکار یہ اتنا لنگر پکا کر کیوں تقسیم فرماتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں دیکھتا ہوں کہ ان تاریخوں میں برکت عظمت رحمت ہے اس لئے کہ حضور کی پیدائش بارہ کو ہے ہم ایک دن پہلے حضور پرنور کی خوشی میں کھانا تقسیم کرتے ہیں اور نواسہ رسول حسین علیہ کا شہادت کا دن بھی اور بہت سے کام اللہ تعالےٰ نے رحم کرم سے ان تاریخوں میں کیئے ہیں۔ جیسا کہ ذکر آگے آئے گا۔

کسی نے خوب کہا ہے۔ ؎

عقلمنداں نوں نکتہ کافی لوڑ نہیں دفتر دی

بے ادباں نوں اثر نہ کردی پند نبی سرور دی

گدھے قرآن کتاباں لدھے مکے توڑ پہنچاوے

بھاویں کِنے پھیرے پاوے حاجی بن نہ آوے

یُضِلُّ بِہٖ کثیراً آپ خدا فرماوے

ہر قرآن پڑھنے والا نہ ہدایت پاوے

ادباں والیاں نوں ہدایت بے ادباں گمراہی

ظاہر توحید شیطاں ہوراں دی کیتی خوب تباہی

حضرت شیخ عبدالحق محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ

قَدِاشْتَهَرَ فِیْ دِیَارِنَا هٰذَا الْیَوْمِ الْحَادِیْ عَشَرَ وَهُوَالْمُتَعَارِفُ عِنْدَ مَشَائِخِنَا مِنْ اَهْلِ الْهِنْدِ مِنْ اَوْلَادِہٖ۔

(ماثبت من السنۃ)

ترجمہ:- یعنی ہمارے شہروں میں گیارہویں شریف کا دن مشہور ہے اور یہی ہمارے مشائخ جو حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں ان کے نزدیک متعارف ہے۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ گیارہ ربیع الآخر کو حضور نبی کریم کا چالیسواں کیا کرتے تھے۔ اسی لئے حضرت غوث الاعظم کا عرس بھی گیارہ ربیع الآخر کو ہی ہونے لگا جیسا کہ ہر جگہ ہوتا ہے۔

یہ عرس یا فاتحہ خوانی گیارہویں شریف کا ختم مبارک ہر چاند کی گیارہ تاریخ کو تمام علماء کرام اور بزرگانِ دین و پیرانِ طریقت و مسلمانانِ اسلام دلاتے ہیں جائز ہے۔

تیرے جد کی ہے بارہویں یا غوث اعظم
ملی ہے تجھے گیارہویں یا غوث اعظم

یہ بیان ہے بزرگان دین و علماءِ کرام کا کہ گیارہویں شریف کا دِن متبرک دن ہے چونکہ تمام علماءِ کرام وصوفیانِ عظام، اولیاء اللہ، پیرانِ طریقت اسی مسلک پر ہیں اور سب طریقت والے چاہے وہ قادری سروری ہوں یا قادری قلندری یا قادری نوشاہی، یا قادری چشتی، قادری سہروردی، قادری موددی یا نقشبندی پانچ چشت نو قادر چوداں خانوادے، پندرواں نقشبندیہ سب گیارہویں شریف کا ختم دلاتے ہیں اور ایصال ثواب کرتے ہیں پھر ہم بھی تو دین اسلام انہی بزرگانِ دین اور اولیاء اللہ سے حاصل کرتے ہیں جو کہ مامور من اللہ ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ولی اللہ تعالےٰ کے نائب ہیں اور نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ہیں۔ "وَاُولِی العِلْمُ قَائِمٌ بِالْقِسْطِ" یہی تو وہ برگزیدہ ہستیاں ہیں جن کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاَطِیعُ اللّٰہَ وَاَطِیعُ الرَّسُوْلَ وَاُولی الاَمْرِ مِنْکُمْ

ترجمہ:۔ تابعداری کرو اللہ تعالےٰ کی اور اس کے رسول کی اور اولی الامر کی اولی الامر منکم وہی ہو سکتا ہے جو مامور من اللہ ھو اولیاء اللہ مامور من اللہ ہوتے ہیں اس لئے ان کی تابعداری کرنا اللہ اور رسول کی تابعداری ہے۔

گر تو خواہی در دو عالم سروری
باش در دنیا غلام قادری

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ

حضرت مولانا جلال دین صاحب کو لکھتے ہیں۔ اعراص پیراں بر سُنتِ پیراں سماع و صفائی وار زند یعنی۔

ترجمہ:۔ اے جلال الدین عرس پیراں کو، سماع کو صفائی کے ساتھ کریں (مکتوبات مکتوب صـ۱۸۲)

معلوم ہوا کہ عرس گیارہویں شریف یا ہر چاند کی گیارہ تاریخ کو ختم پاک دلانا ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے۔

قرآن و حدیث سے ثابت ہوا کہ ایصال ثواب ہر حالت میں جا ہے لسانی عبادت ہو یا بدنی عبادت یا مالی عبادت یا مرکب عبادت سب عبادتوں کا ثواب پہنچتا ہے اگرچہ نیت ایصال ثواب کرنے کی ہو گیارہویں شریف جو منت کے طور پر یا مقرر کی گئی ہو اس کے دلانے کی تاریخیں یہ ہیں دن دسواں رات گیارہویں۔ یہ گیارہ تاریخ کو یا بارہ تاریخ سورج غروب ہونے سے پہلے یہی تین تاریخیں عام طور پر بزرگانِ دین و علماء کرام سے ثابت ہیں بلا مقرر یا بلا منت گیارہویں شریف کا ختم دلانا ہو تو جس تاریخ کو چاہیں ختم دلائیں۔

گیارھویں شریف

قولہٗ:- عاشورا اختلفوا فیہ فقیل لانہٗ عاشر محرم وقیل لان اللہ تعالٰی اکرم فیہ بعشر کرامات من الانبیاء الاول موسٰی علیہ السلام فانہٗ نصر فیہ وفلق البحر لہٗ وغرق فرعون وجنودہٗ الثانی النوح علیہ السلام استوت سفینۃ الجودی فیہ الثالث یونس علیہ السلام نجی فیہ من بطن الحوت الرابع فیہ تاب اللہ علٰی ادم علیہ السلام الخامس یوسف علیہ السلام فانہٗ اخرج من الجب فیہ سادس عیسٰی علیہ السلام فانہٗ ولد وفیہ الثامن ابراھیم علیہ السلام ولد فیہ تاسع یعقوب علیہ السلام فیہ ولصوۃ العاشر نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فیہ غفر لہٗ ماتقدم من ذنبہ وماتاخر (شمائل ترمذی)

زباں سے گر کیا توحید کا دعوٰی تو کیا حاصل
بنایا ہے بت پندار کو اپنا خدا تو نے

دلائل گیارہویں شریف

نزولِ رحمت نالے پیا مہینہ پہلے	دن دسواں تے رات یارہویں سی
حکم اکتب دا قلم نوں ہویا جس دن	دن دسواں تے رات یارہویں سی
جس دِن زمین آسمان تے فرش بنیا	״ ״ ״ ״ ״
نور نبی وچوں لوح کرسی قلم بنیا	״ ״ ״ ״ ״
پیدا ہوئے پہاڑ سمندر جس دن	״ ״ ״ ״ ״
اے ستارے تے ملائکہ پیدا ہوئے	״ ״ ״ ״ ״
حُور و غِلماں جس دن ہوئے پیدا	״ ״ ״ ״ ״
حضرت آدم عیسٰے ابراہیم ہوئے پیدا	״ ״ ״ ״ ״
حضرت نوح دا بیڑا پار ہویا	״ ״ ״ ״ ״
ہوئی بخشش نبی داؤد دا اُتے	دن دسواں تے رات یارہویں سی
پیٹ مچھلی دیوں نکل حضرت یونس	״ ״ ״ ״ ״
ملیا ملک واپس حضرت سلیمان تائیں	״ ״ ״ ״ ״
ٹل گئی بلا ایوب اُنوں	״ ״ ״ ״ ״
حضرت یوسف یعقوب دا میل ہویا	״ ״ ״ ״ ״

ابراہیم تے نار گلزار ہوئی — دن دسواں تے رات یارہویں سی
اسمٰعیل دے گلے اُتے چھری چلی — " " " " " "
ادریس علیہ آسمان تے گئے زندہ — " " " " " "
دندر سول پاک دا شہید ہویا — " " " " " "
آیت مَا تَقَدَّمَ ہوئی نازل — " " " " " "
عرس رسولِ پاک دا حضرت الوبکر صدیق کیتا " — " " " " "
قیامت دسویں محرم جمعہ دا دن رکھیا — " " " " " "
علی اصغر دے گلے تے تیر لگا — " " " " " "
جس دن شاہ حسین شہید ہوئے — " " " " " "
چالیسواں رسولِ پاک دا غوث پاک کیتا " — " " " " "
گیارہویں پُشت پیدا ہوئے جس دن — " " " " " "
وصالِ حق کیتا غوث پاک جس دن — دن دسواں تے رات یارہویں سی

معلوم ہوا کہ یہ تاریخیں برکت و رحمت و عظمت والی ہیں دس، گیارہ بارہ کیونکہ اللہ تعالےٰ ان تاریخوں میں اپنے بندوں پر عفو و بخشش، برکت و رحمت نازل فرماتے ہیں۔ اور حضور ثقلین سید عبدالقادر غوث الاعظم سرکار کا وصالِ حق بھی گیارہ تاریخ کو ہوا۔ اس لئے حضور غوث پاک کے عقیدت

منداں وحُب داران اہل بیت اور دوسرے پیرانِ طریقت گیارہویں شریف دلاتے ہیں۔ کھانا مٹھائی فروٹ یا کپڑے یا جو مال حاضر ہو اس پر ختم شریف دلا کر ایصالِ ثواب یوں کرتے ہیں۔ اس کلام پاک کا ثواب اس کھانے یا مال کا ثواب بہ طفیل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ و بارک وسلّم صحابہ کرام، پنجتن پاک، سید الشہداء کربلا وامامین کل اولیاء کرام، پیران عظام، مسلمان مرد و عورت، بچوں خصوصاً حضور غوث الاعظم سرکار کو پہنچے یا الٰہ العٰلمین آمین!

یہی طریقہ پیران طریقت کا ہے اور جمہور اہل سنت جماعت بھی اِس طریقہ پر ہیں۔

؎ موج میں جب آ گئے میراں قطرے سے دریا کر دیا
پڑ گئی جس پر نظر بندے سے مولا کر دیا

حضور غوث الاعظم سرکار حضرت سید عبدالقادر میراں محی الدین محبوب سبحانی خود گیارہ تاریخ کو لنگر پکوا کر تقسیم فرمایا کرتے تھے عقیدت مندوں نے دریافت کیا سرکار یہ لنگر کیوں اُتنا پکا کر آپ تقسیم فرماتے ہیں گیارہ تاریخ کو تو حضور غوث الاعظم سرکار نے جواب دیا۔ کہ میں دیکھتا ہوں ان تاریخوں میں برکت و عظمت اللہ تعالےٰ اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں اس لئے کہ حضور سرکارِ دو عالم کی پیدائش کا نور ظہور بارہ

تاریخ کو ہے ہم ایک دن پہلے حضور پرنور کی خوشی میں لنگر تقسیم کرتے ہیں اور نواسہ رسول حسین علیہ السلام کی شہادت کا دن دسواں ہے اس لئے کھانا زیادہ پکوا کر ہم ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ تاریخیں برکت و عظمت رحمت والی ہوئیں کیونکہ عاشقانِ خداوند تعالےٰ عاشقانِ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گیارہویں شریف کی برکت وعظمت بیان فرماتے ہیں۔ برکت و عظمت رحمت والی تاریخیں یوں نہیں۔ دس، گیارہ بارہ۔

جیسا کہ مندرجہ بالا مضمونات سے واضح ہے ان تاریخوں میں معافی بھی ہے۔ عفو و بخشش بھی رحمت و برکت اللہ تعالےٰ نے نازل فرمائی جیسا کہ اہلِ نظر غوث الاعظم سرکار اولیاء اللہ علماء کرام و پیران عظام فرماتے ہیں۔

حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

اَنَا قَدَمِی رَقْبَۃِ عَلٰی کُلِّ وَلِیَّۃِ

ترجمہ:۔ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کے کاندھے پر ہے۔

اسی لئے حضور غوث پاک سرکار سیّد عبدالقادر میراں محی الدین محبوب سبحانی کے عقیدت مندان و حُب داران اہلِ بیت و دوسرے پیران طریقت چاہے وہ کسی سلسلے سے ہوں قادری سروری ہوں، قادری

چشتی ہوں قادری، نوشاہی ہوں۔ پنج چشت۔ نو قادر چودہ خانوادے نیز داں نقشبندیہ۔ تمام مومن مسلمان اہل سنت جماعت گیارہویں شریف کو کھانا مٹھائی، دودھ یا کپڑے یا جو مال حاضر ہو اس پر ختم دلا کر ایصالِ ثواب یوں کرتے ہیں۔ اس کلام پاک کا ثواب اس کھانے یا مال کا ثواب بہ طفیلِ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور صحابہ کرام، پنجتن پاک، سید الشہداءِ کربلا۔ امامین۔ کل اولیاءِ کرام پیران عظام، مسلمان مرد، عورت۔ بچوں خصوصاً غوث الاعظم سرکار کو پہنچے۔ یہ طریقہ پیرانِ طریقت کا ہے اور علماءِ کرام، جمہور اہلِ سنت جماعت بھی اس طریقہ پر ہیں۔

معلوم ہوا کہ گیارہویں شریف دلانا مالی عبادت، بدنی عبادت لسانی عبادت، مرکب عبادت ہے اس لئے ہر مسلمان طالب مولاو عاشقانِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ جب داران غوث پاک واہل بیت گیارہویں شریف دلا کر مالی و بدنی ولسانی عبادت بجا لا کر ایصال ثواب کرتے ہیں یہ اللہ تعالےٰ کا حکم بھی ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کی سنت اور بزرگانِ دین پیرانِ طریقت کا طریقہ ہے لہٰذا جو لوگ ایصال ثواب کرتے ہیں یا جو لوگ نہیں کرتے سب کو اللہ تعالےٰ اپنے حبیب پاک کا صدقہ توفیق عطا فرمائے آمین!

ایسے طریقہ سے گیارہویں شریف کا لنگر تقسیم کرنا چاہیئے کہ بلا تخصیص بلا امتیاز بچوں، بوڑھوں، جوانوں، مردوں، عورتوں، غریبوں، امیروں اپنے بیگانوں کا لحاظ نہ کیا جائے۔ یہ برائی ہے۔

کہ

آناں ونڈے شیرنی مُڑ گھڑ اپنیاں نوں

بلکہ ایک ایک جیسا حصہ تقسیم ہو کسی امیر غریب، اپنے بیگانے مسلم غیر مسلم کا امتیاز نہ ہو تو پھر ثواب ضرور ہوگا۔ کیونکہ جتنے آدمی زیادہ کھائیں گے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا۔ اللہ تعالٰے اس تبرک کا صدقہ سے گناہوں کی معافی بیماریوں سے شفا اور محبت دین اللہ تعالٰے سے عشق، محمد مصطفٰے صلعم سے عشق، اہلِ بیت، غوث پاک سے پیار اور شوقِ عبادت، ایصالِ ثواب کا بڑھے گا۔

ے پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

مختصر فاتحہ خوانی وایصالِ ثواب

مختصر کرنا ہو تو ایک بار سورۂ فاتحہ، تین بار سورۂ اخلاص پڑھی جائے پھر یُوں دُعا کی جائے یا اللہ اپنے حبیب پاک کے طفیل اِس کلام پاک کا ثواب اور اِس کھانے کا ثواب جس شخص کو پہنچانا مقصود ہو اُس کا نام لیا جائے۔

اپنی اپنی بولی زبانوں کے مطابق فاتحہ دلانا، ختم شریف دلانا خیرات دلانا، ایصالِ ثواب کرنا، فاتحہ نام تو ہے الحمد شریف کا کیونکہ اس وقت الحمد شریف پڑھی جاتی ہے اس لئے اس عمل کا نام فاتحہ مشہور ہوگیا اِسے ہی ایصالِ ثواب کہتے ہیں یہ مختصر طریقہ ہے ایصالِ ثواب کا۔

فاتحہ خوانی و ثواب رسانی ایصالِ ثواب کا طریقہ

ثواب پہنچانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس عبادت کا ثواب پہنچانا مقصود ہو عبادت سے فارغ ہو کر یوں کہے کہ اے اللہ اس عبادت کا ثواب بہ طفیل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم فلاں شخص کی رُوح کو پہنچا۔ عام طور پر فاتحہ خوانی یوں ہوتی ہے۔

عام طور پر فاتحہ خوانی یوں ہوتی ہے،

پہلے کوئی سورہ یا رکوع پڑھ کر بعد ایک مرتبہ سورہ کافرون تین مرتبہ سورۃ اخلاص ایک مرتبہ سورۃ فلق، ایک مرتبہ سورۃ والناس پھر ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پھر سورۃ بقرہ کی پہلی چند آیتیں ھُمُ المفلحون تک پڑھی جاتی ہیں پھر

اِنَّ رحمة الله قریبٌ مِنَ المُحسِنِینَ ہ وَمَا اَرسَلنٰكَ اِلَّا رَحمَةً لِّلعٰلَمِینَ

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنَ الرِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ہ

وَمَاکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْئٍ عَلِیْمًا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اَصْحَابِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاِمَامِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ سُبْحَانَكَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّتِ

عَمَّا یَصِفُوْنَ ہ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ ۔ پڑھ کر یوں دعا کی جاتی ہے، اے اللہ پاک اس کلام پاک کا ثواب اور اگر کوئی شرینی یا کھانا وغیرہ ہو تو پھر یوں کہئے ۔ اے اللہ پاک اس کلام پاک اور اس کھانے یا شرنی کا ثواب حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی بارگاہ میں تحفہ پیش کر کے پھر ان کے صدقے ان کے طفیل سے کل انبیاء محمد صعلم آل محمد صلعم واصحاب محمد و پنجتن پاک امامین بزرگانِ دین، اولیاء اللہ کی روح کو ثواب پہنچا ۔ یا الٰہی یا رحیم یا کریم ۔

اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں ۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ہ

(سورۃ المائدہ پ۷)

ترجمہ :۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو پاکیزہ اس چیز کو کہ حلال کیا اللہ نے واسطے تمہارے اور مت نکل جاؤ حد سے ۔

تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے حد سے نکل جانے والوں کو

تو معلوم ہوا کہ حلال چیزوں کو حرام کہنا کتنا سخت گناہ ہے اور جبکہ ہم کھانا کپڑے فروٹ یا مٹھائی پر کلام پاک پڑھنے کے بعد تقسیم کرتے ہیں تو وہ چیزیں حلال طیب ہیں ان کو حرام کرنے والا کون ہو سکتا ہے جبکہ اللہ

تعالیٰ نے یہ صاف طور پر فرمایا کہ جو حلال چیزوں کو حرام کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ
اس کو دوست نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ کالج نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لاالٰہَ اِلّا اللہ

بشاراتِ ظہور

شیخ ابو محمد بطائحیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت غوثِ اعظمؒ کی ولادت با سعادت سے تئیس سال پہلے رمضان المبارک ۴۸۰ھ میں شیخ زمانہ حضرت ابوبکر حمادؒ دباس ایک مجلس میں وعظ فرما رہے تھے۔ یکایک ان پر حالت کشف جاری ہو گئی اور انہوں نے فرمایا۔

لوگو!

آگاہ ہو جاؤ کہ وہ زمانہ بہت قریب ہے جب عراق میں ایک کامل ولی اللہ پیدا ہو گا جب وہ مراد کے مرتبہ پر فائز ہو گا۔ اس کا اسمِ گرامی غوث الثقلین سید عبدالقادر ہو گا اور لقب محی الدین ہو گا۔ ایک دن وہ حکمِ الٰہی سے فرمائے

قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

یعنی میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے

(اذکار الابرار)

مُقدس جُبّہ

شیخ ابو محمد بطائحی کا بیان ہے کہ امام حسن عسکریؒ نے بوقت وصال اپنا جُبہ مُبارک حضرت شیخ معروف کرخیؒ کے سپرد کیا اور وصیّت کی کہ یہ امانت محبُوب سبحانی سیّد عبدالقادر محی الدین جیلانیؒ تک پہنچا دینا کہ میرے بعد آخر صدی پنجم میں ایک بزرگ ہوں گے، شیخ معروف کرخیؒ نے یہ جُبّہ مبارک حضرت جنید بغدادیؒ تک پہنچایا۔ انہوں نے حضرت شیخ کے سپرد کیا اس طرح یہ مقدس امانت منتقل ہوتے ہوئے ایک عارف باللہ کے ذریعے شوال ۵۰۴ھ میں حضرت غوث الاعظم سیّد عبدالقادر محی الدین جیلانیؒ تک پہنچ گئی۔

یعنی حق بہ حقدار رسید۔

(مخزن القادریہ)

مہر تاج الاولیاء امام یعقوب ہمدانی سے روایت ہے کہ میرے مُرشد نے مجھے فرمایا۔ کہ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی ولادت سے کئی سال پہلے انہوں نے شیخ المشائخ ابو عبداللہ علی سے سنا کہ زمانہ قریب میں ایک بزرگ کا ظہور ہوگا۔ جو تمام اولیاء اللہ کا سرتاج ہوگا۔

(اسرار المعانی)

مکاشفۂ جنیدؒ

شیخ المشائخ حضرت جنید بغدادیؒ جو حضرت غوث الاعظمؓ سے دو سو سال پہلے گذرے ہیں۔ایک دن مراقبہ میں تھے کہ یکایک انہوں نے فرمایا۔

قَدَمُہٗ عَلٰی رَقَبَتِیْ

قَدَمُہٗ عَلٰی رَقَبَتِیْ

یعنی اس کا قدم میری گردن پر اُس کا قدم میری گردن پر

جب مراقبہ سے فارغ ہوئے تو خدّام نے ان کے ارشادات کی حقیقت دریافت کی۔ فرمایا مجھے اشارہ غیبی ہوا ہے کہ پانچویں صدی ہجری کے آخر میں ایک عظیم بزرگ کتم عدم سے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوں گے۔نام ان کا عبدالقادر ملقب محی الدین ہوگا۔جیلان میں ان کی ولادت مسعود ہوگی اور بغداد میں سکونت اختیار فرمائیں گے۔ایک دن وہ حکم الٰہی سے فرمائیں گے۔

قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ

یعنی میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر

صاحب نذہت الخواطر امام محمد بن سعید زنجانی کا بیان ہے۔کہ حضرت ابی حسن لیادہ جوئیؒ کے زمانہ سے حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؓ کے زمانہ

تک جو ولی اللہ گذرا اس نے حضرت غوث الاعظم کے ظہور کا مژدہ سنایا اور بشارت دی اور ان کے مراتب اعلیٰ کا تذکرہ کیا۔

اروضۃ النواظر نزہۃ الخواطر و مناقب سید عبد القادر

بہ پنجم۔

کرامات ولادت

عالم تاب آفتاب غوثیّت کے طلوع کے وقت بہت سے حیرت انگیز واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جب آپ رونق افروز عالم ہوئے اس وقت آپ کی والدہ ماجدہ، عابدہ، زاہدہ حضرت ام الخیر کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔ جو عام طور پر عورتوں کا سن یاس ہوتا ہے اور ان کو اولاد سے ناامیدی ہو جاتی ہے یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل تھا کہ اس عمر میں حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ ان کے بطن مبارک سے ظاہر ہوئے مناقب غوثیہ میں شیخ شہاب الدین سہروردی سے منقول ہے کہ سیدنا غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی کی ولادت کے وقت غیب سے آواز آئی اور پانچ عظیم الشان کرامتوں کا ظہور ہوا۔ اوّل شب ولادت حضرت کے والد ماجد سید ابو صالح نے خواب میں دیکھا کہ آقائے دو جہاں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ اور ارشاد فرما رہے ہیں:-

یَا اَبَا صَالِح اَعْطَاکَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اِبْنًا صَالِحًا وَھُوَ وَلَدِیْ وَمَحْبُوْبِیْ وَمَحْبُوْبُ اللّٰہِ تَعَالیٰ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ شَانُہٗ وَسَیَکُوْنُ لَہٗ شَانٌ عَالِیٌ فِی الْاَوْلِیَاءِ وَالْاَقْطَابِ۔

ترجمہ:- اے ابا صالح اللہ تعالےٰ نے تجھ کو فرزند صالح عطا کیا ہے وہ میرا محبوب ہے اور خدائے بزرگ پاک برتر کا محبوب اور تمام اولیاء واقطاب میں اس کا مرتبہ بلند ہے۔

دوم:- حضرت سیدنا غوث الاعظم پیدا ہوئے تو آپ کے شانہ مبارک پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قدم مبارک کا نقش موجود تھا جو آپ کے ولی کامل ہونے کی دلیل ہے۔

سوم:- آپ کے والدین کو اللہ تعالےٰ نے عالم غیب میں بشارت دی کہ جو لڑکا پیدا ہو گیا تمہارے ہاں سلطان الاولیاء ہوگا اور اس کا مخالف گمراہ اور بددین ہوگا۔

چہارم:- آپ کی ولادت کی شب صوبہ گیلان میں قریباً گیارہ صد لڑکے پیدا ہوئے وہ سب کے سب مرتبۂ ولایت پر فائز ہوئے اس رات تمام علاقہ گیلان میں کوئی لڑکی پیدا نہیں ہوئی۔

پنجم:- آپ رمضان المبارک کے مہینہ کی چاند رات کو پیدا ہوئے دن کے وقت تک والدہ ماجدہ زاہدہ کا دودھ پیتے تھے۔

ولادت کے دوسرے سال ابر کی وجہ سے رویت ہلال کے متعلق کچھ دن جب غوث الاعظم نے دودھ کو مطلق منہ نہ لگایا تو آپ کی والدہ ماجدہ سمجھ گئیں کہ آج رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ہے۔

چنانچہ انہوں نے لوگوں کو یہ خبر سنائی اور بعد میں معتبر شہادتوں سے سیدہ اُمّ الخیر کے قیاس کی تصدیق بھی ہو گئی مناقب معراجیہ کی روایت ہے کہ سیّدنا شیخ عبد القادر کا چہرۂ مبارک بوقتِ ولادت مہرِ درخشاں کی طرح روشن تھا اور کیوں نہ ہوتا۔ اِس مقدس ہستی نے ایک دن دنیائے اسلام کا آفتاب عالمتاب بننا تھا۔

ے بالائے سرش زہوش مندی
می تافت ستارۂ بلندی

شعرا کی نظر میں تاریخ ولادت

آنکہ ہژدہ ہزار بندہ اوست　　غوث الاعظم شہ خجستہ نہاد

چوں زباغ حسن ؓ چو گل بشگفت　　چار صد بود بعد از ہفتاد

ترجمہ:- وہ شاہِ عالی مَرتبہ غوث اعظم کہ جن کے طابع اٹھارہ ہزار مرداں صالح ہیں۔ جب چمنستان من ہیں پھول کی مانند کھلے تو اس وقت سن ہجری ۴۷۰ھ تھا۔

سال مولودش کہ بس رنگین تر است

شد رقم محبوب عبدالقادر است

تاریخ۔ محبوب عبدالقادر (عدد ۴۷۱)

اِنَّ بازَاللّٰہِ سُلطَانَ الرِّجالَ

جَاءَ فِی عِشقٍ تَوَفّٰی فِی کَمَالَ

(تاریخ ولادت (عشق) (عدد ۴۷۰)

تاریخِ عمر (کمال) (عدد ۹۱)

شاہ شاہاں شیخ عبدالقادر است

دلنشیں و دلربا و دلبر است

سید عالی نسب در اولیاء است
نورِ چشم مصطفےٰؐ و مرتضےٰؑ است

سالِ مولودش ز اوج کبریا
گفت ہاتف زیب تاج اولیاء

تاریخ زیب تاج اولیاء (عدد ۱۱۴۷)

بادشاہے کہ اولیاء اللہ
زیر پائش نہاد جملہ رکاب

زاں ولی مالک الرقاب آمد
سالِ تاریخ مولدش بحساب

تاریخ "مالک الرقاب" (عدد ۱۱۴۷)

نام نسب

نام وکنیت:۔ اسم گرامی عبد القادر تھا۔ کنیت ابو محمد تھی اور لقب محی الدین تھا۔ عامتہ المسلمین میں آپ غوث اعظم کے عرف سے مشہور ہوئے

شجرہ نسب

آپ کا معزز سلسلہ نسب والد ماجد کی طرف سے گیارہ واسطوں سے اور بواسطہ مادر محترمہ چودہ واسطوں سے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ تک پہنچتا ہے۔

سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم

محمدؐ

شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ زوجِ بتول ۔ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا بتولؓ

سیدِنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ شہیدِ کربلا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید حسن مثنیٰ رحؒ ۔ سیدنا امام زین العابدین رضؓ

سیّد عبداللہ المحض رض	سیّدنا امام محمد باقر رض
سیّد موسیٰ الجون رض	سیّدنا امام جعفر صادق رض
سیّد عبداللہ ثانی رض	سیّدنا موسیٰ کاظم رض
سیّد موسیٰ ثانی رض	سیّدنا علی الرضا رض
سیّد داؤد رض	سیّد ابوعلاؤالدین محمدؐ الجواد رض
سیّد محمد رض	سیّد کمال الدین علیٰ رض
سیّد یحییٰ الزاہد رض	سیّد ابوالعطاء عبداللہ رض
سیّد ابی عبداللہ رض	سیّد محمود رض
سیّد ابوصالح جنگی دوست رض	سیّد محمد رض
در زوج اُم الخیر فاطمہ رض	سیّد ابوجمال رض
	سیّد ابوعبداللہ الصومی الزاہد رض
	سیّدہ اُم الخیر اُمتہ الجبار فاطمہ رض

غوثِ اعظم رض

سیّدنا محی الدین ابومحمد عبدالقادر جیلانی رض

حضرت سیّدنا عبدالقادر غوثِ اعظم کے دو اشعار ملاحظہ فرمایئے جن

میں آپ نے خود اپنے نسب اور اسمِ گرامی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِيْ
وَأَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ
وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِيْ
وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

ترجمہ :- میں حسنؓ کی اولاد ہوں اور میرا مقام مخدع خاص ہے، اور تمام اولیاء کی گردن پر میرا قدم ہے۔ اور میرا مشہور نام عبدالقادر ہے اور میرے جد سرچشمۂ کمالات ہیں۔

حضرت سیدنا غوث الاعظمؒ کا مولد مبارک عراق کے دارالخلافہ بغداد سے تقریباً چار سو میل کے فاصلہ پر تھا۔ لیکن آپ نے تحصیل علم اور تبلیغ ہدایت کے لئے بغداد کو اپنا مرکز بنالیا کیونکہ وہ اس وقت دنیائے اسلام کا مرکز تھا۔ اِس کے تفصیلی حالات آگے آئیں گے۔

أَنَا الْجِيْلِيُّ مُحْيُ الدِّيْنِ اِسْمِيْ
وَأَعْلَامِيْ عَلٰى رَأْسِ الْجِبَالِ

یعنی میں جیل کا رہنے والا ہوں۔ اور محی الدین میرا نام ہے اور میری عظمت کے جھنڈے پہاڑوں پر گڑے ہوئے ہیں۔

خرقۂ ارادت

بیعت:- سیدنا غوث اعظم کے ورود بغداد کے وقت حضرت ابوالخیر حماد بن مسلم الدباس رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قاضی ابو سعید مبارک مخرمی رحمۃ اللہ علیہ علوم طریقت کے مسلم رہنما تھے دونوں اولیائے کامل تھے۔ سیدنا غوث الاعظم نے ان دونوں سے بے شمار فیوض روحانی حاصل کیے لیکن ابھی بیعت و ارادت کے رشتے میں منسلک ہونا باقی تھا۔ جب آٹھ سال کی طویل مدت میں ہر قسم کے علوم میں یکتا ہو گئے اور پھر پچیس سال کے، بے مثال مجاہدات و ریاضت کے بعد آپ کو پورا تزکیہ نفس حاصل ہو گیا تو وقت آ گیا کہ آپ کا ہاتھ کسی پیر طریقت کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ چنانچہ منشائے الٰہی کے مطابق آپ حضرت قاضی ابو سعید مبارک مخرمی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کر کے ان کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔

شیخ ابو سعید مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے اس عظیم المرتبت مرید پر بے حد ناز تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خود انہیں اس شاگرد رشید کے مرتبہ سے آگاہ کر دیا تھا۔ ایک دن حضرت غوث الاعظمؒ ان کے پاس

بیٹھے تھے۔ کسی کام کے لئے اٹھ کر باہر گئے تو قاضی ابو سعید المبارک نے فرمایا اس جوان کے قدم ایک دن تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہوں گے اور اس کے زمانے کے تمام اولیاء اس کے آگے انکساری کریں گے۔

خرقہ جو ملا اُن کو تھا حکمِ خداوندی
ہے فرش و عرش پہ یہ ملائک کی صدابندی
مرشد کی عنایت تو عنایت ہے خداوندی
ظاہر سے تو ہوتی نہیں ان کی ثنا بندی

ظاہر شاہ

خرقۂ ولایت

حضرت قاضی ابوسعید المبارک مخزمی رحمۃ اللہ علیہ جب سیّدنا سے بیعت لے چکے تو ان کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میرے شیخ طریقت جو لقمہ میرے منہ میں ڈالتے تھے۔ وہ میرے سینہ کو نورِ معرفت سے بھر دیتا تھا۔

پھر حضرت شیخ ابوسعید المبارک نے آپ کو خرقۂ ولایت پہنایا۔ اور فرمایا اے عبدالقادر یہ خرقہ جناب رسالت مآب سرورِ کائنات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو عطا فرمایا تھا انہوں نے خواجہ حسن بصری کو عطا فرمایا تھا۔ اور ان سے دست بدست مجھ تک پہنچا۔

یہ خرقہ زیب بدن کر کے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر بیش از بیش انوار الٰہی کا نزول ہوا۔

خدا سے پھر وہی تلب ونظر مانگ
نہیں ممکن امیری بے فقیری !

خرقہ مُبارک کی سند

سیدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا خرقۂ ولایت جن واسطوں سے آپ تک پہنچا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ
خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ۔
شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ داؤد مطائی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ سِرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ ابوالحسن علی بن محمد القریشی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابو سعید المبارک بن علی مخزمی رحمۃ اللہ علیہ۔
سیدنا شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ۔

دُنیائے اسلام کی عمومی حالت

حضرت غوثِ اعظم جب بغداد تشریف لائے۔ دنیائے اسلام کی حالت طرح طرح کے فتنوں کی اماجگاہ بنی ہوئی تھی ایک طرف فتنہ خلق قرآن، اعتزال اور باطنیت کی تحریکیں مسلمانوں کے لئے خطرہ ایمان بنی ہوئی تھیں دوسری طرف علماء سوء اور نام نہاد صوفی لوگوں کے دین ایمان پر ڈاکہ ڈال رہے تھے۔ مرکز اسلام بغداد میں بدکاری، فسق اور منافقت کا بازار گرم تھا خلافت بغداد دن بدن زوال پذیر تھی سلجوقی آپ میں لڑ رہے تھے جس سلطان کی طاقت بڑھ جاتی۔ بغداد میں اس کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ عباسی خلیفہ دم نہ مار سکتا تھا۔ باطنیہ تحریک کے پیروں نے ملک میں اودھم مچا رکھا تھا کسی اہل حق کی جان و عزت محفوظ نہ تھی۔

جب حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ مسند ارشاد و اصلاح پر جلوہ افروز ہوئے یہ ۵۲۱ھ تک مجاہدات و ریاضت میں مشغول رہے اس وقت دنیائے اسلام کی سیاسی ابتری میں کچھ کمی ہوگئی تھی لیکن عام لوگوں کا سیاسی انحطاط انتہا کو پہنچ چکا تھا اور جو فتنے پہلے جنم لے چکے تھے۔ اب شعلہ بن چکے تھے۔ یہی وقت تھا کہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ

علیہ اصلاح تقویٰ سے آراستہ، مزاج شریعت سے آشنا اور کتاب وسنت کے علوم سے مسلح ہو کر میدانِ جہاد میں اترے اور مجالس ارشاد و تربیت اور اجتماعات صلح و ہدایت کے ذریعہ باطل کے خلاف جنگ کا آغاز کر دیا۔

مسندِ ارشاد و اصلاح جلوہ افروز ہونے سے پہلے ۱۶ شوال ۵۲۱ھ سہ شنبہ کے دن دوپہر کے وقت آپ کے پاس حضور پر نور مجسّم سرورِ کونین تشریف لائے زیارت سے بامشرف کیا اور فرمایا۔

اے عبدالقادر تم لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لئے وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے۔

آپ نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ایک عجمی ہوں۔ عرب کے فصحا کے سامنے کیسے بولوں۔ حضور پر نور مجسم نے فرمایا اپنا منہ کھولو۔

آپ نے حضور کے ارشاد کے مطابق تعمیل حکم کیا سرورِ کونین نے اپنا لعاب دہن سات بار آپ کے منہ میں ڈالا اور پھر فرمایا۔

جاؤ قوم کو وعظ و نصیحت کرو اور ان کو اللہ کے راستے کی طرف بلاؤ سید عبدالقادر محی الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنی قیام گاہ سے مسجد تشریف لائے اور حضرت نے ظہر کی نماز پڑھی اور واعظ کے لئے بیٹھ گئے۔ اس وقت بہت سے

لوگ آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کچھ دیر بیٹھ گئے آپ کچھ جھجکے یکایک آپ پر کشفی حالت طاری ہوئی۔ آپ نے دیکھا کہ شیرِ خدا علی کرم اللہ وجہ آپ کے سامنے کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں وعظ شروع کیوں نہیں کرتے ؟

آپ نے عرض کیا۔ اباجان میں گھبرا گیا ہوں۔

شیر خدا نے فرمایا۔ اپنا منہ کھولو۔

آپ نے اپنا منہ کھولا تو حضرت علی المرتضٰے نے اپنا لعاب دہن چھ بار آپ کے منہ میں ڈالا۔

آپ نے عرض کیا یا حضرت آپ نے سات مرتبہ اپنے لعاب دہن سے مجھے کیوں نہیں مشرف فرمایا۔

شیر خدا علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔

یہ ہادیٔ اکرم نور مجسم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا پاس ادب ہے۔ یہ فرما کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ غائب ہو گئے اور آپ نے وعظ کا آغاز کر دیا لوگ آپ کی فصاحت و بلاغت دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور دنگ رہ گئے اور بڑے بڑے فصحا کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔

ابتداء میں آپ نے درس و تدریس اور وعظ و نصیحت کا سلسلہ اپنے شیخ طریقت جناب ابو سعید المبارک مخزمی کے مدرسہ میں شروع کیا سارا بغداد اور اطراف و اکناف کے لوگ آپ کے مواعظِ حسنہ پر لوٹ

پڑے اور عجم میں آپ کی شہرت چند دلوں میں عراق، شام اور عرب میں پھیل گئی۔ ہجوم خلق کی وجہ سے مدرسے میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی اور لوگ مدرسہ کے باہر شارع عام پر بیٹھ گئے آخر ۵۲۸ھ میں قرب وجوار کے مکانات شامل کر کے مدرسہ کو وسیع کر دیا گیا لیکن یہ وسیع و عریض عمارت بھی لوگوں کے لئے ناکافی تھی۔ کیونکہ بے پناہ ہجوم کا احاطہ نہ کر سکتی تھی اور آپ کا منبر شہر سے باہر عیدگاہ کے وسیع و عریض میدان میں رکھا جاتا تھا۔ حاضرین مجلس کی تعداد بسا اوقات ستر ہزار بلکہ اس سے بھی بڑھ جاتی تھی۔ آپ کے وعظ و خطبات قلم بند کرنے کے لئے ہر مجلس میں چار سو دواتیں ہوا کرتی تھیں اور دو قاری ہر مجلس وعظ میں بغیر الحان کے بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ آپ کی عالمگیر شہرت دور دراز مقامات سے شائقین کو آپ کی مجالس وعظ میں کھینچ لاتی تھی۔ آپ عام طور پر ہفتہ میں تین بار وعظ فرمایا کرتے تھے۔ جمعۃ المبارک اور سہ شنبہ کی شام کو اور یک شنبہ کی صبح کو ان پر اثر مواعظِ حسنہ کا سلسلہ پورے چالیس برس یعنی ۵۲۱ھ سے ۵۶۱ھ تک جاری رہا۔ وعظ کی اثر انگیزی سیدنا غوثِ اعظم حکمت و دانش کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہوتا تھا۔ اس کی تاثیر کا یہ عالم تھا کہ لوگوں پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ بعض لوگ اپنے کپڑے پھاڑ لیتے۔ کئی غش کی حالت میں واصلِ حق ہو گئے اور غیر مسلم آپ کا وعظ سن کر کلمۂ شہادت پڑھ لیتے۔ آپ

کی مجلسِ وعظ میں بکثرت رجال مِن ملائکہ بھی شرکت کرتے تھے۔ آپ کے وعظ کی اثر انگیزی سے ان کے لباس اور ٹوپیاں شعلہ فروزاں بن جاتیں اور شدّتِ اضطراب سے ان میں اضطراب پیدا ہو جاتا۔ آپ کی آواز نہایت کڑاک دار تھی جسے دور نزدیک بیٹھے ہوئے تمام لوگ یکساں سن سکتے تھے ہیبت کا یہ عالم تھا کہ دورانِ وعظ کسی کی مجال نہ تھی کہ بات کرے یا اِدھر اُدھر اُٹھ کر جائے وعظ قدرے سُرعت سے فرمایا کرتے تھے کیونکہ الہاماتِ ربّانی کی بے پناہ آمد ہوتی تھی۔ اس دور کے اکثر نامور مشائخ آپ کی مجالسِ وعظ میں بالالتزام شریک ہوتے تھے۔ مجالسِ وعظ میں بکثرت کرامات آپ سے سرزد ہوئیں آپ کے مواعظ دلوں پر بجلی کا سا اثر کرتے تھے ان میں بیک وقت شوکت و عظمت بھی تھی اور دلآویزی اور حلاوت بھی تھی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کے نائب خاص تھے۔ عارفِ کامل ولی اللہ، قطب زمانہ غوث الوقت ہیں، اس لئے ہر وعظ سامعین کے حالات و ضروریات کے مطابق ہوتا تھا۔ لوگ جب بغیر پوچھے اپنے شبہات اور قلبی امراض کا جواب پاتے تھے۔ تو ان کو روحانی سکون حاصل ہو جاتا تھا۔ آپ کے مواعظِ حسنہ کے الفاظ آج بھی دلوں میں حرارت پیدا کر دیتے ہیں۔ ان میں بے مثال تازگی اور زندگی محسوس ہوتی ہے نورِ ہدایت کی ضیا پاشیاں آپ کے مرید شیخ عبداللہ جیائی کا بیان ہے۔

کہ حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی کے مواعظِ حسنہ سے متاثر ہو کر ایک لاکھ سے زائد فساق و فجار اور بد اعتقاد لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور ہزار ہا یہودی اور عیسائی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ سیدنا غوث اعظم نے خود ایک موقع پر فرمایا:

میری آرزو ہوتی ہے کہ ہمیشہ خلوت نشین رہوں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کو اپنے بندوں کی بھلائی منظور ہے۔ میرے ہاتھ پہ پانچ ہزار سے زیادہ عیسائی اور یہودی مسلمان ہو چکے ہیں اور ایک لاکھ سے زیادہ بدکار اور فسق و فجور میں مبتلا لوگ توبہ کر چکے ہیں اور کرتے رہیں گے ۔ یہ اللہ تعالےٰ کا خاص انعام ہے

ایک مرتبہ آپ کی مجلس میں عرب کے تیرہ عیسائیوں نے اسلام قبول کیا اور پھر بیان کیا کہ کچھ عرصہ سے اسلام کی طرف ہم مائل تھے۔ لیکن کسی مردِ حق کی تلاش میں تھے جو ہمارے دلوں کو منور کر دے۔

اور ہمارے دلوں کی سیاہی دھو ڈالے۔ ایک دن ہمیں غیب سے آواز آئی۔ تم لوگ سیدنا عبد القادر جیلانیؒ کے پاس بغداد جاؤ وہ تمہیں مشرف بہ اسلام کر کے تمہارے سینوں کو نورِ ایمان سے بھر دیں گے۔

چنانچہ ہم اسی اشارہ کے تحت بغداد آئے اور الحمد اللہ کہ حضور سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے سینے نورِ ہدایت سے بھر دیئے۔

اسی طرح ایک دفعہ ایک عیسائی راہب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اس کا نام سنان تھا۔ صحائف قدیمہ کا زبردست عالم تھا۔ اس نے حضرت کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا اور پھر مجمع عام میں کھڑے ہو کر بیان کیا۔

صاحبو! میں ارض یمن کا رہنے والا ہوں۔ مدت سے فانی دنیا کے دھندوں کو چھوڑ کر قطع تعلق کر کے راہبانہ زندگی گزار رہا تھا لیکن کچھ عرصہ سے میرے دل میں دین اسلام کی حقانیت روشن ہو گئی اور محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جاگزین دل ہوئی عشق حقیقی کا زور پکڑنا اور عقل بیدار کا ساتھ مجھے راہِ حق کی تلاش میں بے چین کئے ہوئے تھا۔ لیکن میں نے عہد کیا تھا کہ اہل اسلام میں جو شخص سب سے زیادہ متقی دیکھوں گا اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں گا۔ میں نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ حضرت عیلےٰ علیہ السلام تشریف لائے اور فرمانے لگے اے سنان! بغداد جا کر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر و اس وقت کرۂ ارض پر ان سے زیادہ متقی صالح متدین اولیاء اللہ کوئی نہیں اس وقت وہ تمام اہل زمین سے افضل ہیں۔ پھر کیا تھا۔ عشق حقیقی کو راہبر و راہنما کا ارشاد جناب مسیح علیہ السلام کی زبان مبارک سے ہوا تھا۔ بندہ سیدھا اپنے آقا رہبر سیدنا عبدالقادر غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حضور خدمت میں حاضر ہوا الحمدللہ۔ جیسا سُنا ویسا پایا سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سینے کو انوارِ الٰہی سے منور کر دیا۔

شیخ موافق الدین ابن قدامہ صاحب مغنی کا بیان ہے۔ میں نے کسی شخص کی اتنی عزت و تعظیم و تکریم ہوتے نہیں دیکھی۔ آپ کی مجالسِ وعظ میں بادشاہ وزراء اور امراء نیاز مندانہ حاضر ہوتے تھے اور عام لوگوں کے ساتھ مؤدبانہ اور خاموش بیٹھ جاتے تھے اور فقہاء علماء کا تو کچھ شمار ہی نہ ہوتا تھا۔ اپنے وعظ میں مطلق رو رعایت نہیں رکھتے تھے اور جو بات حق ہوتی برملا کہہ دیتے تھے۔ آپ کی اس بے باکی اور اعلاءِ حق کلمۃ الحق میں بے مثال جرأت کی وجہ سے آپ کے مواعظ ایسی شمشیر برآں بن گئے تھے جو معصیت و طغیان کے جھاڑ جھنکار کو ایک ہی وار میں قطع کر دیتے تھے۔

ایک دفعہ خلیفہ کے محلات کا ناظم عزیز الدین آپ کی مجلس میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ آیا۔ یہ شخص خلیفہ کا معتمد خاص اور مقرب تھا اور بڑا صاحب الاثر امیر تھا اس کے آتے ہی آپ نے اپنی تقریر کا موضوع بدل لیا اور اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

تم سب کی یہ حالت ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کی بندگی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی تم میں سے کون کرتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

کھڑا ہوا اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھ دے تاکہ اس فانی دنیا سے بھاگ ہم سب رب العلمین کی طرف لپکیں اور اس کی رسّی کو تھام لیں۔ عنقریب تم کو

خدا کی طرف لوٹنا ہوگا۔ اور وہ تیرے اعمال کا محاسبہ کرے گا۔

غرض کہ وعظ و نصیحت میں آپ کی بے باکی بے مثال تھی بعض اوقات اس میں نہایت تیزی اور تندی پیدا ہو جاتی تھی۔ آپ فرماتے تھے کہ لوگوں کے دلوں پر میل جم گیا ہے۔ جب تک اسے زور سے رگڑا نہیں جائے گا۔ دور نہ ہوگا۔ میری سخت کلامی انشاء اللہ ان کے لئے آبِ حیات ثابت ہوگی

سیدنا غوث الاعظمؒ نے شریعت و طریقت کے تشنہ کامان کو جوق در جوق سیدنا غوث الاعظمؒ کے پاس پہنچتے آپ پوری توجہ سے انکے علم کی تشنگی دور کرتے اور وہ علم کے اس بحرِ ذخار سے سیراب ہو کر گھروں کو لوٹتے چند سالوں کے اندر اندر آپ کے تلامذہ اور ارادتمند تمام عراق و عرب شام اور عجم دوسرے ممالک میں پھیل گئے۔

آپ کے درسِ اقدس میں ایک سبق حدیث کا ایک سبق تفسیر کا ایک فقہ کا اور ایک اختلاف ائمہ اہل سنت اور ان کے دلائل کا ہوتا علاوہ ازیں علوم شریعت، طریقت، حقیقت معرفت کے متلاشیوں کو رموز وحدانیت شرابِ توحید و معرفت سے سیراب کرتے۔

مذہب اہل سنت کو آپ کے درس و تدریس سے بڑا فروغ حاصل ہوا۔ اور اس کے مقابلہ میں بداعتقادی، سردمہری دینی بدعات کا قلع قمع ہو گیا آپ خود سرچشمۂ نورِ ہدایت تھے اور محدثین کے مسلک پر تھے آپ کی تعلیمی

جدوجہد میں اہل سنت کی شان بڑھا دی اور دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں
ان کا پلہ بھاری ہو گیا۔ کیونکہ حقیقت میں حضورِ غوث اعظم کے فرمودات اور
سرکارِ دو عالم کے فرمان کے مطابق اللہ تعالٰی کے حکم پر یقین و اعتقاد میں
یہی اہل سنت کے عقائد و ایمان کی تصدیق ملتی ہے۔

عام انسانوں کو عموماً اور مسلمانانِ اسلام کو خصوصاً آپ کے مامور من اللہ
ہونے سے فائدہ پہنچا۔ لیکن آپ کے بیٹوں، پوتوں اور نواسوں نے بھی آپ سے
علم اور کسب فیض حاصل کیا۔ آپ نے گھر کے اندر اور باہر ان کی تعلیم و تربیت
پر پوری توجہ دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ علوم و فضائل میں آپ کے سچے جانشین
ثابت ہوئے اور اہل سنت جماعت کے بزرگان دین اور علماء کرام اور
اولیاء اللہ کہلائے۔ یہی آپ کے فیوض روحانی ظاہری و باطنی کا نتیجہ ہے کہ
آج بھی سیدنا غوث اعظمؒ کی کرامات کا ظہور ہونا اور نام زندہ رہنا تا قیامت
آپ کے مامور من اللہ ہونے کی دلیل ہے آپ کی کرامات کا آگے ذکر آئے گا۔

؎ نام فقیر تہناں دا باہو قبر جنہاں دی جیوے ہُو

کون نہیں جانتا کہ آپ کی عدیم المثال جدوجہد نے مردہ دلوں کے لئے
مسیحائی کا کام کیا اور لاکھوں انسانوں کو نئی ایمانی زندگی عطا کی اور مسلمانانِ
اسلام کے لئے بحرِ رحمت بن کر آئے۔ آپ کا وجود مبارک ایک بادِ بہاری
تھا۔ جس نے دنیائے اسلام میں ایمانی اور روحانیت کی حیات زندہ پیدا

کردی۔ دینِ حق غالب ہوگیا اور باطل سرنگوں ہوگیا اور یہی آپ کا وہ عظیم کارنامہ تھا جس کی بدولت آپ کو محی الدین کہا جاتا ہے۔

آپ کی زندگی میں ہی آپ کو محی الدین کے لقب سے لوگ پکارنے لگے تھے ایک دفعہ سیدنا غوث اعظمؒ سے کسی نے پوچھا کہ آپ، محی الدین کے لقب سے کیسے مشہور ہوئے آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ کی رحمت لازوال سے اور جواب میں اپنا ایک عجیب مکاشفہ بیان فرمایا۔

ایک دن میں بغداد سے باہر گیا ہوا تھا۔ واپس آیا تو راستے میں ایک بزرگ بیمار اور خستہ حال دیکھا جو ضعف ولاغری کے سبب چلنے سے عاجز تھا۔ جب میں اس کے پاس سے گزرنے لگا تو وہ شخص کہنے لگا۔

اے شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی مجھ پر اپنی توجہ فرما اور اپنے دمِ مسیحا نفس سے مجھے قوت عطا کر۔ میں نے بارگاہِ ربّ العزت میں اسکی صحت یابی کے لئے دعا مانگی۔ اور پھر اس پر دم کیا میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس شخص کی لاغری اور نقاہت یک لخت دور ہوگئی اور وہ تندرست ہوگیا اور کہنے لگا۔ سیدنا عبدالقادر مجھے پہچانتا ہے؟۔

میں نے کہا نہیں وہ بولا میں تمہارے نانا کا دین ہوں، ضعف کی وجہ سے میری یہ حالت ہوگئی ہے اب اللہ تعالےٰ نے تیرے ذریعے سے مجھے نجات حیاتِ زندہ تازہ عطا کی ہے تو محی الدین ہے اور اسلام کا مصلح اعظم ہے

اس شخص کو چھوڑ کر بغداد کی جامع مسجد کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک شخص بھاگتا ہوا میرے پاس آیا اور گزر گیا اور پکارتا جاتا تھا۔

سیدی محی الدین، سیدی محی الدین۔ میں حیران رہ گیا پھر میں نے مسجد میں جاکر دوگانہ ادا کیا۔ یونہی میں نے سلام پھیرا۔ میرے چاروں طرف لوگ انبوہ در انبوہ جمع ہونے لگے اور محی الدین کے فلک شگاف نعرے لگانے لگے، اس سے پہلے کبھی کسی نے مجھے اس لقب سے نہیں پکارا تھا یہ مکاشفہ تو اپنی جگہ پر ہے لیکن دنیائے اسلام اس حقیقت سے کسی صورت میں انکار نہیں کر سکتی کہ آپ واقعی محی الدین ثابت ہوئے۔ آپ کی بے نفسی بے غرضی، دردمندی، اخلاص خشیت الٰہی پرتاثیر شخصیت پر اثر کلام اور احیائے اسلام کی بے پناہ محبت تڑپ کی بدولت دین اسلام حق و صداقت کو حیات تازہ ملی۔ آپ کا یہ کارنامہ اظہر من الشمس ہے۔ راہِ حق میں آپ کی محیر العقول خدمات دیکھ کر انسان انگشت بدنداں رہ جاتا ہے آپ کا محی الدین ہونا کسی دلیل سے کم نہیں زبانِ خلق نقارہ خدا۔ جن انسان آپ کو سید میراں محی الدین غوث الاعظم کے نام سے پکارتے ہیں۔

ظاہر باطن عین عیانی ہو ہو پیا سنیوے ہو

نام فقیر تنہاں دا باہو قبر جنہاں دی جیوے ہو

حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شانِ عظمت چار دانگ عالم میں مچی ہوئی تھی۔ کیونکہ عرفان کی انتہائی بلندیوں تک پہنچ گئے تھے اور آپ کی عظمت رفعت شان کے ڈنکے بج رہے تھے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایسے اعلےٰ اخلاق و مجاہد سے متصف فرمایا ہے اور درجات رفیع عطا فرمائے کہ آپ کو دیکھنے والے سیدنا غوثِ اعظمؒ کا ذکر جمیل وہ جن الفاظ میں کرتے ہیں، ان کا احاطہ کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے لیکن ہم چیدہ چیدہ بزرگانِ دین واولیائے کرام کے بیانات قلم بند کرتے ہیں۔

الامام الحافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف البزانی شبلیؒ آپ کا ذکر ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ اگر کوئی عبرت اور رقت کی بات کی جاتی تو آپ کی آنکھوں میں جلدی آنسو آجاتے۔ ہمیشہ ذکر و اذکار میں مشغول رہتے تھے۔ بڑے رقیق القلب تھے شگفتہ رو کریم النفس، فراخ دست، وسیع العلم۔ بلند اخلاق اور عالی نسب تھے، عبادات و مجاہدات میں آپ کا پایہ بلند تھا۔

قلائدالجواہر عربی عبارت سے ترجمہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی شیخ موافق الدین بن قدامہ کا بیان ہے۔

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی ذاتِ گرامی فضائل حمیدہ اور اخلاق حسنہ کا مجموعہ تھی۔ آپ جیسے اوصاف کا شیخ میں نے کوئی اور نہیں دیکھا حضرت

شیخ عبدالرحمٰن بن شعیب فرماتے ہیں۔

حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بے حد منکسر المزاج، کریم النفس اور وسیع اخلاق تھے مساکین اور غرباء پر بے حد شفقت فرماتے اور امیروں کی تو سب عزّت کرتے ہیں۔ ان غریبوں سے کون محبّت کرتا ہے۔

جب آپ کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا آپ اسے اپنے ہاتھ لے کر فرماتے یہ میّت ہے جب کوئی بچہ مرجاتا تو آپ پر کچھ اثر نہ ہوتا کیونکہ اس کے پیدا ہوتے ہی اس کی محبت دل سے نکال دیتے کمال استغنا یہ تھا کہ بعض اوقات مجلس وعظ کے دوران میں آپ کے لڑکوں اور لڑکیوں کی وفات کی خبر آتی آپ اناللہ وانّا الیہ راجعون۔ پڑھ کر خاموش ہوجاتے اور پھر اپنا وعظ شروع کردیتے جب میت کو غسل دے کر مجلس میں لایا جاتا تو آپ منبر سے اُتر کر نماز جنازہ پڑھاتے۔

جو عبادت ہے میری تیرے لئے
میں فقط تیرا ہوں تو میرے لئے

معمولات و مشاغل

لباس آپ اپنے زمانے کے عام علماء جیسا زیب تن فرماتے تھے. لیکن اس کا کپڑا اتنا قیمتی ہوتا تھا کہ شاید ہی کوئی موقع ایسا ہو کہ آپ ایک اشرفی فی گز سے کم قیمت کا لباس آپ نے پہنا ہو لیکن باوجود اتنی عمدہ اور گراں قیمت پوشاک آپ اسے ایک دن سے زیادہ نہ پہنتے، ہر روز نیا لباس تبدیل فرماتے اور پہلا لباس غرباء و مساکین کو دے دیتے، ایک دفعہ ایک عمامہ کئی ہزار اشرفیوں کے عوض خریدا اور اسے تھوڑی دیر باندھ کر اتار دیا اور پھر مساکین کو تقسیم کر دیا۔ اس طرح آپ ہر جمعہ کو نئی پاپوش پہنتے تھے۔ اور پہلی غرباء کو تقسیم کر دیتے آپ کی پاپوش بھی نہایت قیمتی ہوتی گراں بہا کپڑے اور پاپوش پہننے سے مراد صرف محتاجوں اور غریبوں مسکینوں کی امداد اور نفع پہنچانا مقصود ہوتا تھا آپ ہمیشہ خچر پر سوار ہوتے تھے، اونٹ کی سواری بھی بہت پسند تھی۔ لیکن خچر پر زیادہ سوار ہوتے تھے۔ جب شہر میں نکلتے تو لوگ دونوں طرف اس طرح استقبال کو کھڑے ہو جاتے جیسے دیوارِ آدم بن گئی ہو اور خوشی و مسرت سے آپ کی تعظیم و تکریم کرتے۔ ایسی عظمت جلال کسی بادشاہ کا نہیں ہوتا تھا۔

خوشبو کا استعمال

اپنے نانا سید سرورِ کونین احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ و بارک وسلم کی طرح آپ کو پسند تھی طبعاً عفونت اور بدبو سے سخت نفرت تھی ہر روز غسل فرماتے اور خوشبو اور عطر لگا کر عبادت میں مشغول ہو جاتے تھے۔

شمائل

آپ کا قد درمیانہ اور رنگ گندمی، سینہ کشادہ، ریش مبارک بہت گنجان تھی۔ بھویں باریک ملی ہوئی تھیں چہرہ نہایت نورانی اور پُر شوکت تھا۔ آواز بلند تھی۔

عظمت واحترام

آپ کی عظمت کا یہ عالم تھا کہ مشائخ کبار، اولیاء اللہ آپ کے مدرسہ میں جھاڑو دیتے اور چھڑکاؤ کرتے تھے۔ جب آپ کی اجازت ہوتی تو زانوادب تہ کرکے آپ کے سامنے بیٹھتے تھے۔

مشہور ولی اللہ شیخ علی بن علی نصر الہیتی گاہے گاہے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بغداد تشریف لاتے۔ زیران سے سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں بغداد آیا کرتے تھے بغداد کے قریب پہنچتے تو اپنے ساتھیوں سے فرماتے دریائے دجلہ میں غسل کرو۔ اپنے دل صاف کرلو۔ خطرات سے پاک کرلو کہ ہم سلطان الاولیاء کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔

بغداد میں حاضر ہوتے تو لوگ ان کی آمد کی خبر سن کر دوڑے دوڑے ان

کی خدمت میں حاضر ہوتے وہ فرماتے سیدنا عبدالقادر غوث الاعظمؓ کے
دروازہ کی طرف بجا گویں تو ان کا ایک ادنیٰ نیاز مند ہوں۔ جب سیدنا
عبدالقادر غوث الاعظمؓ کے مدرسہ میں دروازہ پر پہنچتے تو اپنا جوتا اتار دیتے
اور اذنِ باریابی طلب کرتے۔ جب آپ پکارتے تو مؤدبانہ حاضر ہو
جاتے۔

(۱۔ شیخ علی بن ابی لنعہ الہیتی)

ان کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ بغداد آیا تو سید عبدالقادر غوث
الاعظمؓ اپنے مدرسہ کی چھت پر صلوٰۃ الضحیٰ پڑھ رہے تھے میں نے اوپر
نظر اٹھا کر دیکھا تو رجال الغیب کی چالیس صفیں کھڑی پائیں ہر صف
میں ستر رجال تھے۔ میں نے ان سے پوچھا آپ لوگ بیٹھ کیوں نہیں جاتے
انہوں نے جواب دیا جب تک سیدنا عبدالقادر غوث الاعظمؓ نماز سے
فارغ ہو کر ہمیں اجازت نہیں دیتے ہم نہیں بیٹھیں گے، کیونکہ وہ ہمارے
سردار ہیں۔

جو کرنی ہو جہانگیری محمد کی غلامی کر
عرب کا تاج سر پر رکھ خداوند عجم ہو جا

قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ

اقلیم ولایت کی بادشاہی

چوداں طبقاں تے بادشاہی میرا قدم ہر ولی کی گردن پر۔

سیدنا غوثِ اعظمؒ کی کرامات کثرت پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے آپ کی کرامت کی بدولت آپ دنیائے ولایت کے بادشاہ مانے گئے آپ کی اس کرامت کی تصدیق اس دور کے مقتدر اکابر اولیاء اللہ نے کی ہے۔

ایک دفعہ آپ محلہ حلبہ میں اپنے مہمان خانے میں وعظ فرمارہے تھے یکایک آپ پر حالتِ کشف طاری ہوئی اور آپ نے فرمایا۔

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

اِس مجلس میں عراق کے نامور اکابر مشائخ اولیاء اللہ موجود تھے۔ ان سب نے آپ کا یہ ارشاد سن کر اپنے گردنیں خم کر دیں ان کے علاوہ کرۂ ارض پر جہاں جہاں کوئی قطب ابدال یا ولی تھا۔ اس نے بھی آپ کی آواز سنی اور اپنی گردنیں جھکائیں۔ روایت ہے کہ دنیا کے کم وبیش تین سو تیرہ اولیاء اللہ نے آپ کے اس ارشاد کے سامنے اپنی گردنیں جھکائیں۔ ان کی تفصیل اس طرح بیان کی جاتی ہے۔

عراق کے ساٹھ ۶۰   حرمین شریف کے سترہ ۱۷

شام کے تیئیس ۲۳	مصر کے بیس ۲۰
عجم کے چالیس ۴۰	یمن کے تیئیس ۲۳
مغرب کے ستائیس ۲۷	حبش کے گیارہ ۱۱
سدِ یاجوج ماجوج کے سات ۷	کوہ قاف کے سنتالیس ۴۷
سراندیپ کے سات ۷	جزائر محیط کے چوبیس ۲۴

عراق کے بوا کابر اولیاء اللہ اِس مجلس میں موجود تھے۔ ان میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ شیخ علی بن ابی نصر الہیتی رح

۲۔ شیخ الرسعید قیلوی رح

۳۔ شیخ مکارم الاکبر رح

۴۔ شیخ یحیی المرتعش رح

۵۔ شیخ ابو عبداللہ محمد القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ شیخ ابو عمر عثمان البطائی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ شیخ ابو العباس احمد القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ شیخ شہاب الدین عمر السہروردی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۰۔ شیخ ابو بکر الشیبانی رح

۱۱ - شیخ ابو القاسم بن مسعود بزارؒ

۱۲ - شیخ ابو محمد علی بن ادریس الیعقوبی -

۱۳ - شیخ عثمان بن احمد العراقی الشوکیؒ

۱۴ - شیخ ابو حکیم بن شیروانیؒ

۱۵ - شیخ موسےٰ بن مہینؒ

۱۶ - شیخ ابو محمد احمد بن علےٰ معروف ادسجیؒ

۱۷ - شیخ جمیل صاحب الھنتوۃ ولز عقہؒ

۱۸ - شیخ ابو محمد الحریمیؒ

۱۹ - شیخ ابو العیلی العزادؒ

۲۰ - شیخ ابو الحسن الجوسقیؒ

حضرت خواجہ غریب نوازؒ

حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیری سیّدنا غوث اعظم کے ہم عصر تھے - حضرت سیّد محمد گیسو دراز مخدوم شیخ نصر الدین محمود، چراغ دھلوی سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت غوث اعظمؒ نے حکم فرمایا.

قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِی اللّٰہ

حضرت معین الدین چشتیؒ کا عالم جوانی تھا اور خراساں کے پہاڑوں میں

مجاہدہ و ریاضت میں مشغول تھے انہوں نے غائبانہ سیدنا غوث اعظم کا ارشاد سنا اور اپنی گردن فوراً خم کر دی اتنی کہ گردن زمین کو چھونے لگی۔ پھر فرمایا۔

قَدَمُكَ عَلٰى رَأْسِيْ

آپ کا قدم مبارک میرے سر پر

شیخ سنان کا انکار و توبہ

اصفہان کے ایک ولی اللہ شیخ سنان سیدنا غوث اعظم کے ہم عصر تھے۔ دریائے علم و عرفان کے زبردست شناور تھے۔ اور بکثرت کرامات و خوارق عادات اُن سے سرزد ہوتے تھے۔ سیدنا غوث اعظمؓ کا مذکورہ بالا فرمان انہوں نے بھی سنا۔ لیکن حضرت کا مرتبہ کمال پہچاننے میں ٹھوکر کھا گئے۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ علم و معرفت میں وہ خود اولیاء اللہ میں نہایت قدر و منزلت رکھتے تھے چنانچہ وہ سیدنا غوث اعظم کے فرمان کے سامنے سر جھکانے میں متعمل ہوئے اسی وقت ان کی ولایت اور دوسری قوتیں سلب ہو گئیں اور انہوں نے اپنے آپ کو بالکل تہی دامن پایا۔ سارا معاملہ سمجھ گئے اور نہایت شرمسار ہو کر سیدنا غوث اعظمؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معافی کی درخواست کی۔ آپ نے اُن کو گلے لگا لیا۔ اسی وقت تمام سلب شدہ حالات و کمالات اُن کو واپس مل گئے۔

کیا یہ حکم فرمانِ الٰہی کے مطابق تھا

سیدنا غوثِ اعظمؒ کا یہ فرمان میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر خود بخود ہی آپ کی زبان مبارک سے نکل گیا۔ یہ حکم الٰہی کے مطابق تھا۔ اس کے متعلق تمام اولیاء کرام کا برابر باب پر متفق ہیں کہ آپ کا یہ ارشاد حکمِ الٰہی کے مطابق تھا۔ اس ضمن میں چند روایات پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ آپ کے ہم عصر شیخ ابو سعید قیلویؒ سے پوچھا گیا۔ شیخ عبدالقادر نے خدا کے حکم سے یہ بات کہی کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر۔ آپ نے فرمایا بے شک انہوں نے یہ بات خدا کے حکم سے کہی تھی۔

۲۔ حضرت شیخ عدی بن مسافر سے پوچھا گیا۔ کیا شیخ عبدالقادر جیلانی سے پہلے بھی کسی نے اپنا قدم اولیاء اللہ کی گردن پر ہونے کا دعویٰ کیا آپ نے فرمایا نہیں پھر آپ سے پوچھا گیا۔ اس فرمان کی حقیقت کیا ہے۔ فرمایا اس سے مقام فردیت مراد ہے ہر زمانہ میں ایک فرد ہوتا ہے، لیکن سوائے عبدالقادر غوث اعظم جیلانی کے اور کسی کو یہ کہنے کا حکم نہیں ہوا آپ نے یہ کلمات حکم الٰہی کے مطابق زبانِ مبارک سے نکالے۔

۳۔ حضرت شیخ احمد رفاعیؒ سے دریافت کیا گیا کہ کیا شیخ عبدالقادر جیلانی قَدَمِ هٰذِهٖ عَلیٰ رَقَبَۃِ عَلیٰ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ کہنے پر مامور ہوئے تھے آپ نے جواب دیا، ہاں بے شک آپ کا فرمانا امر الٰہی کے مطابق تھا۔

۴۔ جب سیدنا غوثِ اعظمؒ کی زبانِ مبارک سے یہ الفاظ نکلے تو عارف کامل ولی اللہ شیخ علی بن ابو نصر الہیتی مجلس میں موجود تھے، آپ اٹھے اور کرسی پر چڑھ کر آپ کا قدم مبارک پکڑ کر اپنی گردن پر رکھ لیا۔ ان کے مریدوں نے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ سیدنا غوث اعظم عبدالقادر کو اس بات کے کہنے کا حکم خدا نے دیا تھا۔

اِس فرمان کا مفہوم

سیدنا غوثِ اعظمؒ کی زبان مُبارک سے یہ ارشاد میرا قدم ہر ولی کی گردن پر کے الفاظ کا صادر ہونا سبھی تسلیم کرتے ہیں اور کسی کو اس سے انکار نہیں البتہ ان الفاظ کے مفہوم و معنی کے متعلق اختلاف ہے۔ لیکن متقدمین یا متأخرین، انبیاء، صحابہ کرام، تابعین و امام مہدی علیہ السلام حضرت عیسٰے علیہ السلام کو چھوڑ کر باقی اولیاء اللہ سب اِس حکم کے ماتحت ہیں۔ لیکن

بعض مجازی معنی لیتے ہیں۔ کیونکہ شانِ ادب اِسی چیز کا تقاضا کرتی ہے۔
بعض دوسرے اصحاب نے قدم سے مراد طریقہ لیا ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے فلانٌ عَلٰی قَدَمٍ جَیِّدٍ اَیْ طَرِیْقَۃٍ حَمِیْدَۃٍ یعنی فلاں شخص قدم جید پر ہے۔ یعنی طریقہ حمید (صراطِ مستقیم پر ہے)
اس بارے میں ایک اور طبقہ بالکل مختلف مسلک رکھتا ہے اس کے خیال میں اولیائے متقدمین میں صحابہ تابعین، تبع تابعین اور حضرت مہدی علیہ السلام کو چھوڑ کر دوسرے تمام اولیاء سے سیدنا غوث الاعظم کا رتبہ بلند ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔
یہ حقیقت ہے کہ آپ کا فرمان حکم خداوندی تھا اور آپ کے ارشاد مبارک کو تمام اولیائے کرام نے تسلیم کیا اور اب بھی بزرگان دین و اولیائے کرام، پیرانِ عظام حضور غوث الثقلین کی گیارھویں شریف دلاتے ہیں جو کسی طریقہ سے تعلق رکھتے ہوں نقشبندی، قادری، قلندری، چشتی، نوشاہی صابری، نظامی، وارثی، سہروردی، مودودی، حیدری جتنے بھی طریقت بیعت سے وابستہ ہیں یہ تصدیق کافی ہے۔

عزت تو ہے خدا کی پھر اس کے رسول کی
پھر اس کی جس نے دعوت ایماں قبول کی

غائبانہ تعارف

شیخ ابو عمر عثمان ازدی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں اپنے وطن میں گھر سے باہر لیٹا ہوا تھا اور خلائے آسمانی میں دیکھ رہا تھا! اتنے میں پانچ کبوتر بزبانی طیور حمدِ الٰہی کر رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے ان کبوتروں کی زبان سمجھنے کی قدرت عطا کی اور میں نے سنا کہ پانچ کبوتروں کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔

كُلَّ مَنْ فِي الدُّنْيَا بَاطِلَ اِلَّا مَا كَانَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ۔

دنیا کی ہر چیز باطل ہے، سوائے اس چیز کے جو اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے

سُبْحَانَ مَنْ اَعْطٰى كُلَّ شَيْئٍ خلقه ثُمَّ هَدٰى

پاک ہے وہ رب جس نے ہر چیز پیدا کی اور پھر اس کو ہدایت دی

سُبْحَانَ مِنْ عِنْدَهٗ خَزَائِنُ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُوْمٍ ۔

پاک ہے وہ رب جس کے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں اور نہیں نازل کرتا مگر ایک مقررہ انداز کے مطابق۔

سُبْحَانَ مَنْ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ حُجَّةً عَلٰى خَلْقِهٖ وَفَضَّلَ عَلَيْهِمْ مُحَمَّدً صلی اللہ علیہ وسلّم

پاک وہ ذات جس نے انبیائے کرام کو خلق خدا پر حجت بنا کر بھیجا۔ اور ان سب سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو افضل بنایا۔

یَا اَهْلَ الْغَفْلَةِ مِنْ مَوْلَاكُمْ قُوْمُوْا اِلٰی رَبِّكُمْ رَبٌّ كَرِيْمٌ يُعْطِي الْجَزِيْلَ وَيَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ۔

اے لوگو جو اپنے مولا سے غافل ہو اٹھو اپنے رب کی طرف پلٹو جو کریم ہے اور بہت کچھ عطا کرنیوالا ہے اور بہت بڑا معاف کرنے والا ہے۔ شیخ عثمان ازدی کہتے ہیں کہ میں کبوتروں کی زبان سے یہ الفاظ سن کر بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش میں آیا تو میں نے عزم مصمم کر لیا کہ کسی مرد کامل کی بیعت کروں گا۔ یہ ارادہ کر کے گھر سے نکل کھڑا ہوا لیکن منزل کا کچھ پتہ نہ تھا۔ اثنائے سفر ایک نورانی صورت بزرگ ملے اور میرا نام لے کر مجھ سے اس طرح کہا میں حیران تھا۔ کہ مجھ سے کیسے واقف ہیں یہی سوچ رہا تھا کہ وہ بزرگ بولے اے عثمان حیران مت ہو میں خضر ہوں۔ بغداد جاؤ وہاں سید نا عبدالقادر جیلانی کی صورت میں تمہیں اپنا گوہر مقصود مل جائے گا وہ اس وقت تمام اولیاء کرام کے سرتاج ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام کے ارشادات سن کر مجھ پر بے خودی طاری ہو گئی۔ جب حواس بجا ہوئے تو اپنے

آپ کو سیدنا غوث اعظم جیلانی کی خانقاہ کے دروازے پر پایا آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا۔

مرحبا! اے مردِ خدا کہ خداوند تعالےٰ نے زبان طیور سے تجھے عرفان عطا فرمایا۔ پھر آپ نے اپنی کلاہ مبارک میرے سر پر رکھ دی مجھے یوں محسوس ہوا کہ کائنات کی ہر چیز میرے سامنے ہے، قریب ہے کہ عقل و خرد سے ہاتھ دھو بیٹھوں کہ حضرت نے اپنی چادر مجھے اڑھا دی اور میں نے اپنے اندر طاقت محسوس کی، اس کے بعد میں کئی ماہ تک حضرت کی سرپرستی میں مجاہدات و ریاضات میں مشغول رہا حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے فضل و کرم سے نوازا۔

بھُنی ہوئی مرغی زندہ ہو گئی

جمادی الاوّل ۵۱۱ھ میں بغداد کی ایک عورت اپنے لڑکے عبداللہ کو ساتھ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا سیدی میرا یہ فرزند آپ سے بے حد عقیدت رکھتا ہے۔ میں چاہتی ہوں۔ کہ یہ آپ سے فیض حاصل کرے۔ اسے اپنی غلامی میں قبول فرمائیے۔

آپ نے اس عورت کی استدعا قبول کر لی۔ اور عبداللہ آپ کی خدمت میں رہنے لگا۔ حضرت نے اسے چند اذکار و اشغال کی تلقین فرمائی اور مجاہدہ

دریافت کا حکم دیا۔ چند دن کے بعد عبداللہ کی ماں اپنے فرزند کو دیکھنے آئی۔ عبداللہ بہت دُبلا اور زرد نظر آیا اور جو کی روٹی کھا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ بھی اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے ایک رکابی میں بھُنی ہوئی مرغی رکھی تھی جس میں سے کچھ کھا چکے تھے اور ہڈیاں پاس پڑی تھیں اس عورت سے صبر نہ ہو سکا اور کہنے لگی۔ حضرت آپ تو مرغی کھاتے ہیں اور میرے بچے کو جو کی روٹی کھلاتے ہیں، یہ سن کر آپ نے اپنا ہاتھ مرغی کی ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا۔

قُومِی بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِی یُحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ۔

کھڑی ہو جا۔ اس اللہ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے۔ آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ مُرغی زندہ ہو کر اُٹھ کھڑی ہو گئی اور بولنے لگی۔ وہ عورت یہ دیکھ کر سکتے میں آگئی۔

آپ نے فرمایا۔ تیرا بیٹا جب اس درجے پر پہنچ جائے گا۔ اس وقت جو جی چاہے کھائے۔ اس وقت اس کے لئے جو کی روٹی ہی مناسب ہے وہ عورت بہت نادم ہوئی اور عفو تقصیر کی خواہشگار ہوئی۔

چور کو ابدال بنا دیا

ایک دن حضرت ابوالفتوح بہ سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں حضرت

احمد ابدال عطیؒ کی رحلت کی خبر لائے اور درخواست کی کہ ان کی جگہ کوئی دوسرا
ابدال مقرر فرمایئے۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا۔ جلد ہی کسی کو مقرر کیا جائے گا۔
اسی رات ایک چور چوری کی نیت سے آپ کے دولت کدے میں آیا ایک
حجرے سے کچھ برتن اٹھانا چاہتا تھا کہ یک لخت بینائی سلب ہو گئی گھبرا
کر حجرے سے باہر نکلا۔ حضرت نے دیکھ کر پوچھا تو کون ہے اور یہاں کس
غرض سے آیا ہے اس نے سچ سچ سارا حال بتا دیا۔ آپ نے اس سے توبہ
کرائی اور پھر اپنا لعاب دہن مبارک اس کی آنکھوں پر لگایا اس کی بینائی
فوراً ٹھیک ہو گئی۔ اب آپ نے اُسے اپنے فیض باطنی سے نوازا اور تزکیہ
نفس اور سلوک کی منازل طے کرا کر ابدال بنا دیا۔ پھر اس کا تقرر حضرت احمد عطیؒ
کی جگہ کر دیا۔

بارش موقوف ہو گئی

ایک دن سیدنا غوث اعظم اپنے مدرسہ میں وعظ فرما رہے تھے سامعین
ہزاروں کی تعداد میں جمع تھے یکایک سیاہ بادل گھر آئے اور موسلا دھار
بارش ہو گئی لوگ بارش سے بچنے کے لئے منتشر ہونے لگے۔ آپ نے آسمان
کی طرف نظر کی اور کہا مولائے کریم میں تیرے بندوں کو جمع کرتا ہوں اور تو
ان کو منتشر کرتا ہے، معاً بارش تھم گئی اور لوگ جم کر بیٹھ گئے۔ شیخ عدی بن

مسافرؒ اور حضرت کیماتیؒ جو اس موقع پر موجود تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ مدرسہ کے اندر جہاں تک سامعین موجود تھے۔ بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں گرتا تھا۔ لیکن مدرسہ کے باہر بارش بدستور جاری رہی۔

درازئ عمر کی بشارت

آپ کے خادم شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابوالفتح الہروی کا بیان ہے کہ حضرت مجھے ہمیشہ محمد طویل کے نام سے پکارتے تھے حالانکہ میں طویل نہیں تھا۔ ایک دن میں نے عرض کیا یا سیدی میں تو لوگوں سے چھوٹا ہوں۔ آپ مجھے طویل فرماتے ہیں۔ فرمایا تو طویل العمر ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ شیخ ابو عبداللہ محمد ایک سو سنتیس سال تک جئے اور دور دراز مقامات کی سیاحت کی۔

جن کا بھاگ جانا

ایک دفعہ ایک شخص آپ کی خدمت میں اصفہان سے حاضر ہوا اور عرض کیا یا حضرت! میری بیوی کو اکثر مرگی کے دورے پڑتے ہیں بہت علاج کئے مگر کسی سے کچھ افاقہ نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا یہ مرگی نہیں ہے بلکہ سراندیپ کا ایک شریر جن خانس تیری بیوی کو ستاتا ہے اب

تو گھر جا۔ اور جب تیری بیوی کو دورہ پڑے تو اس کے کان میں کہنا عبدالقادر جو بغداد میں رہتا ہے تجھ سے کہتا ہے کہ پھر نہ آنا۔ ورنہ مارا جائے گا۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اس کی بیوی کی بیماری بالکل ختم ہو گئی شفائے کاملا حاصل ہوئی۔ پھر دس برس کے بعد وہ شخص بغداد گیا اور بیان کیا کہ جس دن سے میں نے حضرت سیدی کے ارشاد کے مطابق عمل کیا ہے۔ میری بیوی کو کبھی دورہ نہیں پڑا۔

آواز کا یکساں پہنچنا

آپ کی مجالس میں بعض اوقات حاضرین کی تعداد ستر ستر ہزار سے بھی تجاوز کر جاتی تھی۔ لوگ کئی کئی فرلانگ تک پھیلے ہوتے تھے لیکن آپ کی آواز دور نزدیک یکساں پہنچتی تھی اور آپ کا ایک ایک لفظ ہر شخص کو یکساں اور صاف سنائی دیتا تھا۔

ایک نظر میں ایک سو چالیس ولی بنا دیئے

ایک دن فقیر کافی دیر تک حضرت کی خدمت میں حاضر رہا اور عرض کیا یا سیدی پہلے تو یہاں روزانہ دریائے سخاوت ٹھاٹھیں مارتا تھا لیکن آج بالکل سکون ہے اور دریائے سخاوت تھما ہوا ہے۔ اس وقت ایک سو چالیس

گمراہ اور بدکار لوگ مجلس میں موجود تھے۔ آپ نے ان سب کو اپنے دونوں جانب کھڑا کیا اور پھر اُن پر اپنی توجہ ڈالی۔ ایک ہی نظر میں سب کی دنیا بدل ڈالی۔ اور سب مرتبہ ولائت پر فائز ہو گئے آپ نے فرمایا جا آج کی سخاوت یہی ہے۔

سانپ سے ہم کلامی

ایک دفعہ سیدنا حضرت غوث اعظم مدرسہ نظامیہ میں مسئلہ قضا و قدر پر تقریر فرما رہے تھے۔ بہت سے لوگ وہاں پر موجود تھے کہ یکا یک چھت سے ایک بڑا سانپ گرا۔ اور آپ کے سامنے پھن پھیلا کر کھڑا ہو گیا لوگ ڈر کے مارے اِدھر اُدھر ہونے لگے۔ مگر سیدی تقریر کرتے رہے سانپ تھوڑی دیر اپنا منہ ہلا کر چلا گیا۔ لوگوں نے پوچھا یا سیدی! تمہیں سانپ نے کیا کہا۔ میں نے کئی اولیاء اللہ کو آزمایا۔ لیکن آپ کی استقامت سب سے زیادہ ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ تو زمین کا ایک کیڑا ہے اور تیری یہ حرکت قضا و قدر کی تابع ہے۔ میں قضا و قدر کے موضوع پر تقریر کر رہا تھا کہ تو میرے اُوپر گرا گویا تو نے چاہا کہ میرا قول و فعل دونوں برابر ہو جائیں۔

آپ کا پانی پر چلنا

حضرت سہیل بن عبداللہ تستر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سیدنا غوث

اعظم عبدالقادر جیلانی کئی دن بغداد سے غیر حاضر رہے اہل بغداد بہت مضطرب ہوئے، اور آپ کی جستجو ہونے لگی کسی شخص نے آکر بتایا کہ میں نے آپ کو دریائے دجلہ کی طرف جاتے دیکھا ہے لوگوں کا ایک انبوہ کثیر دریا پر پہنچا دیکھا کہ آپ دریا کے پانی پر چل رہے ہیں اور ہزارہا مچھلیاں انبوہ در انبوہ آکر آپ کے قدم چوم رہی ہیں اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا لوگوں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی سبز جائے نماز آپ کے عین سامنے ہوا میں معلق ہوگئی اس پر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں ایک سطر میں۔

اَلَااِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

اور دوسری سطر میں سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ لکھا ہوا تھا۔

آپ اس صف میں کھڑے ہوگئے اور بہت سے افراد غیب سے نمودار ہوکر آپ کے پیچھے صفیں باندھ کر کھڑے ہوگئے ان لوگوں کے چہرے نہایت باوقار تھے۔ اور آنکھیں پرنم تھیں۔ اہل بغداد نے بھی اب کنارے پر اپنی صفیں آپ کے پیچھے باندھ لیں اور سب نے عجیب کیف و سرور کے عالم میں نماز ادا کی۔ نماز کے بعد آپ نے یہ دعا بلند آواز سے پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِکَ وَخِیْرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ اِنَّکَ لَا تَقْبِضُ رُوْحَ مُرِیْدٍ اَوْ مُرِیْدِہٖ اِلَّا ذَا اَبِیْ اِلَّا عَلٰی تَوْبَتِہٖ۔

"الٰہی تیرے حبیب اور بہترین خلائق حضور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر تیری بارگاہ میں التجا کرتا ہوں کہ تو میرے مریدوں اور مریدوں کے مریدوں کی روح توبہ کے بغیر قبض نہ کرنا"

اِس وقت آپ کے لبوں سے ایک سبز رنگ کا نور نکل رہا تھا جس کا رُخ آسمان کی جانب تھا۔ دعا کے خاتمہ پر رجال الغیب نے "آمین" کہا اور غیب سے سب لوگوں نے یہ آواز سُنی۔

اَلْبُشْرِ فَاِنِّیْ قَدْ اُسْتَجِیْتُ لَکَ

خوش ہو جاؤ۔ میں نے تمہاری دعا قبول کر لی

امت مرحوم کا جب تک تھا قرآں پر عمل
اس کی شوکت ساری دنیا میں رہی ضرب المثل

پیرزادہ سیّد الحسن ظاہر شاہ قادری

میں ایک دفعہ ریاست بہاولپور گیا۔ تقریباً ۱۹۶۱ء یا ۱۹۶۲ء تھا مجھے ایک نومسلم ملا۔ میں نے اس سے سوال کیا کہ تم کیوں مسلمان ہوئے۔ اس سے سوال کیا کہ تم کیوں مسلمان ہوئے اس شخص نے بتایا کہ بندہ پہلے عیسائی تھا اور میرا نام غلام مسیح تھا۔ اپنے عیسائی مذہب کی بہت عبادت کرتا تھا اور نفس کشی بھی اختیار کر رکھی تھی ایک رات جب میں سویا ہوا تھا تو خواب میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ چار فرشتے آئے اور مجھے چارپائی سمیت اٹھا کر لے گئے۔ جب مدینہ منورہ شریف قریب آیا تو انہوں نے چارپائی زمین پر رکھ دی اور مجھے ساتھ لے کر محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے روضہ مبارک کی طرف لے چلے جب ہم دور ہی تھے۔ ابھی مکمل طور پر دراقدس نظر نہیں آیا تھا کہ روضہ مبارک کی طرف سے کسی کی آواز آئی۔ لے جاؤ اسے یہ مسلمان نہیں۔ یہ زیارت کے قابل نہیں۔ پھر وہ فرشتے مجھے چارپائی پہ لٹا کر واپس لائے لیکن انہوں نے اوپر ہی سے میری چارپائی چھوڑ دی اور جب مجھے بہت سخت دھچکا لگا۔ تو نیند کھل گئی اور میری حالت بہت نازک تھی۔ جسم کانپ رہا تھا اور رنگ زرد لیکن سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا۔ اٹھا اور نہایا۔ پھر عبادت میں مشغول ہو

ہو گیا۔ میرا معمول تھا کہ آبادی سے باہر نہر پر جا کر رہتا تھا اور وہیں عبادت کرتا
جب میں عبادت سے فارغ ہوا تو سامنے ایک بزرگ کی صورت نظر آئی بندہ
نے جھک کر سلام عرض کیا۔ بزرگ نے جواب دیکر فرمایا۔ مجھے سیدنا غوث
اعظم عبدالقادر جیلانی گیارھویں شریف والے کہتے ہیں۔ تم کو تاکید کرتا ہوں
کہ جو کچھ رات تمہارے ساتھ ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ
اور گیارھویں شریف دلایا کرو۔ جب میں صبح اپنے وظائف سے فارغ ہوا
تو میری دنیا بدل چکی تھی۔ اپنی والدہ کو یہ سب واقعہ سنایا۔ وہ جانتی تھی کہ میرا
بیٹا عبادت میں کتنی کوشش کرتا ہے۔ وہ بذات خود عیسائی مذہب پر کاربند
تھی۔ لیکن مجھے انہوں نے اپنے ساتھ لیا اور ایک درس میں لے گئے جہاں
پر شاہ صاحب درس دیتے تھے بندہ نے اسلام قبول کیا اور شاہ صاحب
کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر اپنا واقعہ لوگوں کو سنایا۔ لوگ سن کر بہت خوش
ہوئے پھر جب بندہ درس سے واپس چلا تو نورِ ایمان دل میں موجزن تھا
اور غوث پاک کی محبت عشق محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک
وسلم اللہ تعالےٰ کی تابعداری نماز، روزہ، درود وظائف کرتا رہا۔ لیکن
حضور غوث پاک سے ملاقات کو دل تڑپتا تھا۔ گیارھویں شریف آگئی اور
نائی کو بلا کر روپے دیئے کہ اتنے کا سامان لا کر دیگ پکاؤ۔ شام پانچ بجے
دیگ پک کر تیار ہو گئی۔ مولوی صاحب اور دیگر حب داران غوث پاک

کو بلاکر ختم شریف دلایا۔ مولوی صاحب نے بعد میں میرے حق میں دعا فرمائی اور کل انبیاء رسولوں۔ پیغمبروں اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کل التابعین، کل اولیائے کرام، بزرگانِ دین، پیرانِ عظام خصوصاً حضور سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانی کا نام لے کر ایصال ثواب کیا۔ میں حیران تھا کہ یہ تو سب کو مانتے ہیں میں نے کسی سے سوال نہ کیا بلکہ اسی تشویش میں رات نماز درود وظائف کے بعد سوگیا اور پچھلی رات جب اٹھا تو اپنے معمول کے مطابق نہر کے کنارے گیا اور غسل کیا۔ جب درود وظائف نوافل سے فارغ ہوا تو وہی بزرگ صورت جو پہلے ملے تھے آئے اور فرمانے لگے کہ گبراؤ نہیں۔ تمہارے دل میں اللہ تعالےٰ نے نورِ ایمان عطا کیا ہے اور ہم دوسری ملاقات صرف تمہارے ایمان مضبوط کرنے کی غرض سے آئے ہیں گیارھویں شریف پر اسی طرح ایصالِ ثواب کیا کرنا۔ اپنے دل کو غیر سے پاک رکھو شرک مت کرو۔

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

کے تابع اپنی زندگی گذار دو اور دوسروں کو تبلیغِ دین کرو۔ خود نیک بنو اور دوسروں کو نیک بناؤ

تمہارا نام غلام غوث ہے۔

پھر لوگ مجھے اسی نام سے پکارنے لگے اور مجھے یہ نام بہت پیارا لگتا

ہے. کیونکہ یہ نام حضور غوث پاک سید عبدالقادر غوث الاعظم نے پہلی ملاقات میں عطا کیا تھا۔

غلام غوث ریاست بہاول پور۔

نگاہ پیرِ کامل نے میری فطرت بدل ڈالی
ذرا سی دیر میں بدبخت کی قسمت بدل ڈالی
(پیرزادہ سید الحسن ظاہر شاہ قادری سروری قلندری چشتی)

ایک مسلمان فوجی بزرگ پنشنر

جرمن کی جنگ زوروں پر تھی کہ بٹالین انڈین کے پچاس سپاہی جاپان کے قیدی ہو گئے۔ قیدیوں کو کیمپ میں لے گئے اور کھانے کو صرف ایک چھٹانک چاول چوبیس گھنٹوں کے بعد دیتے تھے. نہ کوئی پیٹ بھر سکے نہ زندہ رہ سکے اور نہ ہی مر سکے۔ ہر سپاہی کی قمیض کی پشت پر بڑی بڑی مہریں لگا دیں۔ اور ایک لوہے کے جنگلے میں بند کر دیئے گئے پہرہ بہت سخت تھا۔ ایک سلطانی صفت سردار بہت پریشان اور زار و قطار رونا تھا۔ دوستوں نے پوچھا ہم بھی تو قیدی ہیں تم اتنے کیوں روتے ہو؟ کیا وجہ ہے اس نے کوئی جواب نہ دیا تین دن روتے روتے گذر گئے نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ رات کو روتے روتے جب ضعف بہت طاری ہوا تو وہ بے ہوش ہو گیا

ایک بزرگ صورت جنگلے سے باہر کھڑے اس کو پکارتے ہیں بیٹا! روتے کیوں ہو اتنے گھبرا کیوں گئے ہو وہ گھبرا کر اٹھا ہوش میں آیا تو آداب عرض کیا کیا بچے یاد آتے ہیں یا ماں باپ، بزرگ نے پوچھا۔ سکھ سردار نے عرض کی باباجی میرے والد گیارھویں شریف دلایا کرتے تھے اور مجھے بھی اپنے والد کی طرح گیارھویں شریف دلانے کا عشق ہے میں نے کبھی کوئی گیارھویں شریف اپنی عمر میں کوئی نہیں چھوڑی میرے والد نے مجھے تاکید کی تھی۔ گیارھویں شریف دینا کبھی نہ بھولنا لیکن اب میں قید ہوں اور گیارہویں شریف میں دو دن ہیں میں کیسے گیارہویں شریف دلاؤں، صرف ایک چھٹانک چاول ملتے ہیں۔ گیارہویں شریف کا بندوبست بہت مشکل ہے، اسی عشق و غم میں نڈھال ہوں اور تو غم دنیا کا کچھ نہیں، اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ بزرگ سید عبدالقادر جیلانی غوث الاعظمؒ ہیں۔ جب حضرت نے یہ سنا تو حکم دیا کہ باہر آؤ وہ کہنے لگا۔ باباجی جنگلے سے کیسے باہر آؤں۔ حضور غوثِ اعظم نے حکم دیا۔ ہاتھ باہر نکالو۔ جب اس نے ہاتھ باہر نکالا تو آپ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ مبارک میں پکڑ لیا اور فرمایا آنکھیں بند کرو پھر حکم دیا کہ کھول دو۔ جب میں نے آنکھیں کھولیں تو مال روڈ لاہور تھا میں آنکھیں ملتے ہوئے دیکھنے لگا لیکن یہ خواب نہیں تھا بلکہ حقیقت تھی اس طرح سوچتا ہوا چھاؤنی پہنچا۔ لیکن سنتری میرے ارد گرد جمع ہونے لگے اور سوال کرنے لگے لیکن میں نے کہا کہ میں جواب بریگیڈیر کے

سامنے دوں گا۔ پھر اور میرے فوجی بھائی کیپٹن انگریز سکھ مسلمان ہندو بھی آ
گئے پھر ہم سب بریگیڈیئر کے سامنے آئے وہاں ایک انگریز جرنیل بھی بیٹھا تھا
میں نے اپنی کہانی سنانی شروع کی وہ کہنے لگا چار دن ہوئے کہ یہ بٹالین تو
جاپان کی قیدی ہو چکی ہے اور اگر تمہارے یہ مہریں نہ لگی ہوئی ہوتیں تو ہم خیال
کرتے کہ تم وہاں پھنس گئے۔ یہ ثبوت اس کا کہ تم جاپانی قیدی ہو۔ پھر اتنی
جلدی ایسا سفر طے ہو نہیں سکتا۔ تم کیسے آئے میں نے اپنی کہانی شروع سے
لے کر جب سنائی اور کہا یہ ساری برکت گیارہویں شریف کی ہے جس کا
میرے والد اکثر ذکر کیا کرتے تھے اور میں بھی عشق و محبت سے گیارہویں شریف
دیا کرتا تھا۔ وہ بزرگ مجھے حضور سیدنا عبدالقادر غوث الاعظم میراں محی الدین
گیارہویں شریف والے معلوم ہوئے ان کی نورانی صورت اب بھی میرے
سامنے ہے۔

انگریز، کیپٹن اور جرنل دونوں انگریزی ناچ ناچنے لگے اور کہنے لگے
ویل ر ll e لا پیر پادری بغدادی یہ تھی وہ کرامت غوث الاعظمؒ
کی جو ایک سکھ نے دیکھی اور سب فوجی بھائیوں اور افسروں نے دیکھی۔
سارے مجمع نے گیارہویں شریف میں حصہ ڈال کر گیارہویں شریف
کا ختم دلایا اور ایصالِ ثواب کیا اور سب کے سب بہت خوش ہوئے
اس کے بعد سکھ مسلمان ہو چکا تھا۔

زندگی قطرے کی سکھاتی ہے اسرارِ حیات
یہ کبھی آنسو کبھی شبنم کبھی گوھر ہوا

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

کُتّے کو شیر پر غالب کردیا

شیخ ابو مسعود احمد بن ابو بکر حریمی کا بیان ہے کہ سیدنا عبد القادر جیلانی کے ہمعصر ولی اللہ تھے۔ شیخ احمد جان زندہ پیل ایک ہیبت ناک شیر پر سواری کرتے تھے۔ اور جس شہر میں جاتے وہاں کے باشندوں سے اپنے شیر کی خوراک کے لئے ایک گائے طلب کیا کرتے تھے ایک دفعہ پھرتے پھراتے بغداد پہنچے اور سیدنا غوث اعظم کے پاس کہلا بھیجا کہ میرے شیر کے لئے ایک گائے بھیج دیجئے۔ آپ نے جواب میں کہلا بھیجا کہ جلد ہی ایک گائے آپ کو روانہ کر دی جائے گی۔ شیخ احمد جان کو آپ کی اطلاع ایک دن پہلے ہی مل گئی تھی آپ نے ایک گائے تلاش کر رکھی تھی۔ شیخ احمد جان کا پیغام ملتے ہی آپ نے ایک خادم کے ساتھ وہ گائے روانہ کر دی ایک مریل سا کتا آپ کے دروازے پر پڑا رہتا تھا وہ بھی گائے کے ساتھ ہولیا جب گائے احمد جان کے پاس پہنچی تو انہوں نے اپنے شیر کو اشارہ کیا کہ لے تیری خوراک آ پہنچی۔ شیر فوراً گائے پر جھپٹا ابھی وہ گائے تک نہیں پہنچا تھا کہ مریل کتے نے اچھل کر شیر کو پکڑ لیا۔ اور اپنے پنجوں سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ اور اس گائے کو ہنکاتا ہوا واپس سیدنا غوث اعظم

کے پاس لے آیا۔ شیخ احمد جان بہت نادم ہوئے اور حضرت سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کے خواہشنگار ہوئے۔

اُہدے کتے مارن شیراں نوں
جیدا لقب شاہ یزدانی ایں

قادر نے دیا قادر کو دیا ہر کو قادر کر دیا
ظاہر یوں کتے کو شیر پر قادر کر دیا
ظاہر شاہ

بحری جہاز کو غرق ہونے سے بچالیا

ایک دن آپ اپنے مدرسے میں درس دے رہے تھے کہ یکایک آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ نے اپنا ہاتھ چادر کے اندر کر لیا۔ دیر بعد جب باہر نکالا۔ تو آستین سے پانی ٹپک رہا تھا۔ طلباء آپ کے جلال سے مبہوت ہو گئے اور کچھ دریافت نہ کر سکے اس واقعہ کے دو ماہ بعد کچھ سوداگر بحری سفر کے بعد بغداد پہنچے اور بہت سے تحائف لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے طلباء کے سامنے ان کا حال پوچھا۔ سوداگروں نے بیان کیا کہ دو ماہ ہوئے۔ ہم پرسکون سمندر میں سفر کر رہے تھے کہ یکایک تیز و تند ہوا چلنے لگی اور سمندر میں ایک ہولناک تلاطم پیدا ہوا۔ ہمارا جہاز گرداب میں پھنس گیا اور ڈوبنے لگا اس وقت بے اختیار ہماری زبان سے یا غوث اعظم عبدالقادر جیلانی شَیْئًا لِلّٰہ نکلا۔ ہم نے دیکھا کہ ایک ہاتھ غیب سے برآمد ہوا۔ اور اس نے جہاز کو کھینچ کر کنارے پر لگا دیا۔ طلباء نے اس واقعہ کی تاریخ پوچھی تو وہی تاریخ تھی جس دن آپ نے بھیگی ہوئی آستین اپنی چادر سے نکالی تھی۔

زمین کی طنابیں کھینچ لیں

شیخ ابوالحسن بغدادی سے روایت ہے کہ ۵۵۳ھ میں ایک رات میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ یکایک آپ اٹھ کر باہر تشریف لائے میں پانی کا لوٹا بھر کر آپ کے پیچھے چلنے لگا۔ لیکن آپ نے کچھ توجہ نہ فرمائی چلتے چلتے آپ فصیل شہر کے دروازے پر پہنچے دروازہ خود بخود کھل گیا اور آپ شہر سے باہر نکلے میں بھی ساتھ تھا چند قدم چلے تھے کہ ایک عظیم الشان شہر نظر آیا۔ آپ اس میں داخل ہو کر ایک مکان کے اندر چلے گئے وہاں پر چھ آدمی بیٹھے تھے وہ ازراہِ تعظیم کھڑے ہو گئے اور آپ کو سلام کیا۔ مکان کے ایک کونے سے کسی کے کراہنے کی آواز آرہی تھی۔ تھوڑی دیر میں وہ آواز بند ہو گئی اتنے میں ایک شخص آیا اور اس کونے سے ایک میت کندھے پر اٹھائی اور باہر نکل گیا پھر ایک نصرانی وضع کا شخص آیا اور آپ نے اس کے سر اور لبوں کے بال تراشے پھر اسے کلمۂ شہادت پڑھایا۔ اور ان چھ اشخاص سے مخاطب ہو کر فرمایا میں بہ حکم الٰہی اس شخص کو متوفی کا قائم مقام کرتا ہوں، ان اشخاص نے بیک زبان کہا۔ ہمارے سر آنکھوں پر۔ پھر آپ اس شہر سے باہر تشریف لائے اور چند ہی قدم چلے تھے کہ بغداد کی شہر پناہ آگئی۔ پہلے کی طرح اس کا دروازہ

خود بخود کھل گیا اور آپ اپنے دولت کدہ پر تشریف لائے۔

صبح ہوئی اور میں آپ سے درس لینے بیٹھا تو آپ کو قسم دے کر رات کے واقعہ کی تفصیل پوچھی۔ آپ نے فرمایا پہلے عہد کرو کہ جب تک میں زندہ ہوں اس واقعہ کا ذکر کسی سے نہ کرو گے۔ میں نے عہد کر لیا تو فرمایا۔ رات جس شہر میں ہم گئے تھے۔ وہ بغداد سے بہت دور ہے اس کا نام نہاوند تھا۔ مکان میں جو چھ آدمی تھے وہ ابدالِ وقت ہیں۔ جس شخص کے کراہنے کی آواز تم نے سنی وہ ساتواں ابدال تھا اس وقت اس کا عالم نزع تھا جب وہ واصل بحق ہو گیا تو اس کی میت حضرت خضر علیہ السلام اٹھا کر لے گئے جس شخص کو میں نے کلمۂ شہادت پڑھایا وہ قسطنطنیہ کا رہنے والا ایک عیسائی تھا۔ میں نے اللہ کے حکم سے مرحوم ابدال کی جگہ اسے ساتواں ابدال مقرر کیا۔ شیخ ابوالحسن بغدادی کہتے ہیں کہ میں اس واقعہ کی تفصیل سن کر مبہوت ہو گیا۔

جد طبع جوش وچہ آئی ہو لے
ظاہر پھڑ چوروں قطب بنا دیندے

ظاہر شاہ

علامہ ابن جوزی کا اعترافِ کمال

مشہور محدث مورخ اور فقیہہ (مالکی) علامہ ابن جوزیؒ سیدنا غوث اعظم کے ہم عصر تھے وہ ۵۱۰ھ / ۱۱۱۶ء میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ فقہ امام مالک کی تائید میں احادیث پر بہت جرح کی اور امام غزالی کی مشہور کتاب احیاء العلوم میں جو ضعیف احادیث پائی جاتی ہیں۔ ان پر بھی بحث کی۔ نہایت زبردست خطیب اور واعظ تھے۔ ان کی چند تصانیف کے نام یہ ہیں۔

الملتنزام والمتقط الملتنوم۔ المنتظم فی تاریخ الامم، دریاق الذنوب تذکرۃ الایقاظ۔ کفات المجالس فی الواعظ، البجنا من المجتبٰی۔ کشف النقاب عن الاسماء والالقاب۔

کہتے ہیں وفات سے پہلے انہوں نے وصیت کی کہ میں نے اپنی زندگی میں جن قلموں سے حدیث پاک لکھی ہے، ان کا تراشہ میرے حجرے میں محفوظ ہے، مرنے کے بعد مجھے غسل دیں تو غسل کا پانی اس تراشہ سے گرم کریں چنانچہ ان کی وصیت پر عمل کیا گیا تراشہ اتنا کثیر تھا۔ کہ پانی گرم کر کے بھی بچ رہا۔ جمال الحفاظ آپ کا لقب تھا اور بہت سے لوگ انہیں تفسیر و حدیث پاک کا امام مانتے تھے۔

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت و کمال کا اندازہ اس بات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ علامہ ابن جوزی جیسے عالم نے بھی آپ کے تبحرِ علمی کا اعتراف کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابن جوزی ابتدا میں سیدنا غوث اعظم کے مخالف تھے۔ اور آپ کے ارشادات و مواعظ پر وقتاً فوقتاً اعتراض کرتے رہتے تھے۔ ایک دن حافظ ابوالعباس احمد سے اصرار کر کے انہیں اپنے ہمراہ سیدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں لے گئے اس وقت قرآن حکیم کا درس دے رہے تھے۔ اور دیگر طلبا و تلامذہ کا ہجوم تھا شیخ ابوالعباس احمد اور علامہ ابن جوزی حلقۂ درس سے پرے ہٹ کر بیٹھ گئے اتنے میں قاری نے ایک آیت پڑھی۔ سیدنا غوث اعظمؒ نے اس کا ترجمہ کیا اور پھر تفسیری نکات بیان کرنے شروع کئے پہلے نکتہ پر حافظ ابوالعباس احمد نے علامہ ابن جوزی سے پوچھا۔ کیا آپ کو اس کا علم ہے۔ انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر دوسرے نکتہ پر یہی سوال کیا اور علامہ ابن جوزی نے اثبات میں سر ہلایا۔ حتیٰ کہ گیارہ تفسیری نکات تک علامہ ابن جوزی کو اپنا علم جواب دیتا نظر آیا اور انہوں نے کہا۔ یہ نکتہ مجھے معلوم نہیں ادھر سیدنا غوث اعظم کا بیان جاری تھا کہ علم کا ایک سمندر ہے جو اُمڈتا ہی چلا آرہا ہے اور کہیں رکنے کا نام نہیں لیتا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے آپ نے اس آیت کے چالیس تفسیری نکات و رموز بیان فرمائے۔

بارہویں سے چالیسویں نکتہ تک علامہ ابن جوزی اپنے علم کی بے بسی کا اعتراف کرتے رہے اور حیرت استعجاب کے عالم میں سر دھنتے رہے آخر بے اختیار ہو کر پکار اٹھے۔ اب میں قال کو چھوڑ کر حال کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پھر جوش ہیجان میں اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور جب آپ کے قریب پہنچے تو آپ کے تبحر علمی اور عظمت کا اعتراف کیا۔ حافظ ابوالعباس کہتے ہیں کہ یہ واقعہ دیکھ کر حاضرین مجلس کے جوش و اضطراب کا ٹھکانہ نہ رہا۔

مریض استقاء شفایاب ہوگیا

خلیفہ المستنجد باللہ کا ایک رشتہ دار مرض استقاء میں مبتلا ہوگیا بہت علاج کرائے کچھ افاقہ نہ ہوا بالآخر اسے آپ کی خدمت میں لایا گیا اس کی حالت بہت خراب تھی اور مرض کی شکایت شدت اختیار کر چکی تھی پیٹ پھولا ہوا تھا۔ آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا آناً فاناً اس کا پیٹ قدرتی حالت پر آگیا اور مریض بالکل شفایاب ہوگیا۔

علمِ کلام سینے سے محو کر دیا

حضرت شہاب الدین سہروردی اوائل عمر میں علمِ کلام و فلسفہ سے بہت شغف رکھتے تھے اور علم کلام کی کئی کتابیں حفظ کر کے اس میں درجہ کمال حاصل کر لیا تھا۔ آپ کے چچا آپ کو اس علم کے نقصانات سے آگاہ کرتے تھے اور منع کرتے تھے کہ اس میں دلچسپی لینا چھوڑ دو لیکن وہ باز نہیں آتے تھے۔ ایک دن چچا انہیں پکڑ کر حضرت غوث اعظم کی خدمت میں لے گئے اور ماجرا بیان کیا آپ نے شیخ شہاب الدین کو اپنے پاس بلایا اور اس کے سینے پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ حضرت شیخ شہاب الدین کا بیان ہے کہ سیدنا غوث اعظم کے ہاتھ پھیرتے ہی علم کلام یکسر میرے سینے سے محو ہو گیا لیکن اس کی جگہ علوم معرفت سے میرا سینہ لبریز ہو گیا اور میری زبان پر ہر وقت قَالَ اللّٰہُ وَقَالَ الرَّسول رہنے لگا۔

آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے شہاب الدین تم عراق میں میرے بعد بڑا نام پاؤ گے۔ چنانچہ آپ کی پیشگوئی پوری ہوئی اور شیخ شہاب الدین سلسلۂ سہروردیہ کے بانی ہوئے اور اپنے وقت کے شیخ الشیوخ کہلائے

حدیثِ دیگراں

خوشتر آں شد کہ سرِ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

بر سرِ مطلب کہ یہ مردِ کامل تھے۔ قطبِ ربانی محبوبِ سبحانی شہباز لامکانی۔ قطب الکونین، غوث الثقلین، سید الاولیاء فقیر الدسر رہبر سالکین حضرت سید عبد القادر غوث الاعظم محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جامع العلوم و فضائل تھے۔ منبعِ رشد و ہدایت تھے۔ آسمان ولایت کا مہر عالمتاب تھے ان کی رفعت شان اور علوءِ مرتبت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ہزار ہا اولیاء اللہ و صلحاء، و علماء و شعراء و اکابر ملت نے بارگاہِ غوثیت میں کسی نہ کسی رنگ میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا ہے اور کرتے رہیں گے۔

ے زبان اولیاء پر ہے ترانہ غوثِ اعظم کا
بہشتِ معرفت ہے آستانہ غوث اعظم کا

ان تمام بزرگانِ دین و اولیاء کرام، پیرانِ عظام کے فرمودات کا احاطہ کرتا تو بہت مشکل ہے البتہ جتنے ہو سکیں گے بزرگانِ دین و اولیائے کرام، پیران عظام کے فرمودات جو غوث الثقلین کی شان اقدس میں رطب

السان ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شہباز لامکانی سید عبدالقادر غوث الاعظم محی الدین جیلانیؒ رفیع الدرجات رفعتِ شان اور اعلےٰ درجات و کمالات، بلند مرتبت کا پتہ چلتا ہے

شیخ محمد بن سعید ذریح الزنجانیؒ

(صاحب روضۃ النواظر ونزھۃ الخواطر)

شَهِدَتْ بِرُتْبَتِهٖ جَمِيْعُ مَشَائِخٍ
فِيْ عَصْرِهٖ كَانُوْا بِغَيْرِ تَنَاكُرِهٖ

اِذْ قَالَ مَامُوْرًا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ
قَدَمِيْ عَلٰى رَقَبَاتِ كُلِّ اَكَابِرِ

فَحَنَتْ جَمِيْعُ الْاَوْلِيَآءِ رُؤُسَهُمْ
اِجْلَالَهٗ بَادِيْهِمْ وَالْحَاضِرِ

ترجمہ: تمام مشائخ زمانہ نے اِن (یعنی حضرت غوث الاعظمؒ) کے رتبۂ جلیلہ کی گواہی دی ہے اور اس میں کسی کو انکار نہیں۔

۲۔ جب آپ نے اللہ کے حکم سے کرسی پر بیٹھ کر فرمایا، میرا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے۔

۳۔ تو آپ کی عظمت کے سامنے تمام اولیائے کرام حاضر و غائب نے اپنے سر خم کر دیئے۔

فرمودات حضرت شیخ نور الدین ابی الحسن بن یوسف شطنوفی
(صاحب بهجة الاسرار)

غَوثُ الوَرَای، غَیثُ النَّدَای، نُورُ الهُدَای
بَدرُ الدُّجیٰ، شَمسُ الضُّحیٰ بَل اَنوَرُ

تَطلَعُ العُلُومُ مَعَ العُقُولِ فَاَصبَحَت
اَطوَارُهَا مِن دُونِهٖ تَتَحَیَّرُ

مَا فِی عَلَاهُ مَقَالَةٌ لِمُخَالِفٍ
فَمَسَائِلُ الاِجمَاعِ فِیهِ تَسطُرُ

ترجمہ:۔ ۱۔ وہ مخلوقِ خدا کے معین و مددگار، اس کے بارانِ رحمت

اور نورِ ہدایت ہیں وہ تاریکیوں کو دور کرنیوالے ماہِ کامل اور روزِ روشن کے ماہِ درخشاں بلکہ اس سے بھی روشن تر ہیں۔

۲۔ انہوں نے جملہ علوم کمال عقل و حکمت کے ساتھ طے کئے جن کے اشکال و مسائل اُن کے حل نہ کرنے کے بغیر ورطۂ حیرت میں ڈالتے ہیں۔

۳۔ ان کے علّو مرتبت کا کوئی مخالف بھی انکار نہیں کر سکتا کیوں ہر کس و ناکس نے متفقہ طور پر ان کا مرتبہ تسلیم کیا ہے۔

ہاں اقرار نہ ہو کیونکہ
سردار ہیں وہ جن و بشر
دلی جھکتے ہیں درِ غوث پر
ظاہر قادر کے ہیں وہ قادر

ظاہر شاہ

شاہ عبدالحق محدّث دھلویؒ

غوثِ اعظمؒ دلیل راہ یقین ٭ بیقین رہبر اکابر دین

اوست در جملہ اولیاء ممتاز ٭ چوں پیمبرؐ در انبیاء ممتاز

ترجمہ:۔ غوثِ اعظم راہِ یقین کی دلیل ہیں اور بلاشبہ اکابر امت رہبر ہیں جس طرح سرورِ کونینؐ تمام انبیاء علیہم السلام میں مرتبہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح وہ (غوثِ اعظمؒ) تمام اولیاء ہیں۔

حضرت شاہ ابوالمعالیؒ

گر کسے واللہ بعالم از مئے عرفانی است

از طفیل شاہ عبدالقادر گیلانیؒ است

ترجمہ:۔ اگر کسی کو دنیا میں شرابِ عرفان حاصل ہوئی ہے تو واللہ وہ شاہ عبدالقادر گیلانی کے طفیل ملی ہے۔

حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیریؒ

من آمدم بہ پیش تو سلطانِ عاشقاں
ذات تو ہست قبلۂ ایمانِ عاشقاں
در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر
دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقاں

ترجمہ:- اے عاشقوں کے سلطان میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ کہ آپ کی ذاتِ گرامی عاشقوں کا قبلۂ ایمان ہے دونوں جہاں میں آپ کے سوا کوئی دستگیر نہیں ہے ازراہ کرم میرا ہاتھ پکڑیئے۔ کہ آپ عاشقوں کی جان ہیں۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

قبلۂ اہلِ صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرتِ غوث الثقلین
خاکِ پائے تو بود روشنئ اہلِ نظر
دیدہ را بخش ضیاء حضرتِ غوث الثقلین

ترجمہ: حضرت غوث الثقلین رح تمام اہل اللہ کے قبلہ ہیں اور ہر جگہ حاجت مندوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔

آپ کی خاکِ پا اہلِ نظر کی آنکھوں کی روشنی تھی۔ اے غوث الثقلین رح میری آنکھوں کو بھی روشنی عطا کیجئے۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رح

(صاحب نفحات الانس)

گویم زکمال تو چہ غوث الثقلینا ۔۔۔ محبوب خدا ابنِ حسن رض آل حسینا
سر بر قدمت نہادند بگفتند ۔۔۔ تاللہِ لقد آثرک اللہ علینا

ترجمہ:۔ اے آلِ حسین رض، فرزندِ حسن رض، محبوب خدا، غوث الثقلین ہیں آپ کے کمال متعلق کیا کہوں۔

سب اولیاء اللہ نے اپنا سر آپ کے قدم پر رکھا اور کہا واللہ آپ کو اللہ نے ہم پر فضیلت عطا کی ہے۔

مولانا غلام قادر گرامی (مرحوم)

فرزند نبی فاطمہ را نور العین ۔۔۔ لخت جگر شہنشہ بدر و حنین
دلہا پاپوش قطب ربانی ۔۔۔ سلطان الاولیاء غوث الثقلین

ترجمہ:- وہ سرورِ کونینؐ کے فرزند دلبند اور فاطمۃ الزہراؓ کے نورِ چشم شہنشاہ بدر و حنین کے لختِ جگر تھے۔

دل قطب ربانی کی پاپوشی کرتے ہیں جو کہ اولیاء کے سلطان اور غوث الثقلین تھے۔

محمدؐ گل است و علی بوئے گل | بود فاطمہؓ در میان بوئے گل
چوں عطرش برآمد حسینؓ و حسنؓ | بود غوث گلدستۂ پنجتن

حضرت امیر مینائی مرحوم

کھٹکا نہیں ہے کچھ مجھے آفاقِ دہر کا
آئے کوئی بلا تو سپر غوث پاکؓ ہیں

اِس نام سے کلیجے میں ٹھنڈک نہ کیوں پڑے
مرہم برائے زخمِ جگر غوث پاکؓ ہیں

شرع محمدی کی ہے رونق حضور سے
سرسبز نخلِ دین کے ثمر غوث پاکؓ ہیں

دریائے بیکنار ولایت ہیں آسمان
مثلِ صدف ہے اِس میں گہر غوث پاکؓ ہیں

ہے کون جو مطیع نہیں دل سے حضور کا
فرمانروائے جن و بشر غوث پاکؒ ہیں

پرواہ نہیں جو کوئی نہیں قدرداں امیرؔ
صد شکر قدردانِ ہنر غوث پاکؒ ہیں

رئیس المتغزلین مولانا حسرت موہانی مرحوم

رشکِ شاہی ہو نہ کیوں اپنی فقیری حسرتؔ
کب سے کرتے ہیں غلامی شہِ جیلانیؒ کی

حسرتؔ کوئی نہ مدد کرے کیا مضائقہ
کافی ہیں غوثِ اعظمؒ جیلاں میرے لئے

کرد حسرتؔ حضورِ میر بغداد
جمالِ نورِ مطلق کے نظارے

دستگیری کا طلب گار ہوں شیئاً للہ
میر بغداد میں ناچار ہوں شیئاً للہ
حالِ دل شرم سے اب تک نہ کہا تھا لیکن
آج میں درپئے اظہار ہوں شیئاً للہ

کرم خاص کے لائق تو نہیں ہیں پھر بھی
آپ کا حاشیہ بردار ہوں شیئاً لِلّٰہ
جلوۂ پاک نظر آئے تو بر آئے مراد
تشنۂ شربت دیدار ہوں شیئاً لِلّٰہ

کیا کروں میری دعا بھی نہیں ہے مقبول
ہیں کہ اک فردِ گنہگار ہوں شیئاً لِلّٰہ
غوثِ اعظمؒ سے جو مانگو گے ملے گا حسرتؔ
پھر کہو حاضرِ دربار ہوں شیئاً لِلّٰہ

مولانا عبدالماجد قادری بدایونی

(تضمین بر غزل حسرت موہانی)

دَربدر جاؤں گا ٹھوکریں کھانے کیلئے کوئی غمخوار ہے میرا جو میرے عرض سُنے
کِس کو دَرد جو مظلوم کی فریاد سُنے "آپ ہی سنئے کہ اب اور کہوں میں کس سے
بستۂ دامنِ سرکار ہوں شیئاً لِلّٰہ"

جرم ہے تذکرۂ حفظِ شمارِ دینی وجہ الزام ہے اظہارِ ولائے قومی
ہیں کہ ہوں تابع فرمانِ رسول عربیؐ "مجھ سے اب دین کی پستی نہیں دیکھی جاتی
غلبۂ کفر سے بیزار ہوں شیئاً لِلّٰہ

شہِ جیلاںؒ کو یہ بخشی ہے خدا نے قدرت   کہ وہ بر لاتے ہیں حاجت طلبوں کی حاجت
عام ہے ان کا کرم عام ہے اُن کی رحمت   "غوثِ اعظمؒ" سے جو مانگو گے ملے گا حسرت
پھر کہو حاضر دربار ہوں شیئاً للّٰہ

سُلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ

ے شو مرید از جان باہو بالیقین
خاکپائے شاہ میراں راس دین

ترجمہ :۔ اے باہو دین کے سردار حضرت شاہِ میراںؒ کا دل و جان اور یقین سے مُرید بن جا۔ اور ان کی خاک پا ہو جا۔

ایضاً

شاہ جیلانی محبوب سبحانی میری باہنہ پھڑ لو گھٹ کر کے ہو
پیر جنہاں دے میراںؒ باہو اوہ کنڈے لگدے تر کے ہو

پیر وارث شاہ

مدح پیر دی حُب دے نال کیجے جیندے خادماں دیو چہ پیریاں
باجھ اُس جناب دے پار ناہیں لکھاں ڈھونڈدے پھرن فقیریاں

جیہڑے پیر دی نظر منظور ہوئے گھریں تنہاں دے پیریاں میریاں
روزِ حشر دے پیر دے طالباں نوں ہتھ سجڑے لگن گیاں چیریاں
اوہ تاں خاص محبوب اللہ دے نے قلماں لکھیاں جنہاں لکیریاں
وارث محی الدینؒ نے پیر ساڈے سوہنے نام دیاں سالوں دیریاں

میاں محمدؒ بخش (مصنف سیف الملوک)

واہ واہ حضرت شاہِ جیلانؒ مظہرِ ذات ربّانی
سر پر چتر محبوبی والا ولیاں دی سُلطانی
غوثاں قطباں تے ابدالاں قدم جنہاں نے چائے
سَے برساں دے موئے جوائے ایسے کرم کمائے
غفلت غم دی مرض وںجے گی لُوں لُوں رچی شادی
جس دم کرسن یاد محمد حضرت شاہ بغدادی

تعلیم شریعت

سیدنا غوثِ اعظم سید عبدالقادر جیلانیؒ توحیدِ خاص، اتباعِ رسول اقامت دین و احیائے اسلام کے علمبردار تھے۔ مخلوق خدا کو شریعت طریقت، حقیقتِ معرفت کی تعلیم دی۔ آپ کے ارشادات کا خلاصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ توحیدِ خاص

نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ تعالےٰ ہے۔ اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس کی بندگی کرو۔ اور اس کے در سے منہ نہ پھیرو۔

حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ سے روایت ہے۔ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوق سے اللہ تعالےٰ حساب لیں گے مگر جس شخص نے خدا کے ساتھ شریک بنایا اس سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ اور اسے سیدھا دوزخ میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا۔

۲۔ اتباعِ رسُول

ہمیشہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلو اور آپ کے اتباع میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ

یعنی اے نبی کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتے ۔ تو میر اتباع کرو۔ خدا تم سے محبت کرے گا۔ اور اللہ تعالےٰ کا حکم ہے کہ جو حکم کو رسول اللہ دیں وہ لو جس سے منع کریں اس سے پرہیز کرو۔ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر حال میں پیروی کرو۔

۳۔ تقدیر الٰہی

جو کچھ اللہ تعالےٰ نے ازل سے تمہارے لئے مقدر کر دیا ہے۔ خواہ وہ نفع ہو یا ضرر۔ آرام ہو یا سختی۔ آسانی یا تنگی ہر حال میں تمہیں ضرور پہنچے گا۔ اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو۔ مصائب پر صبر کرو اور دُکھ سکھ ہر حال میں اس کا شکر ادا کرو۔

۴۔ نماز

پنجوقتی نماز کی پابندی کرو اور اپنی ہر نماز اس طرح ادا کرو۔ گویا یہ نماز تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے یعنی کامل خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرو۔

۵۔ روزہ

روزہ دار کو چاہیئے کہ روزے کو گناہوں سے بچائے رکھے۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ پانچ چیزیں روزے اور وضو کو توڑ دیتی ہیں۔ اوّل۔ جھوٹ دوم۔ نکتہ چینی یعنی خواہ مخواہ اعتراض کرکے دوسروں کی دل آزاری کرنا۔ سوم۔ غیبت۔ چہارم۔ شہوت کی نظر سے غیر عورت کو دیکھنا۔ پنجم۔ جھوٹی قسم کھانا۔

پرسشِ لحد
قبر میں ہر آدمی سے پوچھا جائے گا۔ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔

مومن کی تعریف
اللہ تعالٰے کے نزدیک مومن کی تعریف یہ ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

ہدایت یافتہ فرقہ
مسلمانوں کے سب فرقوں میں ہدایت یافتہ فرقہ نجات کا مستحق ایک ہی فرقہ ہے اور فرقہ اہلسنت والجماعت کا ہے سچے اہلسنت والجماعت وہ لوگ ہیں جو رسولِ اکرم اور صحابہ کی راہ پر چلتے ہیں۔

سنت اور جماعت
سنت اس راہ کا نام ہے۔ جس پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے تھے اور جماعت وہ ہے جس پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کا اتفاق ہو گیا۔

شفاعت
جن لوگوں نے کبیرہ صغیرہ گناہ کئے ہیں۔ ان کے حق میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا قبول ہونا اور اس پر ایمان لانا واجب ہے۔

حمد و نعت

حمد و نعت یا پاکیزہ اشعار وغیرہ جو آواز بلند مُباح سمجھے گئے ہیں۔ وہ صرف مردوں کے لئے ہیں عورتوں کے لئے جائز نہیں نوجوان عورتوں کو اتنی اونچی آواز میں جسے اجنبی مرد سن سکیں۔ پاکیزہ سے پاکیزہ گیت گانا یا حمد و نعت کے اشعار پڑھنا بھی منع ہے۔

داڑھی رکھنا

رسول کریم کا یہ ارشاد یاد رکھو۔
اُحْفُوا الشَّارِبَ وَاعْفُوا اللِّحْيَةِ

یعنی لبیں ترشواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کا بھی یہی عمل تھا۔ کہ لبیں ترشواتے اور داڑھی بڑھاتے تھے۔

نوحہ بین

میّت پر نوحہ بین کرنا اور واویلا کرنا مکروہ فعل ہے البتہ صرف رونے میں کچھ کراہت نہیں۔ آنسو نکلتے دکھ یا درد کی وجہ سے قدرتی فعل ہے۔ لیکن یہ آواز بلند مکروہ فعل ہے۔

شطرنج بازی

گناہ کی گندگی سے آلودہ شطرنج بازی، جوا کھیلنے والوں اور شراب پینے والوں کو کبھی سلام نہ کہو۔

سجدہ صرف اللہ کیلئے ہے

سجدہ صرف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کسی دوسرے کے سامنے کسی حالت میں جائز نہیں۔ ایک دفعہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ایک صحابی نے فرطِ عقیدت میں حضور کے سامنے سجدہ کرنا چاہا لیکن سرور کونین نے اسے سختی سے منع کر دیا اور فرمایا فَلَا تَفْعَلُوْ ذَالِكَ (خبردار ایسا مت کرنا)

پھر فرمایا کہ اگر خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنا ہوتا تو میں بیوی سے کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ مگر اللہ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں۔

قسم کھانا

اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات کے سوا کسی حال میں بھی اپنے باپ یا کسی دوسری چیز کی قسم کھانا سخت مکروہ فعل ہے اگر قسم کھانا ناگزیر ہو جائے۔ تو صرف اللہ تعالےٰ کی قسم کھاؤ ورنہ خاموش رہو۔ کیونکہ رسولِ اکرم کی حدیث سے صرف اتنا ہی ثابت ہے۔

بدعت سے بچنا واجب ہے

جب کسی دینی معاملہ میں قرآنِ کریم خاموش ہو۔ احادیث رسولِ کریم یا سنتِ نبوی میں بھی اس کا ثبوت موجود نہ ہو صحابہ کرام سے بھی اس بارے میں کچھ منقول نہ ہو تو ایسے معاملہ کو جائز بیان کرنا یا اس پر عمل کرنا بدعت ہے۔ بدعت سے بچنا واجب ہے۔

زیارتِ قبور اور ایصالِ ثواب

جب کوئی کسی قبر کی زیارت کرے۔ تو قبر کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ بوسہ دے ایک مرتبہ الحمد شریف اور گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے

اور دیگر آیاتِ قرآنی پڑھ کر اس کا ثواب قبر والے کو ہدیہ کرے اس طرح کہ اے اللہ تعالےٰ اگر تو نے قرآن پاک کی ان آیات کے پڑھنے کا ثواب مجھے عطا فرمایا تو میں اس قبر والے کو ہدیہ کرتا ہوں لطفیلِ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

تشریح حقیقت اگر اولیاء اللہ بزرگانِ دین، پیرانِ عظام کے مزار پر حاضری دے تو پھر جو کچھ پڑھے یا جتنا پڑھ سکے ہدیہ نذرانۂ عقیدت بطفیلِ محمد مصطفےٰ صلعم صاحب دربار کو کرے پھر اگر وہ محبت عقیدت عشقِ الٰہی سے چوم لے یا غلاف آنکھوں پر لگائے چومے بوسہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں اگر عشقِ الٰہی غالب نہیں تو پھر گناہ ہے۔

اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں بیان فرماتے ہیں۔

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا

(سورۃ یوسف پ ۱۳ ع ۴)

ترجمہ :- لے جاؤ کرتا میرا یہ پس ڈال دو اس کو اوپر منہ باپ میرے کے آدے گا بینا ہو کر۔

تو بتائیے کہ کرتہ روانہ کرنے والا پیغمبر جس کی طرف کرتہ جا رہا ہے

وہ بھی پیغمبر بتایئے کیا پیغمبر شرک کرنے کی ترغیب دے رہا ہے نعوذ
باللہ یہ تو بے ادب ہی کہہ سکتا ہے تو جب اللہ تعالےٰ قرآن پاک
میں ذکر فرما رہے ہیں کیا فضول کام کا ذکر فرمایا اللہ تعالےٰ نے ہرگز
نہیں بلکہ ذکر فرما کر اپنے پیغمبر کے ایمان یقین کا ثبوت دیا ہے یوسف
علیہ السلام کو یہ علم تھا کہ پیغمبر کا پہنا ہوا کپڑا متبرک ہوتا ہے اور چوم
کر آنکھوں پر لگانے سے بینائی آجائے گی یہ فیوض اللہ تعالےٰ
نے متبرکات میں تفویض کے لئے ہیں کہ ظاہری باطنی دنیا دی
اُخروی فیوض سے ہمکنار ہوتا ہے جو بھی ادب اور تعظیم کرے
گا جبکہ یقین کامل ہو۔

بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ در گاہے ڈھوئی
باں ادب تھیں منزل مقصد کدی نہ پہنچیا کوئی

پھر اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں صاف طور پر ذکر فرما رہے ہیں کہ
فَلَمَّا اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا

(سورۃ یوسف پ ۱۳ ع ۴)

ترجمہ:۔ پس جب آیا خوش خبری لانے والا ڈال دیا اس کرتے
کو اوپر منہ اس کے کے پس ہو گیا بینا۔

تو معلوم ہوا کہ حجر اسود کو بوسہ دینا خانہ کعبہ کے غلاف کو بوسہ دینا

قرآن پاک کو بوسہ دینا یا اولیاء اللہ کے مزار مبارک مدینہ شریف میں
حضور پُر نور مجسم کے مزار کے غلاف کو بوسہ دینا یہ من اشعائر اللہ متبرکات
میں سے ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتہ حضرت یعقوب علیہ
السلام کے بوسہ دینے اور آنکھوں پہ رکھنے سے بینائی آ گئی نور مل گیا تو فیوض
برکات رحمت کا موجب ہوا تعظیم ادب سے یہی تو ہم کہتے ہیں کہ برکات
من اشعائر اللہ کو بوسہ دینا فیض باطنی ظاہری اُخروی دنیاوی حاصل
ہوتے ہیں۔

یقین پیدا کر اے ناداں! یقین سے ہاتھ آتی ہے
وہ درویشی کہ جس کے سامنے جھکتی ہے فغفوری

لہٰذا اگر کسی عالم پیر صلحا بزرگان دین کے ہاتھ یا کپڑے یا مزار مبارک
کا چومنا بوسہ دینا عشق الٰہی غالب ہو تو جائز ہے

کیمیائے پیدا کن از مشت گلے
بوسہ زن بر آستانے کاملے

تعلیم طریقت و تصوّف

قُربِ الٰہی اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کے خواہشمند کو چاہیئے کہ فرض کی ادائیگی کے بعد ان اذکار واشغال میں مصروف ہو جن کی وہ طاقت رکھتا ہو اور ہر لحظہ یہ خیال کرے کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا۔ دوڑنا، بھاگنا، رونا، ہنسنا غرض ہر قول و فعل اللہ کے لئے ہے۔ اس کا نتیجہ محبت الٰہی ہے اور محبت الٰہی حاصل ہو جائے تو انسان کو کسی کی احتیاج نہیں رہتی۔

افضل الذکر تمام اذکار سے افضل ذر بھنز لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ذکر ہے جس قدر زیادہ ممکن ہو سکے۔ اس کا ورد ذکر بالجہر، صبح عشا، تہجد کی نمازوں کے بعد کرے۔

اِسمِ اعظم اللہ ہی ہے۔ اس کا اثر البتہ اس وقت ہوتا ہے جب پڑھنے والے کے دل میں سوائے اللہ کے کچھ نہ ہو عارف کا بِسم اللہ کہنا ایسا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا کن کہنا۔ اسم اعظم کے کہنے سے دنیا کی ہر مصیبت دور ہو جاتی ہے اور ہر آرزو پوری ہو جاتی ہے

ولی کی صفات

ولی میں بارہ صفات کا ہونا ضروری ہے ۔عیب پوش ہو۔ رحمدل ہو۔ شفیق ہو۔ رفیق ہو۔ حق پسند ہو حق گو ہو نیکی کا مبلغ ہو۔ برائیوں سے روکنے والا ہو۔ شب بیدار ہو۔ عالم ہو۔ شجاع ہو۔ غریب و مسکین ہو ان کو کھلائے اور ان کی ضرورت پوری کرے ۔

عبادت کی ترتیب

مومن کو چاہیئے کہ پہلے فرائض ادا کرے پھر سنن میں مشغول ہو اور سنن کے بعد نوافل اور مستحبات میں فرائض کے فارغ ہونے سے قبل دوسری عبادت میں مشغول ہونا حماقت ہے کہ فرائض کے بغیر وہ قبول نہیں ہوں گی۔

اہلِ مجاہدہ کی صفات

اللہ تعالےٰ کی راہ میں مجاہدہ وریاضت کرنے والوں میں دس صفات کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ وہ جھوٹی یا سچی قسم کھانے سے پرہیز کرتے ہیں۔

۲۔ دروغ گوئی سے ہر حالت میں بچتے ہیں ۔

۳۔ کسی سے وعدہ خلافی نہیں کرتے ۔

۴۔ اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے ۔

۵۔ مخلوقِ خدا پر کسی قسم کا بوجھ نہیں ڈالتے ۔

۶۔ متواضع اور منکرالمزاج ہوتے ہیں۔

۷۔ خلوقات میں سے کسی پر کبھی لعنت نہیں بھیجتے۔

۸۔ کسی کو بد دعا نہیں دیتے اور ہر قسم کا جور و ستم خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہیں۔

۹۔ طمع و حرص سے خالی ہوتے ہیں۔

۱۰۔ ظاہری و باطنی ہر قسم کے گناہ صغیرہ کبیرہ سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔

مقاماتِ صوفیہ

صوفیہ کے لئے دس مقامات ہیں۔

۱۔ توبہ۔

۲۔ انابت یعنی ہر بات میں اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہونا رجوع الحق)

۳۔ زُہد

۴۔ ریاضت۔

۵۔ ورع انتہائی پرہیز گاری۔

۶۔ قناعت۔

۷۔ توکّل

۹۔ صبر۔

۱۰۔ رضا۔

معانی و تشریحاتِ غوثیہ

تصوّف دل کو ہر قسم کی الائش سے صاف کرنے کا نام تصوّف ہے۔

توحید :- دل وجان سے صرف خدا کا ہو جانا توحید ہے۔
دنیا :- جو چیز انسان کو خدا سے دُور کرے دنیا ہے۔
فنا :- اگر باطن میں خدائے واحد کے سوا کسی کا شعور باقی نہ رہے تو یہ فنا ہے۔
بقا :- یہ ہے کہ کسی فانی چیز کا اس کے ساتھ تعلق نہ ہو۔

سکر | عشق الٰہی میں مخمور ہونا سکر ہے۔ یا اللہ کے ذکر کے وقت دل میں جوش ہونے کا نام سکر ہے۔

شکر | نہایت عجز و انکسار سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اعتراف کرنا شکر ہے۔

صبر | اللہ تعالیٰ کی طرف سے (یعنی مشیتِ الٰہی سے) جو کچھ وقوع پذیر ہو اس پر ثابت قدم رہنے کا نام صبر ہے۔

تعزّز | عزت اگر خدا تعالیٰ کے لئے حاصل کی جائے۔ اور اس کی راہ میں صرف کی جائے تو یہ تعزّز ہے۔

تکبّر | عزت اگر اپنی ذات کے لئے حاصل کی جائے اور اپنی خواہشات میں صرف کی جائے تو یہ تکبر ہے۔

رضا | جب انسان اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کو اطمینان دل سے قبول کرے اور ہر حال میں سچے دل سے اس پر راضی رہے تو یہ

رہا ہے۔

وصل جب انسان کو حق تعالےٰ کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے اور وہ اپنے زہد کو فراموش کر دیتا ہے تو اس حالت کا نام مشاہدہ ہے۔

زُہد دنیا کی فانی چیزوں سے دل سرد ہو جانے کا نام زہد ہے۔

ورع ورع یہ ہے کہ جس کام کی شریعت اجازت دے وہ کرے دوسرے کو چھوڑ دے ورع کے لئے دس شرطیں لازمی ہیں۔

۱۔ اتباعِ رسول اور اجماعِ مسلمین قائم رہے۔

۲۔ ہر حال میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔

۳۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کرے۔

۴۔ کبر و نخوت سے بچے۔

۵۔ کسی کو حقیر جان کر اس کا تمسخر نہ اڑائے۔

۶۔ اپنا مال و دولت راہِ حق میں خرچ کرے۔

۷۔ راستی اور حق گوئی کو اپنا شعار بنائے۔

۸۔ محرمات پر نظر نہ ڈالے اور حرام اور مشتبہ اشیاء سے پرہیز کرے۔

۹- زبان کو قابو میں رکھے۔

۱۰- غیبت سے بچے۔

حیا حیا یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالےٰ کے حق میں وہ بات نہ کہے جس کا وہ اہل نہیں ہے اور حیا یہ ہے کہ خوف سے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ سے شرما کر گناہوں کو ترک کر دے کہ وہ خلوت و جلوت میں ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

خوف کی چار اقسام ہیں

۱- گنہگاروں کا خوف عذاب سزا کے سبب ہوتا ہے۔

۲- عابدوں کا خوف عبادت کا ثواب نہ ملنے کے سبب ہوتا ہے۔

۳- عارفانِ الٰہی کا خوف اللہ تعالےٰ کی عظمت ہیبت کے سبب ہوتا ہے۔

۴- عاشقانِ الٰہی کا خوف اللہ تعالےٰ کے بقا کے فوت ہو جانے کے سبب ہوتا ہے یہ خوف زائل نہیں ہوتا اور سب سے اعلےٰ اللہ تعالےٰ کا لطف و کرم اور بخشش و احسان ہر قسم کے خوف کو ڈھانپ لیتا ہے۔

حُسنِ خلق حُسنِ خلق یہ ہے کہ لوگوں کے جور و ستم کی پرواہ نہ کرے اور لوگوں کی ان کی حکمت اور ایمان کی وجہ سے تعظیم و احترام کرے۔

رجا رجا یہ ہے کہ بغیر کسی غرض یا طمع یا طلب کے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گو اس کی رحمت اور بخشش سے حُسنِ ظن ہو۔

مقامِ فقر یہ ہے:-

۱۔ کثرت سے نمازیں پڑھے۔

۲۔ کثرت سے روزے رکھے۔

۳۔ ہمیشہ ذکر و اذکار فکر الٰہی میں رہے۔

۴۔ راست باز ہو۔

۵۔ وسیع القلب ہو۔

۶۔ کسی کا راز ظاہر نہ کرے۔

۷۔ کج بحث نہ ہو (۸) کسی سے برائی کا بدلہ نہ لے۔

۹۔ امانت میں خیانت نہ کرے۔

۱۰۔ غیبت نہ کرے۔

۱۱۔ کم سخن ہو اور فضول باتوں سے پرہیز کرے۔

۱۲۔ آواز سے نہ ہنسے صرف تبسم ہو۔

۱۳- امن کی تلقین کرے۔

۱۴- جاہل کو علم سکھائے۔

۱۵- غریب کی مدد کرے۔

۱۶- مسکین کو کھانا کھلائے۔

۱۷- ہمسایوں کو آرام پہنچائے۔

۱۸- یتیم پر دستِ شفقت رکھے اور اس کی مدد کرے۔

۱۹- صابر شاکر متوکل، مستغنی اور قانع ہو اور اپنے فقر میں خوش رہے

۲۰- خوش اخلاق اور حلیم ہو۔

علم الیقین علم الیقین وہ یقین ہے جو غور و فکر اور دلیل سے حاصل ہو۔ علم سے کتابوں و دیگر مثالوں. علم جان پہچان، ظاہری علوم مراد ہے جو علم سے حاصل ہو اسے علم الیقین کہتے ہیں. لیکن یہ یقین مضبوط نہیں ہوتا جیسے سب جانتے ہیں کہ کنوئیں میں پانی ہوتا ہے لیکن دیکھا نہیں یہ علمِ یقین ہے۔

عین الیقین عین الیقین وہ یقین ہے جو بذریعہ کشف آنکھوں سے دیکھا جائے اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا ہو جو دیکھنے سے تعلق رکھے۔ عینی مشاہدہ سے حاصل ہو عین الیقین ہے. لیکن یہ بھی کامل نہیں ہوتا کیونکہ جب کنوئیں پر جا کر دیکھا تو پھر دیکھ تو لیا لیکن پیا نہیں

دیکھنا عین الیقین ہے کہلائے گا۔

حق الیقین حق الیقین وہ یقین ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے مشاہدہ حقیقی حاصل ہو جائے اور انسان اپنے وجود سے بے خبر ہو جائے واصل بالحق ہو جائے۔ یہی مقام وصل ہے اس کو حق الیقین کہتے ہیں۔ جب پانی دیکھ لیا۔ پھر اس کو نکالا اور پیا تو پانی چونکہ اندر چلا گیا اور اپنی صفات سے متصف کرنے لگا یہ حق الیقین ہے جو واصل بالحق ہو جائے۔

عبادت ہو تو ایسی ہو میں میں نہ رہے
ہے یہ حق الیقین بندہ نہ ہو اللہ رہے
ظاہر وہ یقین حق الیقین ہو پیدا
مر مٹے خودی یہ پھر ذات ہو ہویدا

ظاہر شاہ

اعمال و وظائف

صلوٰۃ الغوثیہ یا صلوٰۃ الاسرار:- شیخ ابوالقاسم عمر بزازؒ کا بیان ہے کہ میں نے غوث الثقلین حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص معصیت و مصیبت کے وقت میرے توسّل سے بارگاہ الٰہی میں فریاد کرے تو اس کی مصیبت دور ہو جاتی ہے اور جو شخص دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد گیارہ مرتبہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود بھیجے پھر بغداد کی طرف منہ کر کے گیارہ قدم چلے اور ان میں میرا نام لیتا جائے اور اپنی حاجت کا بھی خیال کرے تو بحکمِ خداوہ حاجت پوری ہو جائے گی۔

استخارہ قادریہ

پہلا طریقہ یہ ہے کہ عشا کی نماز کے بعد دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے پھر نماز کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر گیارہ بار یہ

درود شریف پڑھیں۔

السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ اَجْمَعِیْنَ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاهُ

اس کے بعد یہ کلمات ایک ایک سو بار پڑھیں۔

یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ   یَا بَشِیْرُ بَشِّرْنِیْ

یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ   یَا مُبِیْنُ بَیِّنْ لِیْ

اس کے بعد سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔
ایک دن کریں پھر دوسرے دن کریں۔ اللہ تعالےٰ ضرور رہنمائی کریگا۔

دوسرا طریقہ:۔ بعد نماز عشاء بستہ پر لیٹ کر ایک ہزار مرتبہ یَا هَادِیُ یَا رَشِیْدُ یَا خَبِیْرُ کا ورد کرے

اور پھر کسی سے بغیر بات کیے سو جائے انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔ اگر نہ ملے تو دوسری رات یہ عمل کرے انشاء اللہ جواب ضرور مل جائے گا۔

تیسرا طریقہ:۔ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز اس طرح

پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۃ اخلاص پڑھے اس کے بعد سر شمال کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف کر کے اَلْعَظِيْمُ اَلْبَاسِطُ پڑھتا ہوا سو جائے انشاءاللہ خواب میں جواب مل جائے گا اگر جواب نہ ملے تو تین رات تک یہ عمل کرے انشاءاللہ تعالےٰ جواب ضرور ملے گا۔

تیری عبادت ہو ہمیشہ ہو بہو
جب نظر آنے لگے تو ہی تو
خون جگر سے کر کے وضو
ظاہر ہمہ کیا کہ اللہ ہو

ظاہر شاہ

عمل برائے زیارت غوث الاعظمؒ

اگر کسی شخص کو جناب غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی زیارت کا اشتیاق ہو تو وہ آدھی رات کے وقت اٹھ کر غسل کرے اور برہنہ سر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز نفل بہ نیت کشف الروح اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین بار سورۃ اخلاص پڑھے سلام پھیرنے کے بعد جانماز پر کھڑا ہو جائے اور اپنے دل میں سیدنا غوث الاعظمؒ کا تصور کر کے دو سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

یَا مِیرَانِ سَیِّدِیُ الدِّیْنِ الْمَقْصُوْدُ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَلٰی نُوْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ۔

پھر کسی سے بات کئے بغیر سو جائے انشاءاللہ خواب میں سیدنا غوث الاعظمؒ کی زیارت نصیب ہو جائے گی اگر پہلے دن گوہر مقصود حاصل نہ ہو تو تین دن تک یہ عمل کرے انشاءاللہ مراد بر آئے گی۔

مراقبۂ توحید یا عملِ استقامت

نماز تہجد کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھیں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سو بار ورد کرے۔

لَامعبود اِلّا اللّٰہ

لَا مَقصُود اِلّا اللّٰہ

لَا موجود اِلّا اللّٰہ

اِس عمل سے قلب نورِ معرفت سے لبریز ہوجاتا ہے۔ اور سوائے اللہ کے دِل میں کسی کا خوف نہیں رہتا۔

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن ؎
مُلّاں کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور

جب تک تصور پورا صحیح طور پر صاف نہیں ہوتا اس وقت تک اسمِ ذات کا اثر حاوی نہیں ہو سکتا۔ جب انسان عشقِ الٰہی، عشقِ حقیقی کا تعین نہیں کر پاتا اس مقام سے بے خبر رہتا ہے جب تصور صاف ہو جائے اور محویت طاری ہونے لگے۔ تو پھر اسمِ ذات کا اثر پذیر ہونا ایک

قدرتی امر ہے یہ منازل سلوک اور روحانی مدارج سے ہمکنار ہونے کا صحیح راستہ ہے اِس سے نگاہِ باطن عطا ہوتی ہے اور انسان حضوری سے ہمکنار ہوتا ہے۔

زیارت مُرشدِ کامل، بزرگانِ دین، اولیاء اللہ، غوثِ پاک محمد مصطفےٰ صلّے اللہ علیہ وسلم اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوتا ہے۔

لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ خواب میں یہ چیزیں دیکھنے سے نگاہِ باطن ہوتی ہے یہ مفہوم غلط ہے کیونکہ خواب تو ہر شخص دیکھتا ہے مسلم اور غیر مسلم، کافر، گھوڑے، کُتّے جانور بھی دیکھتے ہیں یہ غلط ہے جب تک تمسک اور رابطہ نہیں کچھ بھی نہیں ہوتا۔

؎ پاک پلید کدی نہ ہوندے بھاویں رُلن وِچ پلیدی ہُو

رُوحانی عبادت

نفی اثبات، حبس الدّم، پاس انفاس، مراقبہ و تصور کے مندرجہ بالا مضمون سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ کہ یہ حواسِ خمسہ انسان ہوش و حواس سے بیٹھا کھڑا، لیٹا، یا مراقبہ میں ہو تو جو زیارت ہوگی وہ صحیح ہوگی اور حق ہوگی۔ جو دیکھے گا وہ نگاہِ باطن ہوگی۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کرم بخشش وعنایت ہوگی۔

ایہہ نہ اکھ نظاریاں لائق تے جس دی دھیری کالی
ایہہ فانی خود فانی دیکھے دیکھ رہے متوالی

جبکہ مکاشفہ ہوتا ہے تو انسان بیدار ہوتا ہے اور بجو اس خمسہ ہوتا ہے اس کے خاص مقامات سے جب مبتدی گذرتا ہے تو نگاہِ باطن کھلتی ہے۔ اور جب یہ نگاہِ باطن صاف ہو جائے تو پھر زیارت حضوری سے ہمکنار ہوتا ہے یہی طریقہ ابتدائے کاملین و صلحاء و بزرگان دین۔ پیران عظام مرشد کامل دکھاتے چلے آئے اور قیامت تک یہی سلسلہ چلتا رہے گا۔ بے شک یہ راہ کٹھن اور مشکل ہے۔

اوکھی گھاٹی مشکل پینڈا
عشق دیاں اسواراں دا

مرشد کامل مرشد حقیقی ہی یہ راستہ طے کرا سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس راستہ کے نشیب و فراز سے واقف ہوتے ہیں۔ یہ مشکلیں پیر کامل کی کی توجہ سے ہی دور ہو سکتی ہیں۔ یہ راہ اتنا عجیب ہے کہ اس راہ میں ایک پل بھی آرام نہیں ملتا۔ اگر تو حضوری کی تمنا رکھتا ہے تو پھر محبوب حقیقی کی یاد میں محو ہو جا۔ اگر اللہ تعالےٰ کا دیدار چاہتے ہو۔ تو خود کو چھوڑ کر خدا کے ہو جاؤ۔ فنا کا مقام دیدارِ الٰہی ہے۔

یہ پیغام دے گئی ہے مجھے بادِ صبحگاہی کہ خودی کے عارفوں کا ہے مقام بادشاہی

چہل کاف

چہل کاف سے مراد سیدنا غوث الاعظم کے تین معرکتہ الارا اور پُر تاثیر عربی اشعار ہیں ان فصیح و بلیغ اشعار میں نورِ معرفت جھلکتا ہے اور یہ آپ کے شاعرانہ کمالات کا مظہر اتم ہے۔

قارئین کرام کے افادہ کے لئے یہ اشعار مع ترجمہ نیچے درج کئے جاتے ہیں۔

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً
كِفْ كَافُهَا كَكَمِينٍ كَانَ مِنْ مُلَكِ

ترجمہ:۔ اے میرے دل تیرا رب پہلے بھی بارہا تجھے ناگہانی مصائب میں کفایت کرتا رہا ہے۔ اب بھی وہ ایسے مصائب میں تیری کفایت کرتا رہا کریگا، جن کی واپسی یا رُکنا ایک لشکر جرار کے گھات لگانے کی مانند ہے۔

تَكُرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِي كَبَدٍ
تَحْكِي مُشَكْشِكَةً كَلُكْلُكٍ لَكِكِ

ترجمہ:۔ وہ مصائب بار بار حملہ آور ہوتے ہیں۔ ان کی مضبوطی اور یکجائی

اِس طرح ہے جیسے کہ ایک مضبوط موٹی رسّی کی لڑیاں ایک دوسرے سے پیوست ہوتی ہیں یہ مصائب ایک ایسے نیزہ زن مسلح لشکر سے مشابہ ہیں جو ایک موٹے اور سخت گوشت والے اونٹ کی مانند ہو۔

کَفَاکَ مَا بِیْ کَفَاکَ اَلْکَافِ کُرُبَتَہٗ

یَا کَوْکَباً کَانَ یُحْکِیْ کَوْکَبَ الْفَلَکِ

ترجمہ:۔ اے میرے دل خداوند کریم نے تجھے اس تمام رنج اور پریشانی سے جس میں میں مبتلا ہوں کفایت کی اے میرے دل تو ستارہ ہے جو آسمان کے ستارہ سے مشابہ ہے۔

مَعْمُولات

پیرزادہ حضرت سیدالحسن ظاہر شاہ قادری سروری قلندری چشتی

صبح تہجد کی نماز کے بعد دو رکعت نفل ایصال ثواب پیر و مرشد کامل کے نام کے پڑھے جس میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص دونوں رکعتوں میں پڑھے سلام کے بعد

سورۃ لا یستوی	تا	الحکیم ۱ مرتبہ
سورۃ یوسف کا پہلا رکوع		۱ مرتبہ
سورۃ یٰسین		۱ مرتبہ
سورۃ والضحٰی		۱ مرتبہ
سورۃ الم نشرح		۱ مرتبہ
سورۃ انا انزلنا		۱ مرتبہ
سورۃ قل یاایہا الکفرون		۱ مرتبہ
سورۃ اخلاص		۳ مرتبہ
سورۃ الفلق		۱ مرتبہ
سورۃ والناس		۱ مرتبہ

سورۂ فاتحہ ۱ مرتبہ

سورۂ بقرۃ آلمّٓ سے تا مُفْلِحُوْنَ

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے تمام انبیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پنجتن پاک صحابہ کرام، شہدائے کربلا ابابین اور تمام اولیاء اللہ، پیرانِ عظام، حضور غوث پاک خصوصاً اپنے پیر و مرشد کو ایصالِ ثواب کرے۔

پھر

درودِ تاج ۱ مرتبہ

قصیدہ روحی غوثیہ جو کتاب ہذا میں عربی یا ترجمہ جو چاہے ۱ مرتبہ

اس کے بعد توجہ الی اللہ سے نفی اثبات پھر مراقبہ میں پاس انفاس اور تصور میں ہو۔ تاکہ محویت پیدا ہو اور اسرار الٰہی سے ہمکنار ہو سکے نگاہ باطن پیدا ہو۔ زیارت سے بامشرف ہو تاکہ سلوک کی منازل طے ہو سکیں

زندگی آمد برائے بندگی

زندگی بے بندگی شرمندگی

سب مرید اپنا یہ معمول بنالیں یہ سب مریدوں کو حکم ہے کہ ایسا کیا کریں ہم سب مریدوں و عقیدت مندوں کے لئے اور تمام مسلمانانِ اسلام کے لئے عموماً اور مسلمانانِ اہلِ سنت کے لئے خصوصاً دعا کرتے ہیں۔

کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کا صدقہ سے دین و دنیا کی دولت سے سرفراز فرمائے اور اپنی اور اپنے حبیب پاک کی محبت وعشق سے سرشار کرے۔

آمین!

اے خالق و مالک جن و بشر
جھولی پھیلائے آئے ہیں تیرے در
ہماری راحت و آفت میں امداد کر
سوالی ہیں سبھی ظاہر تیرے قادر

ظاہر شاہ

ختم شریف غوثیہ

عرس مبارک مزاروں، مسجدوں میں گیارہویں شریف کا طریقہ

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم ۱۱۱ مرتبہ

۲۔ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ ۱۱۱ مرتبہ

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ ۱۱۱ مرتبہ

۴۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ۝ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ ۝ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۝ ۱۱۱ مرتبہ

۵۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۝ ۱۱۱ مرتبہ

۶۔ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ ۝ اَللہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ ۱۱۱ مرتبہ

۷ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ۱۱۱ مرتبہ

۸ - يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ۱۱۱ مرتبہ

۹ - يَا بَاقِيْ اَنْتَ الْبَاقِيْ - يَا كَافِيْ اَنْتَ الْكَافِيْ
يَا شَافِيْ اَنْتَ الشَّافِيْ - يَا هَادِيْ اَنْتَ الْهَادِيْ ۱۱۱ مرتبہ

۱۰ - امداد کن امداد کن - از رنج و غم آزاد کن
در دین دنیا شاد کن - یا غوث اعظم دستگیر ۱۱۱ مرتبہ

حضور غوث الاعظم سیّد عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد اور طریقہ قادریہ اسی طریقہ پر گیارہویں شریف کا ایصالِ ثواب کرتے ہیں سب احباب مل کر حلقہ بنا کر بیٹھیں اور پیر و مرشد یا خلیفہ صاحب اعداد کا حساب رکھے اور ترتیب وار وظائف کریں۔ سب احباب مل کر یک زبان و یک آواز ذکر بالجہر کریں تاکہ دوسرے اس سے شوق محبت پیدا کریں اور حلقہ احباب کے دل کا میل دور ہو اور عبادات وظائف ایصالِ ثواب دین اسلام کا عشق پیدا ہو۔ پھر جب وظائف ہو چکیں تو ختم پاک شروع کیا جائے

اور ختم پاک کے بعد سلام بحضور غوث الاعظم بہ کار پڑھا جائے کھڑے ہو کر
باادب تعظیم کے ساتھ۔ کیونکہ قلب سلیم اور توجہ سے حضوری سے ہمکنار ہو سکے۔
یہ بھی اللہ تعالےٰ کا احسان و کرم ہے کہ جسے چاہے حضوری سے ہمکنار کر
دے۔ سلام بحضور غوث پاک کتاب ہٰذا میں درج ہے۔ بعد میں دعا التجا
کی جائے کہ اے اللہ تعالےٰ اپنے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وبارک
وسلم کے طفیل ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم، پنجتن پاک، صحابہ کرام، سید الشہدا کربلا و امامین السعیدین
اولیاء اللہ بزرگانِ دین، پیرانِ عظام، مسلمان مومن مرد عورت، بچوں،
بچیوں خصوصاً حضورِ غوث الثقلین محبوب سبحانی سید عبدالقادر غوث الاعظم
جیلانیؒ کو اس کھانے اور کلامِ پاک کا ثواب پہنچے اپنے لئے اور حاضرین
مجلس کے لئے دعا کی جائے۔

قصیدہ غوثیہ رُوحی

قصیدہ غوثیہ سیدنا غوث اعظمؒ کے ان معرکۃ الآرا عربی اشعار کا مجموعہ ہے۔ جو حالتِ جذب میں آپ کی زبانِ مبارک سے صادر ہوئے۔

یہ اشعار عربی فصاحت و بلاغت کا ایک نادر شاہکار ہیں اور اِن کے پڑھنے سے طبیعت پر عجیب اثر ہوتا ہے۔ یہ قصیدہ جلالی و جمالی دونوں خاصیتوں و اثرات کا حامل ہے۔

بعض لوگ اس کو سیدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تصنیف نہیں مانتے واللہُ اعلم بالصواب۔ لیکن بعض روایاتِ مستند سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی ہے، کہ بزرگانِ دین، اولیاء اللہ و پیرانِ طریقت اس کو پڑھنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ سروری قادری چشتیہ قادری اور نوشاہی قادری اس کے علاوہ بھی طریقت، بیعت، پنج چشت نو قادر چوداں خانوادے اور نقشبندی بھی بزرگانِ دین علمائے کرام کو بھی اِس قصیدہ کو پڑھتے دیکھا گیا ہے اور پھر یہ واقعہ مشہور ہے، کہ جب آپ نے یہ قصیدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زبانِ مبارک سے کہا تو شیخ سنان نے انکار کر دیا اور وہ پورا واقعہ یوں ہے کہ

اَنَا قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ

میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

آپ کی یہ آواز سن کر تمام کرۂ ارض وسما پر جو قطب، ابدال، عارف کامل ولی اللہ تھے۔ سب نے گردنیں جھکالیں اور حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ خراسان کے پہاڑوں میں مجاہدہ و ریاضت میں مشغول تھے آپ نے غائبانہ سیدنا غوث اعظم کی آواز سنی تو گردن خم کر دی اتنی کہ پیشانی زمین کو چھونے لگی۔ پھر فرمایا۔

قَدَمُكَ عَلٰی رَاسِیْ یعنی آپ کا قدم میرے سر پر ہے۔

شیخ صنعان کا انکار و توبہ

اصفحان کے ایک ولی اللہ شیخ صنعان سیدنا غوث اعظم کے ہم عصر تھے۔ دریائے علم و عرفان کے زبردست شناور تھے۔ سیدنا غوث اعظم کا مذکورہ بالا فرمان انہوں نے بھی سنا لیکن غوث اعظم کا مرتبہ پہچاننے میں ٹھوکر کھا گئے اس کی وجہ یہ تھی کہ علم معرفت کی بدولت وہ خود اولیاء اللہ میں نہایت قدر و منزلت رکھتے تھے۔ چنانچہ سیدنا غوث اعظم کے ارشاد کے سامنے سر جھکانے میں متامل ہوئے اسی وقت ان کی ولایت اور دوسری طاقتیں سلب ہوگئیں اور انہوں نے اپنے آپ کو تہی دامن محسوس کیا۔ معاً معاملہ سمجھ گئے اور نہایت شرمسار ہوکر سیدنا

غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معافی کی درخواست کی۔ آپ نے گلے لگالیا۔ اُسی وقت سلب شدہ کمالات وولایت واپس مِل گئی۔

مسلمانوں کے کیا صرف پیارے ہیں غوث اعظم
چرخ نوح بشر کے تارے ہیں غوث اعظم
انسان سمجھ چکے ظاہر وہ شان غوث اعظم
ہر قوم پکارے ہے ہمارے ہیں غوث اعظم

ظاہر شاہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھُمّ صلِّ علیٰ محمّدٍ و علیٰ اٰل محمّدٍ و معدن الجود والکرم منبع العلم والحلم والحکم وعلیٰ علیٰ سیدنا عبدالقادر غوث الاعظم علیٰ جدہ الکریم وبارک وسلّم وصلّوا علیہ

قصیدہ روحی

شَہِدتُ بِاَنَّ اللہَ وَالِی وَلَایَتِی سَقَانِی رَبِّی مِن کُئُوسِ شَرَابِہ	وَقَدمَن بِالتَّصرِیفِ فِی کُلِّ حَالَتِی وَاَسکَرَنِی حَقّاً فَہِمتُ بِسَکرَاتِی

اَنَاقَادِرُالوَقتِ قُطباً مُنجَلاً
وَلَاشَرِبَ العُشَّاقَ اِلَّا بَقِیَّتِی

وَشَاؤُسُ مُلکِی وَکُلِّ مَشرِقاً وَمَغرِباً وَنِی فَانَا اُدخُل قَوِیُّ الکَاسِ وَاُمَرَاً	وَحَسَوتُ لِاَہلِ المُؤمِنِینَ غَوثاً وَرَحمَتِی عَلیٰ سَائِرِ الاَقطَابِ صَحَّت وَلَایَتِی

اَنَا قَادِرُ الوَقتِ قُطباً مُنجَلاً
وَلَاشَرِبَ العُشَّاقَ اِلَّا بَقِیَّتِی

دُنَعْتَ عَلٰى مَنْ يَدَّعِي الْحُبَّ وَالْهَوٰى نَعَمْ نَشَاتِي فِي الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ آدَم	تَطُوْفُ الْاَفْلَاكُ فِي حِيْنِ حَضْرَتِي دَقُوْمَتِي الْمَوْلٰى فَعَوْتُ بِدَوْلَتِي

اَنَا قَادِرُ الْوَقْتِ قُطْباً مُنْجَلاً
وَلَا شَرِبَ الْعُشَّاقِ اِلَّا بَقِيَّتِي

اَنَا كُنْتُ فِي الْعَلْيَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ اَنَا كُنْتُ مَعَ اِدْرِيْسَ ارْتَقِي الْعُلٰى	بِمَكْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰهِ نَبُوَّتِي، وَاَسْكَنْتُهُ الْفِرْدَوْسِ اَحْسَنَ جَنَّتِي

اَنَا قَادِرُ الْوَقْتِ قُطْباً مُنْجَلاً
وَلَا شَرِبَ الْعُشَّاقِ اِلَّا بَقِيَّتِي

اَنَا كُنْتُ مَعَ نُوْحٍ بِفُلْكٍ اِذْ غَرَقَتْ اَنَا كُنْتُ مَعَ اِبْرَاهِيْمَ فِي النَّارِ مُلْقِياً	وَبِطُوْفَانٍ حَفِظْتُهُ عَلٰى كَفِّ رَاحَتِي وَمَا طُفِئَتِ النَّارُ اِلَّا بِطُفَيْلَتِي

اَنَا قَادِرُ الْوَقْتِ قُطْباً مُنْجَلاً
وَلَا شَرِبَ الْعُشَّاقِ اِلَّا بَقِيَّتِي

أَنَا كُنْتُ مَعَ يَعْقُوبَ فِي الْحُزْنِ يُوسُفَ   وَمَا اجْتَمَعَ الاثْنَانِ الاَّ بِبَرَكَتِي
أَنَا كُنْتُ مَعَ رُؤْيَا الذَّبِيحِ مُشَاهِلاً   وَمَا أُنْزِلَ الْكَبْشُ الاَّ بِقُوَّتِي

أَنَا قَادِرُ الْوَقْتِ قُطْبًا مُنَجَّلاً
وَلَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ الاَّ بَقِيَّتِي

أَنَا كُنْتُ مَعَ أَيُّوبَ ذِ مِنَ الْبَلَا   وَمَا بُودِئَتْ بَلْوَاهُ الاَّ بِدَعْوَتِي
وَعَمَا مُوسَى مِنْ عَصَاي اسْتَمَرَّ بِهِ   وَعَصَاهُ الاَّ عَصَايَ وَسَنَدِي

أَنَا قَادِرُ الْوَقْتِ قُطْبًا مُنَجَّلاً
وَلَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ الاَّ بَقِيَّتِي

أَنَا كُنْتُ مَعَ عِيسَى فِي الْمَهْدِ نَاطِقًا   وَأُعْطِيتُ دَاوُدَ حَلَاوَةَ نَغْمَتِي
أَنَا أَوَّلُ الْقُدْسِ فِي الْعِلْمِ خَالِقِي   أَنَا آخِرُ الْمَبْعُوثِ سِرُّ مُحَمَّدٍ نِيَّتِي

أَنَا قَادِرُ الْوَقْتِ قُطْبًا مُنَجَّلاً
وَلَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ الاَّ بَقِيَّتِي

وَمَمْلَكَتِي جَمِيعُ الْجِنَانِ مَحَاحُوَتْ ... وَكُلّ مُلُوكِ الْعَلَمِينَ رَعِيَّتِي

وَجَمِيعُ الْبِلَاءِ وَ لَا دُ مَا ءِ ... وَالْجِنُّ وَنَشْوَانَا يَحُوجُ مِنَ الْبَدَنِي

أَنَا قَادِرُ الْوَقْتِ، قُطْبًا مُنَجَّلَا

وَلَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ إِلَّا بِقَيْنَتِي

وَمِنْ قَبْلَ الْآنِ فِي دَرَجِ الْعُلَى ... مُقِيمًا فِي الْفِرْدَوْسِ مَسْمُوعٌ كَلِمَتِي

نَظَرْتُ إِلَى الدُّنْيَا جَمِيعًا وَجَدْتُهَا ... كَخَرْدَلَةٍ فِي وَسْطِ كَفِّي وَرَاحَتِي

أَنَا قَادِرُ الْوَقْتِ قُطْبًا مُنَجَّلًا

وَلَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ إِلَّا بِقَيْنَتِي

وَأَعْطَانِي الرَّحْمٰنُ مِنْ غَيْبِ عِلْمِهِ ... ثَمَانِينَ عِلْمًا غَيْرُ عِلْمًا حَقِيقَتِي

وَلَا مِنْبَرًا الْأَوَّلِي فِيهِ خُطْبَةٌ ... وَلَا مَسْجِدًا أَوَّلًا وَلِي فِيهِ رَكْعَتِي

أَنَا قَادِرُ الْوَقْتِ قُطْبًا مُنَجَّلًا

وَلَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ إِلَّا بِقَيْنَتِي

مريدي تمسك وكن لي واثقا
واغفر بنهج بحر والحمى اهدوها

انا حميك في الدنيا ويوم القيامتي
واعلم بسر من الارض كم هي رحلتي

انا قادر الوقت قطبا منجلا
ولا شرب العشاق الا بقيتي

واوصيكم لا تقعدوا بتكبرا
وما قلت هذا القول فخرا وانما

واوصيكم تمشوا الطريق الحميدتي
اوتي الاذن حتى يعرفون حقيقتي

انا قادر الوقت قطبا منجلا
ولا شرب العشاق الا بقيتي

وما قلت حتى قيل لي قل ولا تخف
وولدتي من هواء بنت محمد

لانك ولي الله في كل حالتي
وابي اميرو امير الخليل وام بهم بركتي

انا قادر الوقت قطبا منجلا
ولا شرب العشاق الا بقيتي

وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللهِ طٰہٰ مُحَمَّدٍ
مُرِیْدِیْ تَمَسَّکْ کُنْ بِیْ وَ اِتَّقَا

اَنَا عَبْدُ الْقَادِرْ غَوْثُ اَعْظَمُ کُلِّ طَرِیْقَتِیْ
قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ

اَنَا قَادِرُ الْوَقْتِ قُطْبًا مُنْجَلًا
وَلَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ اِلَّا بِقِیْنَتِیْ

ہے شان ہوالقادر
عربی ہو کہ عجمی ہو
ہے قدمی فرمان برابر
ظاہر حکم یہ ہے قادر

ظاہر شاہ

اَللّٰہ ھُوَ المستعان

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ اَجرَ المُحسِنِین

قَصِیدَہ رُوحی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَّمَعدِنِ الجُودِ وَالکَرَم مَنبَعِ العِلمِ الحِلمِ والحِکَم
صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا عَبدُالقَادِر غَوث الاعظم عَلٰے جَدِّہِ الکَرِیمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلٰوۃ علیہ

عبدالقادرؒ میں ہاں اِسمی
حسنؓ حسینؓ میرا ہے دادا

ہاشمی احمد حیدر جسمی
خنجر زہر یزیدی کھادا

شہادت درجہ ملیا میوں
ثمرہ بے پرواہی دا

وڈے میرے عالی درجے
سجدہ عرش کرے نت میوں

میری خاطر عالم سرجے
نانے باہجوں کیتس کہنوں

نہ ہویا نہ ہوسی کوئی
صاحب پُشت پناہی دا

میتوں آپ اللہ فرمایا
اعظم میرے ہین خزانے

منگ محبوبا جو تُدھ بھایا
ڈٹھے ہوئے تیرے نانے

جو چاہیں سو بخشاں تینوں
سچّا قول الٰہی دا

مُڈھوں والیں ناز پروردہ
عرض کیتی میں یا سبحانہ

نہ پرواہ کسے دی کردا
کہڑا تیرے پاس خزانہ

جہڑا میتوں دان کریں گا
فضل وڈا درگاہی دا ۔

سارے آٹھ خزانے تیرے
نواں اِک خزانہ جہڑا ۔

سبھیں ونڈے نالے میرے
منگن لائق قدر نہ میرا

تینوں لائق تیرے جوگا
دانا بے پروای دا

نبوت گنج رسولاں لیتا
سخاوت وچہ علی دے مہماں

اماماں جام شہادت پیتا
تاج شاہی دا داج علیمان

لقمان دانائیوں حِصّہ پایا
حِکمت حکم الٰہی دا

صبر عطا صابروں کیتا
حوض حُسن دا یُوسف ساقی

ذرا اُس جام محبت پلیتا
میرے جوگا کی ہن باقی

جس دل میں نظر گذاراں
ہیں لبھیا جوچاہیدا

عرض قبول ہئی درگاہے
تیرا عاشق ہیں محبوبا

امر ہویا جو بے پرواہے
توں ہیں دین دُنی دا صُوبہ

چوداں طبق تلی بندھ سارے
تمغہ بے پرواہی دا

جاں رب میںوں ایہہ فرمایا
سبھے میرے بردے باندے

ولیاں میںوں سیس نوایا،
جھک جھک دتے سبھناں کاندھے

چوں چراں کسے نہ کیتی
غالب حکم الٰہی دا،

جاں میں غوثی درجہ پایا
حوض کوثر دا ہیں ہاں ساقی

چوراں نوں چا قطب بنایا
کوئی چیز نہ میتھوں عاقی

جنت دے میں بوہے والا
بخشن ہار گناہی دا:

میرے در تے مکھ سوالی
منگو جو کجھ لوڑ تسانوں

دسو کیہڑا گیا ہے خالی
تھوڑا دین نہ لائق سانوں

ہاشمیاں دی حد ہمیشہ
نڈھوں بے پرواہی دا

آدم دانہ پنہ نشانی ،
خلقاں ملکاں تے ہیں غالب

ہیں پہلے محبوب سبحانی
جو جمیا سو میرا طالب

طالب دا مقصود پہنچاداں
نذرانہ سالوں چاہیدا ،

طوفان ہویا جد نازل نوح
حوا آدم ہوئی جدائی

مدد کیتی میری روح
کیتھوں پیدا ہوگ خدائی

ہیں ہی مڑ کے میل کرایا
دور قصور گناہی دا ،

خلیل پیغمبر تے دیگ بٹھایا
نانا میرا جد رسولاں

آتش لوں ہیں چا بجھایا
تیرے پیش پایا مجھولاں

جاں اُس غوث الاعظم جاتا
سر دھویا دم ناری دا

ذبحہ کریندے بیٹے تائیں
موم نرم چھُری چا کیتی
پکڑ لیا میں جا کے بانہیں
کوہن لگا سی رب دی نیتی

دنبہ ہیٹھ میں آن کوہایا
قربان ذات الٰہی دا۔

جاں یونس نوں مچھلی کھادا
روندے آہدے بال ایانے
وڈا مشکل پیا تکاڈا
حرم بیگانے ہکیں دھلانے

شکم مچھلی تھیں کڈھیا اونہیں
تاج دتا بادشاہی دا۔

جاں سلیماں تخت کھوہایا
شہنشاہ نانہیں پر وردہ
ونج ماچھی دا بھٹھ جھوکایا
جاں میں ڈٹھا محنت کردا

رحم آیا سی دل میرے نوں
ایہہ تختاں تے چاہیدا

کفر عیسیٰ تے غالب آیا
جاں موسیٰ تے سختی آئی

ہیں تاں وچ اسماں پہنچایا
طور اُتے جا شمع جگائی،

جلوہ دیکھ کے اوہ گھبرایا
ہویا معراج الٰہی دا،

عشق زلیخا دے گھر وڑیا
روندا باپ ہویو سو اندھا

یوسف نوں میں اوتھے کھڑایا
ملن بیٹے دا کردا دھندا

ملیں ہی بیٹا باپ ملایا
موجب درد اگاہی دا

ہر اِک نال مروّت میری
لِکھیاں لوح قلم دِیاں ٹالاں

گِن گِن کے میں دساں کیہڑی
لکھ گناہاں توں میں ٹالاں

دس میرے وچہ لکھن پوچھن
مالک قلم سیاہی دا

جس اُنتے ہیں قہر کماداں
نہ اُہدا کوئی پتہ نشانی

تختوں سٹ زمین رُلاداں
دوزخ وچہ ہمیش مدامی

میرا اڈد بیاکدی نہ تہ دا
ہیں محبوب الہٰی دا

جس گھر ہووے کاج تیاری
ہیں شہزادہ لاجونتا

جے اوہ چاہے میری یاری
سارے عالم میری دھنتا

نام اپنے دی شرم تصدق
اُسدا کاج نباہی دا

غیبوں جھمبڑ جان بلائیں
ست چوداں تے اِکی چابی

یاد کریں توں میرے ناہیں
جے اس وچہ بلا نہ ٹالی

کدی نہ غوث الاعظم آکھیں
ہاں محبوب الٰہی دا

دولت خانے ساڈے آدے
بھر بھر پیالے پیون نالے

ایتھے عجب تماشے پادے
جھڑے ہین قطب کمالے

میں ہاں حاکم سبھناں اُتے
میرا ناؤں چتاری دا

پیوں اوّل بابا کی آہی
نا تے جیویں مینوں فرمایا

اندر علم قدیم الٰہی
دائم رتبہ ہے میں پایا

ہر جا میرے جھنڈے جھولن
نوبت ڈنکا ناہی دا!

جو منبر دنیا تے پایا
جس جگہ وچ مسجد وڑدے

ہر جا خطبہ میرا آیا
میریاں اوہ نمازاں پڑھدے

ہو دم مارے میرے اگے
دم وچہ ادہ نگھاری دا

نال تکبر بیٹھو ناہیں
دل نے لاؤ سب سعیدو

نہ مرید دکھاں تساںنوں
کراں نصیحت تساں مرید

چلو میرے راہے اُتے
نرت کچہری واڑی دا

ترکش تیر نہ لاوئیں بھلا
جس دشمن دے مِتھے لگیں

مُرید میرے جے ٹریں اکلا
ہتھ کٹارا اسم دی رکھیں

اسم اعظم نوں پڑھ کے پھونکیں
دشمن تھیں فتح مناہی دا

محکم ہو جائے چنگل تیرا
اپنی گردن چادھرائے

مُرید میرے پھڑ دامن میرا
قدم میرا ہر ولی خدائے

جو نہ نیویاں میرے اگے
اس دا حال اناڑی دا

مُرید میرے پھڑ دامن میرا
دُنیا وچہ حمایت تیری

پرجے محکم چنگل تیرا
ہر دم کرساں گا بہتیری

روز قیامت نادریاں لوں
وچہ بہشتاں واڑی دا

یا سید عبدالقادر عالی
مشکل آن بنی سر میرے

میں مسکین غریب سوالی
تا ہیوں آن ڈگا در تیرے

میں مشتاق ہاں ازلوں آگے
ذاکر راہنہ مداحی دا،

قصیدہ رُوحی :۔ کے پڑھنے سے عربی زبان وقرآن پاک کا شوق زیادہ ہوتا ہے ۔

۲۔ جو روزانہ ایک بار پڑھے تو محبت غوث پاک سے سرشار ہو۔

۳۔ اگر تین مرتبہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھے تو دشمنوں اور حاسدوں اور بلاء آفات سے محفوظ رہے

۴۔ اگر اس کے پڑھنے کی مداومت کرے تو پھر اللہ تعالے اس کی زبان سے فیض روحانی کرتے ہیں۔

۵۔ اگر چالیس مرتبہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھے یا تہجد کی نماز کے بعد پڑھے جنگل میں تو ہزارہا صفات و عجائبات سے ہمکنار ہو لیکن پھر کسی پیر کامل کی اجازت کے بغیر نہ پڑھے ہر وظیفہ کی اجازت ضروری ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ محمدٍ مَّعدان الجُوْدِ وَالْکَرَم منبعُ العِلْمِ والحلم والحکم وصلّ علٰی سیّدنا عبدالقادد غوث الاعظم علٰی جَدِّہِ الکریم وبارك وسلّم وصلّو علیہ

یا غوث سلام علیکؑ پیر کل سلام علیکؑ شاہِ کل سلام علیکؑ صلوٰۃ اللہ علیکؑ	
بے پرواہی کے انعام والے لاڈلے ہو کبریا کے	غوثیہ تاج والے پیارے ہو تم مصطفٰے کے
یا غوث سلام علیکؑ پیر کل سلام علیک شاہِ کل سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	

لختِ جگر ہو مرتضےٰ کے
راہنما ہو گمراہوں کے

نورِ چشم ہو فاطمہ کے
مقصود ہو عاشقوں کے

یا غوث سلام علیک سرِ کل سلام علیک
شاہِ کل سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

نورِ رب کے غوث الاعظم
چاند ولیوں کے غوث الاعظم

پیر سب کے غوث الاعظم
فیض سب کے غوث الاعظم

یا غوث سلام علیک سرِ کل سلام علیک
شاہِ کل سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اولیاؤں کے تم ہو سلطاں
تم ہو بہارِ گلستاں

نام لیواؤں کے ارماں
سب نظارے تم پہ قرباں

یا غوث سلام علیک سرِ کل سلام علیک
شاہِ کل سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

پیر کو بخشی ولایت
خادموں کو دی حکومت
کی عطا مجرم کو جنت
بیکسوں کی کھولی قسمت

یا غوث سلام علیک سرِ کل سلام علیک
شاہِ کل سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

نام لیتے ہی تمہارا
مدد کرنا میری خدارا
بدلا قسمت کا ستارہ
بیڑا پار ہو ہمارا!

یا غوث سلام علیک سرِ کل سلام علیک
شاہِ کل سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

دیکھو دیکھو شاہِ جیلاں
دُور غم ہو شاہِ جیلاں
سنو سنو شاہِ جیلاں
حکم کر دو شاہِ جیلاں

یا غوث سلام علیک سرِ کل سلام علیک
شاہِ کل سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

نام لیوا سب تمہارے
در پہ کھڑے ہیں سارے

شاہِ مرداں کے دلارے
دیکھ جلدی سہارے

یا غوث سلام علیک سرکل سلام علیک
شاہِ کل سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اب تو آ بغداد والے
مے پلا بغداد والے

غم مٹا بغداد والے
دے شفا بغداد والے

یا غوث سلام علیک سرکل سلام علیک
شاہِ کل سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

پرچم غوث کے تلے ہیں
مرادیں دل کی مانگتے ہیں

ہاتھ باندھے سب کھڑے ہیں
ظاہر تجھ ہی سے آسرے ہیں

یا غوث سلام علیک سرکل سلام علیک
شاہِ کل سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

سب کے غم کا فور کر دو دل ہمارے طور کر دو	سینوں کو پُر نور کر دو اب عطا سرور کر دو

یا غوث سلام علیک سرکل سلام علیک
شاہِ کل سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

غریبم در پریشانی مدد یا پیر صمدانی	مرا زغم تو برہانی مدد یا پیر جیلانی

السلام اے خطا پوش مُریدانی
السلام اے عطا بخش محبانی

اے خدا کے لاڈلے دلی مقبول
یہ سلامِ عاجزانہ ہو مقبول

طریقہ جب گیارھویں شریف کا ختم شریف فاتحہ خوانی ہو چکے تو پھر سب عقیدت مندان وخُدّاران اہلبیت غوثِ پاک غوث الاعظم سرکار باادب کھڑے ہو کر محبت شوق جذبہ

ایثار و مروّت کے ساتھ مل کر پہلے درودِ پاک غوثیہ ایک بار پڑھیں
پھر سلام حضور غوث پاک پڑھیں یہ عقیدت محبت کے نذرانہ پیش کریں۔

درود پاک غوثیہ

جو پہلے درج کیا ہے وہی درود پاک غوثیہ قادریہ ہے اس کے ذکر سے
حضور غوث پاک کی زیارت سے یا مشرف ہو سکتا ہے ایک سو گیارہ مرتبہ
پڑھیں بعد از نماز عشاء چالیس دن تک۔

شرائطِ اعمال و وظائف

اگرچہ اعمال و وظائف کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اعمال کے تیر بہدف ہونے میں شک نہیں سیدنا غوث الاعظمؒ کا ارشاد ہے کہ اِن اعمال و وظائف کے اثرات برحق ہیں۔

اس کے لئے عامل وظیفہ خواں میں ان صفات کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ صحیح معنوں میں ایماندار ہو۔
۲۔ شرک کا دشمن ہو۔
۳۔ رزقِ حلال کھائے۔
۴۔ عشق محمد مصطفےٰ صلعم دل میں موجزن ہو۔
۵۔ نماز پنجگانہ کا پابند ہو۔
۶۔ اکثر باوضو رہتا ہو۔
۷۔ نماز کے اوقات پابند۔ نماز باجماعت کو ترجیح دے۔
۸۔ نمازِ تہجد پڑھتا ہو۔
۹۔ راست باز۔ صابر۔ کشادہ دست۔ دیانت دار ہو۔
۱۰۔ غیبت سے پرہیز کرے۔

۱۱۔ عمل کرنے سے پہلے صدقہ خیرات، ایصالِ ثواب انبیاء، بزرگانِ دین پیرانِ پیر غوث الاعظم دستگیر سید عبدالقادر جیلانیؒ کو کرے۔

اگر کسی کو اِن صفات سے ہتی دامن ہونے کے باوجود کسی عمل یا وظیفہ سے فیض حاصل ہو جائے۔ تو یہ اللہ تعالےٰ کا کرم و دین ہے۔

ے مولوی ہرگز نہ شد مولائے رُدم
تا غلامی شمس تبریزی نہ شدُ

تبلیغ اشاعت

جبکہ ہمارا ایمان ہے کہ اہلسنت والجماعت اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کے فرمان کے مطابق اور حضور سرورِ کائنات کے ارشاد سے اور حضور غوث اعظم کے قول سے ثابت ہوا کہ یہی حق و صداقت کی راہ پر گامزن ہیں اور نجات دہندہ ہیں۔ تو پھر ہمیں اپنے عقائد طریقہ کی تبلیغ بھی ضرور کرنی چاہیئے اس لیئے ہم وقتاً فوقتاً اپنے عقائد کے مطابق تبلیغ اشاعت کرتے رہتے رہتے ہیں لہذا جو اہلسنت والجماعت اس کام میں حصہ ڈالنا چاہتے ہیں وہ ہر سال اپنے شوق محبت سے ہمیں روپیہ ارسال کر دیتے ہیں۔ چونکہ یہ اپنے عقائد کے مطابق تبلیغ دین واشاعت کو فروغ دینا فرض سمجھتے ہیں، اس لئے حصہ ڈال کر دین، دنیا و آخرت کی بھلائی خریدتے ہیں۔

مسلمانان اہلسنت والجماعت مریدین و عقیدت مندان و پیدران غوث پاک اہلسنت اگر اپنی محبت شوق سے حصہ ڈالنا چاہیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر ہر سال اپنی رقوم ارسال کر سکتے ہیں۔

پتہ :۔ صوفی سیف الاسلام سیف قادری سروری ملتان روڈ سید پور لاہور

پرچمِ غوثِ اعظمؒ

یعنی غوثِ اعظمؒ کا جھنڈا

فقیر کا ہر فعل ایک راز رکھتا ہے، جو اللہ تعالےٰ اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ اور بزرگانِ دین اولیائے کرام سے تمسک ورابطہ سے واسطہ ہوتا ہے۔ ہم نے اور دوسرے بزرگان اولیائے نے بھی حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے جھنڈے (پرچم) کے چار رنگ بنائے جس میں خالص لِوَجہِ اللہ تعلّق ہے۔ لیکن ایک شخص نے اعتراض کیا کہ آپ نے پرچم (جھنڈے) کے چار رنگ کیوں بنائے۔

ہم نے مندرجہ ذیل جواب دیا کیونکہ جو دلیل سے بات کی جائے وہ اثر رکھتی ہے۔ آپ بھی پڑھیں اور غور فرمائیں۔

ے دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

چونکہ ہر بادشاہ اپنا پرچم رکھتا ہے اور ہر ملک اپنا پرچم۔ ہر جماعت اپنا پرچم، اپنا نشان الگ رکھتی ہے چونکہ غوث الاعظم سید عبدالقادر میراں

محی الدین رحمۃ اللہ علیہ چوداں طبق، اقلیم ولایت کی بادشاہی رکھتے ہیں۔ اِس لئے حضور غوث الاعظمؒ کے پرچم (جھنڈے) کے رنگ چار بنائے ہیں۔

تشریح:۔ تمسک و رابطہ مندرجہ ذیل بیان کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کے نام کے حروف	اللہ	چار
حضور پُرنور محمد مصطفےٰ صلعم کے نام کے حروف	محمد	چار
آسمانی کتابوں کی تعداد	کتاب	چار
برگزیدہ فرشتے	فرشتے	چار
آسمانی کتابیں نازل ہوئیں چار پیغمبروں پر	پیغمبر	چار
حضور سرورِ عالم کے ظاہری صحابی	صحابی	چار
آپؐ کے باطنی صحابی	باطنی صحابی	چار
خانہ کعبہ کے مُصلّے	مصلّے	چار
حیدرؓ کے حرف	حیدرؓ	چار
صفدر کے حرف	صفدر	چار
زہرا (فاطمہ) کے حرف	زہرؓا	چار
پیار کے حرف	پیار	چار
محبت کے حرف	محبت	چار
دلبر کے حرف	دلبر	چار

عاشق کے حرف عاشق چار

پھر انسان کی تخلیق اربعہ عناصر سے ہوئی عناصر چار

شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت شریعت کے مدارج چار

رنگ حقیقت کے سبز، سُرخ، زرد، سیاہ رنگ چار

پھر قوس وقزح کے رنگ قوس وقزح چار

اللہ تعالےٰ کے پرچم کے رنگ چار

چودہ طبق واقلیم ولایت کی بادشاہی کے جھنڈے کے رنگ چار بنائے۔ حضور غوث الثقلین محبوبِ سبحانی، قطب ربانی محی الدین جیلانیؒ کے جھنڈے کے رنگ چار بنائے۔ یہ ہیں دلیلیں جو نمک درابطہ رکھتی ہیں۔ فقیر کے ہر کام میں اک راز ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم حضور غوث الثقلین کے پرچم (جھنڈے) کے رنگ چار رکھتے ہیں۔

آئین جوانمردی حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رُوباہی

پیرزادہ سید الحسن ظاہر شاہ

قادری، سروری، قلندری، چشتی

نعت شریف

یا غوث غوث لواں تیرا ناں

دس ہور کیہڑے در جاں
پنجتن پاک دی پاک نشانی!
غوث الاعظمؒ پاک جیلانی
نور نبیؐ دا نور علیؓ اے
نور علیؓ دا نور ولی اے
ایہہ نور نبیؐ دا ہے دل وجان
سید عبدالقادرؒ شاہ میراں
پیر پیراں دا سب توں اعلیٰ
دکھیاندے دریاں نرالا
ظاہر غم دیاں ٹٹن زنجیراں
ہووے نظر کرم یا پیر میراں

زیرِ تکمیل

نوائے حق

تسیں ایس کتاب وچہ جو کجھ ویکھو گے، سادہ روی وجدانی کیفیت مستی وچہ ڈب کے کلام لکھیا گیا اے۔ شعر و شاعری دے رموز توں بھاویں واقف نہیں۔ پھیر وی عشق تے پیار مستی وچہ رچے ہوئے شعر ضرور سوادی لگدے نے۔ حمداں تے نعتاں، غزلاں تے قوالیاں کافیاں تو اوہ لوگ جہڑے عشق حقیقی دے ذوق شوق رکھن والے رمز شناس ہن۔ پڑھ کے اپنے ذوق شوق نوں دوبالا کرن گئے دیدارِ الٰہی تے دیدارِ الٰہی لئی دل وجان وچہ عشق پیار دا رچاؤ تے تصورِ محبوب ڈاڈا ضروری ہندا اے۔ ایہہ راہ تے بہت اوکھا اے بِن عشق وچہ منزلِ مقصود تے کوئی نہیں پہنچ سکدا۔ بغیر کسے وسیلے دے پیرِ طریقت جو مقام راہ دے اُونچ نیچ توں واقف ہن۔ ایہہ مشکلاں پیر دی توجہ نال دُور ہو سکدیاں نے ایہہ راہ ایہو جہیا اے ایہدے وچہ اِک پل دی آرام نہیں آوندا۔ جے توں حضور دی تمنا رکھدا ایں تے توں محبوبِ حقیقی دی یاد وچہ محو ہو جا جے اللہ دا دیدار چاہنا ایں

تو خودلوں چھڈ کے خدا دا ہو جا۔

ے کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

پیرزادہ سیّد الحسن ظاہر شاہ

قادری، سروری، چشتی قلندری

عبدالرزاق اختر نادری

نعت شریف

حضور پُر نور سرورِ کونین فخرِ عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیڈا سوہنا چن عربی بن پاک محمد آیا
زُلفاں وَتّیل کالیاں جیویں بدلاں نے چن لوں لکایا
ہتھ کھونڈی یٰسین مزّمل چڑھیا چن صحرائے جنگل
موڈھے رکھ کے کالا کمبل بتاں نوں پڑھاوے کلمے
ہادی بُت شکناں دا آیا نی کیڈا سوہنا چن عربی ......
پل وچہ چن نوں توڑ وکھاوے نبیاں دا سردار کہاوے
دشمن نوں چا سینے لاوے جگ وچہ دھماں پے گیاں
ہادی بُت شکناں دا آیا نی کیڈا سوہنا چن عربی ......
رب دا سَو سَو شکر مناواں صدقے واری گھولی جاواں
سوہنیاں سندر شوخ نگاواں تن من وار دیواں !
بتاں سر سجدے وچہ پا یا نی کیڈا سوہنا چن عربی ......
ایہہ مولے دی شان کریمی جس نے بخشی خلق حلیمی
کھہ ہو باجے پل گئی یتیمی خوشیاں دے دیوے بل گئے
سایہ بن کے یتیماں دا آیا نی کیڈا سوہنا چن عربی ......
اختر حق ظاہر دا صدقہ نہ بن توں منگتا گھر گھر دا، چھڈ دے توں کھٹر اور ور دا
اوہدے جیا ہور کوئی نہ رب نے ریجھاں دے نال بنایا نی کیڈا سوہنا چن عربی

عبدالرزاق اختر قادری

نعت شریف

جناب پیرانِ پیر دستگیر غوث اعظم شہنشاہ بغداد

میراں غوث پاک شاہِ جیلاں داور دیکانی آں — صبح شام اہیو جپ دی رہواں میں تردی جانی آں
شیر دے سوار نالے پانی اتے تردے — موج وچہ آکے زندہ کردے نے مُردے
رب دی سوں اُوہدے کُنّیاں دے پیر چُم دی رہواں۔ میں تردی جانی آں۔ میں بخشی جانی آں
چوراں تائیں قطب بنایا غوث پاک نے — من لیا رب جو دی چاہیا غوث پاک نے
اُوچی اُوہدی شان توں وی یاردیں دالے لے ناں میں تردی جانی آں میں ور دیکانی آں
شاہِ بغداد دیاں شاناں نے اچیریاں — نعرہ مار تار دین ڈب دیاں بیڑیاں
دیندا اے زمانہ تائیوں یار دیاں غوث دیاں میں تردی جانی آں میں ......
اختر جندوار دیویں پیر دے اشارے توں — رب دا نظارہ ملے پیر دے دوارے توں
کرے منظور کتے قدماں چہ مل جائے تھاں میں تردی جانی آں میں ......

میراں غوث پاک شاہِ جیلان داور دیکانی آں
صبح شام اہیو جپ دی رہواں میں تردی جانی آں

رباعی

دینی یار دیں حکم حضور دا اے نال شوق دے ختم دیوائی جادیں
ملن والیا پیراں دے پیر توں موہوں منگیاں مراداں پائی جادیں
حق ظاہر قادری گن کو حرف یاراں یار یاراں دے نال ملائی جادیں
اختر بن طالب سچے پیر داتوں اوہدے قدماں چہ سر نوں جھکائی جادیں

زیرِ طبع

فرقہ حق
اہلسنت والجماعت

اس کتاب میں قرآن پاک سے اللہ تعالیٰ جلّ علاشانہٗ کے فرمان وحکم کے مطابق حدیث پاک حضور پُرنور مجسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فرقہ حق اہلسنت والجماعت ہی اللہ تعالیٰ جل علاشانہٗ کے حکم سے نجات دہندہ ہیں اور صاف طور پر یہ ثبوت قرآن سے ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ تعریف وتوصیف بھی بیان فرماتے ہیں کہ یہی فلاح نجات پانے والے لوگ ہیں اسلئے حضور پُرنور مجسم نے بھی یہ فرماکر کہ یہ فرقہ حصہ اہلسنت والجماعت ہی بخش نجات دہندہ ہیں تصدیق فرمادی اگرچہ دوسرے فرقے بھی موجود ہیں لیکن جتنے بھی بزرگان دین اولیاء اللہ ہوئے سب اسی فرقہ حنفیہ سے ہوئے اور بیعت در بیعت سب کا سلسلہ طریقت ہاتھ در ہاتھ حضور پر نور مجسم تک پہنچتا ہے۔

سُنت کو جو مانے نہ وہ منکر ہے نبی کا ظاہر ہی کا جو منکر ہے وہ منکر ہے خدا کا

یوں ہم اس مسئلہ کو سمجھنے اور سمجھانے میں ایسے دلائل وثبوت پیش کرتے ہیں کہ کوئی شخص اس کا جواب نہیں دے سکتا مگر ہمیں کس سے واسطہ کیا جس کا جو جی چاہے کرے لیکن ان پیش کردہ دلائل پر بھی بنظرِ غور مطالعہ کرنے کے بعد حق بات کو تسلیم کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔

ظاہر تبلیغ کام اپنا تبلیغ کریں گے ہم تو نیک دبد حضور کو سمجھائے جائینگے

پیرزادہ سید ابحسن ظاہر شاہ قادری، سروری، قلندری چشتی